عقیدہ نماز اور رمضان کے مسائل

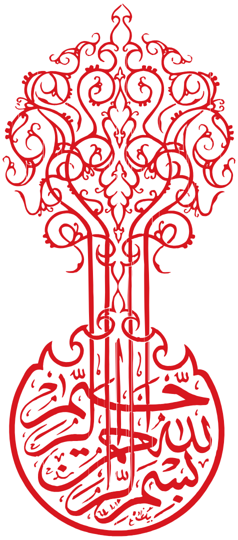

Ramadan Urdu.indd 2 7/10/2014 2:23:21 PM

فہرست مضامین

عقیدے کے مسائل 6

وضو کا طریقہ 33

اذان کے بعد کے اذکار 38

دخول مسجد کی دعا 41

نبی ﷺ کی نماز کا طریقہ 42

نماز جنازہ کا طریقہ 56

رمضان کے مسائل 60

مسجد نبوی کی زیارت کا بیان 93

سلام، چھینک اور مریض کی عیادت 116

اذکار اور دعائیں 119

قرآن وحدیث کی منتخب دعائیں 136

تقدیم

سلسلۂ ملفات ورسائل سماحۃ الشیخ عبدالعزیز بن باز رحمہ اللہ

مسائل عقیدہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقۂ نماز

نماز جنازہ کا طریقہ

وضو کا طریقہ

مسائل حج وعمرہ اور زیارت کی توضیح وتشریح

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله رب العالمين و الصلاة و السلام على نبينا محمد و على آله و صحبه ، و من سار على نهجه إلى يوم الدين. أما بعد!

علمی کمیٹی مؤسسہ بن باز خیریہ کے لیے یہ علمی مجموعہ نشر کرنا باعث مسرت ہے، یہ دراصل اس علمی ورثے کی ایک کڑی ہے جو سماحۃ الشیخ عبدالعزیز بن باز رحمہ اللہ نے اپنے پیچھے چھوڑا ہے۔

ہم اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہر اس شخص کو جزائے خیر دے جس نے اس علمی مواد کو جمع کرنے اور موجودہ مرحلے تک پہنچانے میں کوشش کی۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس علمی کاوش کو نفع بخش بنائے اور ہمارے شیخ مرحوم کو اس کا بہترین اجر عطا فرمائے اور ہمیں آخرت میں جنت فردوس میں ان کی رفاقت عطا فرمائے۔ بے شک اللہ تعالیٰ اس پر قادر ہے۔

علمی کمیٹی

مؤسسہ بن باز خیریہ

عقیدے کے مسائل

شروط ''لا الٰہ الا اللہ'' اور اس سے لاعلمی کے نقصانات [1]

سوال: دیکھا گیا ہے کہ اکثر لوگ عموماً جن کا شمار مسلمانوں میں ہوتا ہے وہ لا الٰہ الا اللہ کے معنی تک سے نابلد ہوتے ہیں، اپنی اس جہالت کی وجہ سے وہ کچھ اس طرح کے امور میں مبتلا ہو جاتے ہیں جو کلمہ توحید کے سراسر منافی اور برعکس ہوتے ہیں۔ برائے مہربانی لا الٰہ الا اللہ کا صحیح مفہوم، شرائط اور تقاضے بیان کیجیے۔

جواب: بے شک کلمہ توحید ''لا الہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ'' یہ گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔ یہ دین اسلام کی اساس اور ارکان اسلام میں سے پہلا رکن ہے۔

صحیح حدیث میں نبی ﷺ کا ارشاد مبارک ہے:

«بُنِيَ الإِسلَامُ عَلَى خَمسٍ شَهَادَة: أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ الله، وَإِقَامِ الصَّلَاة، وَإِيتَاءِ الزَّكَاة، وَصَوْمِ رَمضَان، وَحَجِّ الْبَيْت»

[1] مجموع فتاویٰ سماحة الشيخ ابن باز:1/429-432.

Ramadan Urdu.indd 6 7/10/2014 2:23:22 PM

''اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر رکھی گئی ہے۔اللہ تعالیٰ کی توحید (وحدانیت کی گواہی دینا) نماز قائم کرنا، زکاۃ ادا کرنا، رمضان کے روزے رکھنا اور حج بیت اللہ کرنا۔''

صحیحین میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جب معاذ بن جبل کو یمن بھیجا تو فرمایا:

«إنَّكَ تأَتي قومًا من أَهْلِ الْكِتاب، فَادعهُم إِلَى أَن يَشْهَدُو أَنْ لَا إِلَه إِلَّا اللهُ وَأَنّي رَسُولُ الله، فَإِن أَطَاعوك لذَلك فَأَعلمهم أَن الله افترض عَلَيْهم خَمسَ صَلَوات فِي الْيوم وَاللَيْلَة، فَإِن اَطَاعوك لذَلك فَأَعْلِمهم أَن الله افترض عَلَيهم صَدَقةً، تؤخذ من أَغنيائِهم فترُدَّ فِي فُقرَائِهم»

''اے معاذ تم ایسے لوگوں کے پاس جا رہے ہو جو اہل کتاب ہیں تو تم سب سے پہلے انھیں اس بات کی دعوت دینا کہ وہ گواہی دیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں، جب وہ تمھاری یہ بات مان لیں تو انھیں یہ بتانا کہ اللہ نے رات اور دن میں ان پر پانچ نمازیں فرض کی ہیں، اگر وہ تمھاری یہ بات بھی مان لیں تو انھیں یہ بتانا کہ اللہ نے ان پر زکاۃ فرض کی ہے جو ان کے مالداروں سے لی جائے گی اور انھی کے غریبوں میں تقسیم کی جائے گی۔''[1]

اس ضمن میں اور بھی احادیث وارد ہوئی ہیں۔

کلمہ لا الہ الا اللہ کے معنی یہ ہیں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔

وہی معبود برحق ہے۔ یہ کلمہ ہر کسی سے سچی بندگی کی نفی کرتا ہے اور بندگی صرف اللہ کے لیے

[1] متفق عليه.

Ramadan Urdu.indd 7 7/10/2014 2:23:22 PM

ثابت کرتا ہے۔

ارشاد باری ہے:

﴿ ذَٰلِكَ بِأَنَّ ٱللَّهَ هُوَ ٱلۡحَقُّ وَأَنَّ مَا يَدۡعُونَ مِن دُونِهِۦ هُوَ ٱلۡبَٰطِلُ ﴾

''یہ اس لیے کہ اللہ ہی حق ہے اور وہ سب باطل ہیں جنہیں اللہ کو چھوڑ کر یہ لوگ پکارتے ہیں''۔

(الحج:62)

سورۃ مومنون میں اللہ تعالی فرماتے ہیں:

﴿ وَمَن يَدۡعُ مَعَ ٱللَّهِ إِلَٰهًا ءَاخَرَ لَا بُرۡهَٰنَ لَهُۥ بِهِۦ فَإِنَّمَا حِسَابُهُۥ عِندَ رَبِّهِۦٓۚ إِنَّهُۥ لَا يُفۡلِحُ ٱلۡكَٰفِرُونَ ﴾

''اور جو کوئی اللہ کے ساتھ کسی اور معبود کو پکارے جس کے لیے اس کے پاس کوئی دلیل نہیں تو اس کا حساب اس کے رب کے پاس ہے۔ (لاریب) ایسے کافر کبھی فلاح نہیں پا سکتے''۔

(المومنون:117)

سورۃ بقرہ میں فرمایا:

﴿وَإِلَٰهُكُمۡ إِلَٰهٌ وَٰحِدٌۖ لَّآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ٱلرَّحۡمَٰنُ ٱلرَّحِيمُ﴾

''تمہارا معبود ایک ہی معبود ہے' اس رحمان اور رحیم کے سوا کوئی اور معبود برحق نہیں ہے''۔

(البقرۃ:163)

سورۃ البینہ میں ارشاد باری ہے:

﴿وَمَآ أُمِرُوٓاْ إِلَّا لِيَعۡبُدُواْ ٱللَّهَ مُخۡلِصِينَ لَهُ ٱلدِّينَ حُنَفَآءَ ﴾

Ramadan Urdu.indd 8 7/10/2014 2:23:23 PM

''اور ان کو اس کے سوا کوئی حکم نہیں دیا گیا تھا کہ اللہ کی بندگی کریں، اپنے دین کو اس کے لیے خالص کر کے بالکل یکسو ہو کر (نماز قائم کریں اور زکوۃ دیں' یہی نہایت صحیح اور درست دین ہے)

(البینۃ:5)

مذکورہ مفہوم کی تائید میں کافی تعداد میں آیات موجود ہیں۔

کلمہ توحید لا اِلٰہ اِلا اللہ بہت عظیم کلمہ ہے' یہ اپنے پڑھنے والے کو اس وقت تک کفر و شرک کے دائرے سے نہیں نکالتا اور نہ ہی اسے کوئی فائدہ پہنچاتا ہے جب تک کہ وہ (اسے زبان سے ادا کرنے کے ساتھ ساتھ اس کے معانی و مفہوم کو نہ سمجھے اور اس کے مطابق عمل نہ کرے اور (صدق دل کے ساتھ) اس کی تصدیق نہ کرے۔

منافقین بھی اس کلمے کو زبان سے تو ادا کرتے تھے لیکن انھیں اس کا کوئی فائدہ نہیں ہوا بلکہ وہ تو بقول قرآن جہنم کے نچلے حصے میں ہوں گے کیونکہ وہ یہ کلمہ زبانی تو پڑھتے تھے لیکن اس پر دل سے ایمان نہیں لاتے تھے اور نہ اس کے مطابق عمل کرتے تھے۔ یہودی بھی کلمہ لا الٰہ الاّ اللہ پڑھتے تھے لیکن اس کے باوجود وہ انتہا درجہ کے کافر قرار پائے کیونکہ وہ دل سے اس پر ایمان نہیں لاتے تھے۔ اب بالکل اسی طرح اس امت مسلمہ کے وہ لوگ جو قبروں اور ولیوں کی عبادت کرتے ہیں وہ در اصل کفر کا ارتکاب کرتے ہیں۔

وہ زبان سے تو یہ کلمہ ادا کرتے ہیں لیکن اپنے اقوال و افعال اور عقیدہ (افکار) سے اس کلمے کی صریح مخالفت کرتے ہیں۔ صرف زبان سے ادا کر لینے سے اس کلمے کا انھیں کوئی فائدہ نہیں پہنچے گا اور نہ ہی صرف اس کی زبانی ادائیگی سے وہ مسلمان ہو جائیں گے۔ کیونکہ وہ اپنے اقوال و افعال اور عقائد میں بالکل اس کلمے کے الٹ چل رہے ہیں۔

Ramadan Urdu.indd 9 7/10/2014 2:23:23 PM

بعض علماء نے اس کلمے کی آٹھ شرطیں گنوائی ہیں انھیں مندرجہ ذیل دوشعروں میں جمع کیا گیا ہے۔

علـم يـقيـن و إخـلاص و صـدقك مـع
مـــحبة وانـــقيـــاد والـــقبـــول لهـــا
وزيـــد ثـــامـــنهـــا الـــكـــفـران منك بـمـا
ســوى الإلـــه مــن الأشيـــاء قـد الهـا

''یعنی علم، یقین، اخلاص، صدق، محبت، تابعداری، قبولیت اور آٹھویں اللہ کے سوا جن کی عبادت کی جاتی ہے ان کا انکار کرنا۔''

مذکورہ اشعار میں کلمہ توحید کی ساری شرطوں کا تذکرہ ہے۔

پہلی شرط: اس کے معنی کا علم ہونا (ایسا علم جو جہالت کے منافی ہو)

کلمۂ توحید پڑھنے والے کو اس کے معنی کا مکمل ادراک ہونا چاہیے۔

کلمہ کے معنی

اللہ کے علاوہ کوئی معبود برحق (عبادت کے لائق) نہیں اور اللہ کے علاوہ جن کی لوگ عبادت کرتے ہیں وہ باطل ہیں۔

دوسری شرط: یقین (ایسا یقین محکم جو شک کو مٹا دے)

کلمۂ توحید پڑھنے والے کو چاہیے کہ اسے اس بات کا یقین ہو کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہی حقیقی اور

Ramadan Urdu.indd 10 7/10/2014 2:23:23 PM

برحق معبود ہے۔

تیسری شرط: اخلاص

اس کا مطلب یہ ہے کہ بندہ اپنی ساری عبادتوں کو صرف اور صرف اپنے رب کے لیے خاص کرے۔ اگر کسی نے اپنی عبادت کے کسی جزء کو بھی اللہ کے علاوہ کسی اور مثلاً: نبی، ولی، بادشاہ، جن یا بت یا کسی بھی ذات کے لیے ادا کیا تو اس نے گویا شرک باللہ کا ارتکاب کیا۔ اور اپنے اس عمل سے اس نے اس شرط (اخلاص) کو توڑ دیا اور اس کی نفی کی۔

چوتھی شرط: صدق (سچائی)

اس کا مطلب یہ ہے کہ کلمہ توحید کا زبانی اقرار کرنے والا اسے صدق دل سے صحیح سمجھ کر ادا کرے اور جو کچھ وہ زبان سے کہہ رہا ہے اس کا دل بھی اس کی تصدیق کرے۔ اس کے دل اور زبان میں مطابقت ہو۔ اگر کسی نے صرف زبان سے کلمہ ادا کیا لیکن اس کا دل اس کلمے کے معانی پر ایمان نہ لایا تو صرف زبان سے پڑھ لینے کا اسے کچھ فائدہ نہ ہوگا بلکہ منافقین کی طرح وہ بھی کافر ہی رہے گا۔

پانچویں شرط: محبت

اس کا مطلب یہ ہے کہ اس کلمۂ طیبہ کا پڑھنے والا اللہ سے محبت کرنے والا ہو۔ اگر کوئی زبانی اس کلمے کا اقرار تو کرے لیکن وہ اللہ سے محبت نہ کرتا ہو تو وہ بھی منافقین کی طرح کافر ہی رہے گا۔

اس ضمن میں کچھ دلائل پیش خدمت ہیں:

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

Ramadan Urdu.indd 11 7/10/2014 2:23:24 PM

﴿ قُلۡ إِن كُنتُمۡ تُحِبُّونَ ٱللَّهَ فَٱتَّبِعُونِي يُحۡبِبۡكُمُ ٱللَّهُ ﴾

''اے نبی! لوگوں سے کہہ دو کہ اگر تم حقیقت میں اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری پیروی اختیار کرو، اللہ تم سے محبت کرے گا۔'' (آل عمران 31:3)

رب ذوالجلال کا یہ ارشاد ہے:

﴿ وَمِنَ ٱلنَّاسِ مَن يَتَّخِذُ مِن دُونِ ٱللَّهِ أَندَادًا يُحِبُّونَهُمۡ كَحُبِّ ٱللَّهِۖ وَٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓاْ أَشَدُّ حُبًّا لِّلَّهِۗ ﴾

''(مگر وحدت الٰہی پر دلالت کرنے والے ان کھلے کھلے آثار کے ہوتے ہوئے بھی) کچھ لوگ ایسے ہیں جو اللہ کے سوا دوسروں کو اس کا ہمسر اور مدمقابل بناتے ہیں اور ان کے ایسے گرویدہ ہیں جیسی اللہ کے ساتھ گرویدگی ہونی چاہیے، حالانکہ ایمان رکھنے والے لوگ سب سے بڑھ کر اللہ کو محبوب رکھتے ہیں۔'' (البقرۃ 165:2)

چھٹی شرط: انقیاد (سرِتسلیم خم کرنا)

اس کا معنی یہ ہے کہ بندہ صرف اللہ ہی کی عبادت کرے اور اس کی شریعت پر ایمان لائے اور اس کے سامنے سرِتسلیم خم کرے اور دل و جان سے اسے حق سمجھے۔ اگر اس نے صرف زبانی اقرار کیا ہو لیکن عملاً عبادت صرف اللہ کے لیے خاص نہ کی اور نہ ہی اس کی شریعت کے سامنے جھکا بلکہ تکبر کیا تو ایسا انسان ابلیس کی طرح کافر ہے۔

ساتویں شرط: قبول کرنا

اس کا معنی یہ ہے کہ یہ کلمہ جن امور پر دلالت کر رہا ہے انھیں صدق دل سے قبول کیا جائے، مثلاً

Ramadan Urdu.indd 12 7/10/2014 2:23:24 PM

عبادت کو صرف اللہ کے لیے خالص کرنا اور اس کے علاوہ کسی کو عبادت کے لائق نہ سمجھنا۔

آٹھویں شرط: اللہ کے علاوہ تمام معبودانِ باطل کا انکار کرنا

اس کا معنی یہ ہے کہ غیر اللہ کی عبادت سے براءت کا اعلان کرے اور اسے ناجائز و باطل سمجھے۔

جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿فَمَن يَكْفُرْ بِٱلطَّٰغُوتِ وَيُؤْمِنۢ بِٱللَّهِ فَقَدِ ٱسْتَمْسَكَ بِٱلْعُرْوَةِ ٱلْوُثْقَىٰ لَا ٱنفِصَامَ لَهَا ۗ وَٱللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ﴾

”جو کوئی طاغوت کا انکار کر کے اللہ پر ایمان لے آیا، اس نے ایک ایسا مضبوط سہارا تھام لیا، جو کبھی ٹوٹنے والا نہیں، اور اللہ (جس کا سہارا اس نے لیا ہے) سب کچھ سننے اور جاننے والا ہے۔“ (البقرة 2:256)

حدیث نبوی ہے:

’من قال لا إله إلا اللّٰه، و كفر بما يُعبد من دون اللّٰه، حرُم ماله و دمه، و حسابه على اللّٰه‘

”جس نے لا إلہ إلا اللہ کا اقرار کیا اور اللہ کے سوا تمام چیزوں کی عبادت سے انکار کیا، پس اس کا مال، خون (اس کلمے کے ادا کرنے کے ساتھ ہی) حرام ہے اور اس کا حساب اللہ کے حوالے ہے۔“

اور ایک روایت میں ہے:

’من وحَّد اللّٰه، و كفر بما يُعبد من دون اللّٰه، حَرُمَ ماله و دمه‘

’’جس نے صرف اللہ کو ایک جانا اور اس کے علاوہ باقی تمام چیزوں کا انکار کیا جن کی لوگ عبادت کرتے ہیں تو اس کی جان و مال حرام ہو گیا۔‘‘ (أخرجه مسلم في صحيحه: 4)

پس تمام مسلمانوں پر واجب ہے کہ وہ اس کلمے کی مذکورہ شرائط کا لحاظ رکھتے ہوئے اس کے تقاضے پورے کریں۔

جس نے اس کے معنی و مفہوم (مقصود) کو سمجھا اور اس پر استقامت دکھائی حقیقی معنوں میں وہ مسلمان ہے، اس کی جان و مال دوسروں پر حرام ہو گیا اگرچہ اسے اس کی شرائط کا تفصیلی علم نہ ہو اس لیے کہ مقصود حق بات کا علم اور اس پر عمل کرنا ہے۔

طاغوت سے مراد ہر وہ ذات ہے جس کی اللہ کے علاوہ بندگی و عبادت کی جائے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿فَمَن يَكْفُرْ بِٱلطَّٰغُوتِ وَيُؤْمِنۢ بِٱللَّهِ فَقَدِ ٱسْتَمْسَكَ بِٱلْعُرْوَةِ ٱلْوُثْقَىٰ لَا ٱنفِصَامَ لَهَاۗ وَٱللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ﴾

’’جو کوئی طاغوت کا انکار کر کے اللہ پر ایمان لے آیا، اس نے ایک ایسا مضبوط سہارا تھام لیا جو کبھی ٹوٹنے والا نہیں، اور اللہ (جس کا سہارا اس نے لیا ہے) سب کچھ سننے اور جاننے والا ہے۔‘‘ (البقرة 256:2)

وہ لوگ جن کی اللہ کے علاوہ عبادت کی جاتی رہی لیکن انھوں نے لوگوں کو اپنی بندگی کا حکم نہیں دیا جیسا کہ انبیاء، فرشتے اور صالحین اور نہ ہی وہ اس پر راضی تھے ان کا شمار طاغوت میں نہیں ہو گا بلکہ شیطان نے لوگوں کو ان کی بندگی و عبادت کی طرف بلایا۔

رہے وہ اعمال جو کہ اس کلمۂ توحید لا إله إلا الله کے بالکل منافی اور اس کی ضد ہیں اس میں

Ramadan Urdu.indd 14 7/10/2014 2:23:25 PM

انسان کا ہر وہ قول، عمل یا اعتقاد شامل ہے جو اسے شرک اکبر میں مبتلا کر دے۔ مثلاً: مردوں، فرشتوں، بتوں، درختوں، پتھروں اور ستاروں کو پکارنا اور ان سے دعائیں مانگنا۔ ان کے لیے نذر و نیاز اور سجدہ بجالانا۔

مذکورہ بالا تمام کام توحید کے سراسر منافی اور لا إلہ إلا اللہ کی ضد ہیں۔

اسی طرح اللہ تعالیٰ کی طرف سے حرام کردہ وہ چیزیں جن کی حرمت پر سب کا اتفاق و اجماع ہو، مثلاً: زنا، شراب نوشی، والدین کی نافرمانی، سود وغیرہ انھیں حلال و جائز سمجھنا۔

کلمۂ توحید کے منافی امور میں یہ بھی شامل ہے کہ ان تمام قولی اور عملی عبادات کا انکار کیا جائے جو دین کی بدیہیات میں سے ہیں اور ان کا واجب ہونا اجماع امت سے ثابت ہے۔ مثلاً: پانچ نمازیں، زکاۃ، رمضان کے روزے اور والدین کی فرمانبرداری، کلمۂ شہادت کی زبان سے ادائیگی وغیرہ۔

رہے وہ اقوال، اعمال اور اعتقادات جو ایمان اور عقیدۂ توحید کو کمزور کرنے والے ہیں اور اس کے کمال کے منافی ہیں تو یہ تعداد میں کافی زیادہ ہیں ان میں کچھ شرک اصغر ہیں، مثلاً: ریاکاری، غیر اللہ کی قسم کھانا یہ کہنا: اللہ نے چاہا اور فلاں نے چاہا یا یہ کہ یہ اللہ کی طرف سے ہے اور فلاں کی طرف سے ہے، وغیرہ۔

اس کے علاوہ عام گناہ بھی عقیدۂ توحید اور ایمان کو کمزور کر دیتے ہیں۔ اس لیے ضروری ہے کہ ہر اس چیز سے بچا جائے جو ایمان اور عقیدۂ توحید کے منافی یا اس کے ثواب کو کم کرنے کا باعث ہو۔

ایمان اہل سنت والجماعت کے نزدیک قول اور عمل کا نام ہے جو کہ اطاعت گزاری سے بڑھتا ہے اور گناہ کرنے سے گھٹتا رہتا ہے۔

اس ضمن میں علماء کرام نے عقیدہ، تفسیر اور حدیث کی کتابوں میں کثرت سے دلائل ذکر کیے ہیں

Ramadan Urdu.indd 15 7/10/2014 2:23:25 PM

ذیل میں چند پیش کیے جارہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ وَإِذَا مَآ أُنزِلَتْ سُورَةٌ فَمِنْهُم مَّن يَقُولُ أَيُّكُمْ زَادَتْهُ هَٰذِهِۦٓ إِيمَٰنًا ۚ فَأَمَّا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ فَزَادَتْهُمْ إِيمَٰنًا وَهُمْ يَسْتَبْشِرُونَ ﴾

''جب کوئی نئی سورت نازل ہوتی ہے تو ان میں سے بعض لوگ (مذاق کے طور پر مسلمانوں سے) پوچھتے ہیں کہ کہو تم میں سے کسی کے ایمان میں اس سے اضافہ ہوا؟ جو لوگ ایمان لائے ہیں ان کے ایمان میں تو فی الواقع (ہر نازل ہونے والی سورت نے) اضافہ ہی کیا ہے اور وہ اس سے دل شاد ہیں۔'' (التوبة 9:124)

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ إِنَّمَا ٱلْمُؤْمِنُونَ ٱلَّذِينَ إِذَا ذُكِرَ ٱللَّهُ وَجِلَتْ قُلُوبُهُمْ وَإِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ ءَايَٰتُهُۥ زَادَتْهُمْ إِيمَٰنًا وَعَلَىٰ رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ ﴾

''سچے اہل ایمان تو وہ لوگ ہیں جن کے دل اللہ کا ذکر سن کر لرز جاتے ہیں اور جب اللہ کی آیات ان کے سامنے پڑھی جاتی ہیں تو ان کا ایمان بڑھ جاتا ہے اور وہ اپنے رب پر اعتماد رکھتے ہیں۔'' (الأنفال 8:2)

دوسری آیت میں کچھ یوں ارشاد فرمایا:

﴿ وَيَزِيدُ ٱللَّهُ ٱلَّذِينَ ٱهْتَدَوْا۟ هُدًى ﴾

''اس کے برعکس جو لوگ راہِ راست اختیار کرتے ہیں اللہ ان کو راست روی میں ترقی عطا فرماتا ہے۔'' (مريم 19:76)

Ramadan Urdu.indd 16 7/10/2014 2:23:25 PM

شرک باللہ کے معنی ومفہوم کی وضاحت

سوال: شرک سے کیا مراد ہے، نیز اللہ تعالیٰ کے اس قول:

﴿ يَـٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ ٱتَّقُوا۟ ٱللَّهَ وَٱبْتَغُوٓا۟ إِلَيْهِ ٱلْوَسِيلَةَ ﴾ (المائدۃ 35:5)

کی تفسیر بیان کریں۔

جواب: شرک جیسا کہ اس کے نام سے ہی ظاہر ہے کہ غیر اللہ کو اللہ کے ساتھ عبادت میں شریک کرنے کو کہتے ہیں، مثلاً: بتوں کو پکارنا، ان سے دعائیں کرنا، فریاد کرنا، ان کے نام کی نذر و نیاز دینا، ان کے نام کا جانور ذبح کرنا یا ان کے لیے نماز پڑھنا۔ اور بالکل اسی طرح پیروں، فقیروں اور نام نہاد اولیاء اللہ کے نام پر جانور ذبح کرنا بھی شرک ہے۔ نیز کسی (مخلوق) کے لیے نماز پڑھنا یا رسول اللہ ﷺ سے مدد مانگنا یا عبدالقادر جیلانی یا ان کے علاوہ کسی بھی فوت شدہ شخص سے مدد مانگنا شرک کہلائے گا۔ ستاروں، جنات، جمادات، مردوں اور غائب لوگوں کو پکارنا، ان سے فریاد کرنا، ان سے مدد طلب کرنا یہ سب اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک ہے۔

ارشاد الٰہی ہے:

﴿ وَلَوْ أَشْرَكُوا۟ لَحَبِطَ عَنْهُم مَّا كَانُوا۟ يَعْمَلُونَ ﴾

''لیکن اگر کہیں ان لوگوں نے شرک کیا ہوتا تو ان کا سب کیا کرایا غارت ہو جاتا۔''

(الأنعام 88:6)

Ramadan Urdu.indd 17 7/10/2014 2:23:26 PM

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ وَلَقَدْ أُوحِيَ إِلَيْكَ وَإِلَى الَّذِينَ مِن قَبْلِكَ لَئِنْ أَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ وَلَتَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ ﴾

"(یہ بات تمھیں ان سے صاف کہہ دینی چاہیے کیونکہ) تمھاری طرف اور تم سے پہلے گزرے ہوئے تمام انبیاء کی طرف یہ وحی بھیجی جا چکی ہے کہ اگر تم نے شرک کیا تو تمھارا عمل ضائع ہو جائے گا اور تم خسارے میں رہو گے۔" (الزمر 65:39)

غیر اللہ کی عبادت کرنا شرک ہے اسے کفر اور شرک کا نام بھی دیا جاتا ہے۔ جس شخص نے مکمل طور پر اللہ تعالیٰ سے غفلت اور لاپرواہی کرتے ہوئے منہ موڑا اور اللہ کے علاوہ دوسروں کی خواہ وہ جن ہوں یا پتھر، درخت ہوں یا بت یا مردے (جنھیں وہ اولیاء سمجھتے اور کہتے ہیں) کی بندگی کی ان کے لیے نماز ادا کی، روزہ رکھا اور اللہ تعالیٰ کو بھلا دیا تو یہی کفر عظیم اور شرک باللہ ہے۔ (اللہ تعالیٰ اپنی امان میں رکھے)

جو شخص اللہ کے وجود کا انکار کرے اور کیمونسٹوں اور ملحدوں کی طرح یہ کہے کہ اللہ کا کوئی وجود سرے سے ہے ہی نہیں یہ دراصل تمام انسانوں میں سب سے زیادہ کفر، کھلی گمراہی اور شرک میں پڑنے والا ہے۔

مذکورہ بالا اور اس سے مشابہ سبھی اعتقادات کفر باللہ اور شرک باللہ کہلاتے ہیں۔

کچھ لوگ یہ غلطی کرتے ہیں کہ اپنی جہالت کی وجہ سے مردوں کو پکارنے ان سے فریادیں کرنے کو جائز وسیلہ سمجھتے ہیں یہ درحقیقت بہت بڑی غلطی ہے، جاہل لوگ اگرچہ اسے وسیلے کا نام دیں لیکن حقیقت میں یہ شرک باللہ کی بہت بڑی صورت ہے۔ بالکل یہی عقیدہ، دین اور طریقۂ زندگی

Ramadan Urdu.indd 18 7/10/2014 2:23:26 PM

مشرکین کا بھی تھا جن کی اللہ تعالیٰ نے مذمت کی اور ان کے اس عمل پر رد کرنے اور انھیں اس سے خبردار کرنے کے لیے انبیاء اور کتابیں بھیجیں۔

قرآن کریم میں جس وسیلے کا تذکرہ ہوا ہے، جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ يَـٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ ٱتَّقُوا۟ ٱللَّهَ وَٱبْتَغُوٓا۟ إِلَيْهِ ٱلْوَسِيلَةَ ﴾

''اے لوگو! جو ایمان لائے ہو، اللہ سے ڈرو اور اس کی جناب میں باریابی کا ذریعہ تلاش کرو۔'' (المائدة 35:5)

تمام اہل علم کے نزدیک اس (وسیلہ) سے مراد اللہ تعالیٰ کی اطاعت کے ذریعہ اس کا قرب حاصل کرنا ہے۔

چنانچہ نماز اللہ تعالیٰ کی قربت حاصل کرنے کا ذریعہ اور وسیلہ ہے، اللہ کے نام کا جانور ذبح (قربانی) کرنا، روزہ رکھنا، صدقہ وخیرات کرنا، اللہ کا ذکر کرنا، قرآن کی تلاوت کرنا، یہ سب وسیلے کی صورتیں ہیں۔

اور آیت کریمہ میں مذکورہ وسیلہ سے مراد بھی یہی ہے۔

یہی رائے ابن کثیر، ابن جریر، امام بغوی اور دوسرے علماء تفسیر کی بھی ہے۔ اللہ کے لیے وسیلہ پکڑنے کا مطلب یہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت کے وسیلے (ذریعے سے) اس کی قربت حاصل کی جائے۔ انسان جہاں کہیں بھی ہو تمام مشروع اور جائز طریقوں (نماز، روزہ، صدقات وغیرہ) سے اپنے رب کا قرب حاصل کرے۔

دوسری آیت میں یہ معنی کچھ اس طرح بیان ہوا ہے:

﴿ أُو۟لَـٰٓئِكَ ٱلَّذِينَ يَدْعُونَ يَبْتَغُونَ إِلَىٰ رَبِّهِمُ ٱلْوَسِيلَةَ أَيُّهُمْ أَقْرَبُ

Ramadan Urdu.indd 19 7/10/2014 2:23:27 PM

﴿ وَيَرْجُونَ رَحْمَتَهُۥ وَيَخَافُونَ عَذَابَهُۥٓ ﴾

''جن کو یہ لوگ پکارتے ہیں وہ تو خود اپنے رب کے حضور رسائی حاصل کرنے کا وسیلہ تلاش کر رہے ہیں کہ کون اس سے قریب تر ہو جائے اور وہ اس کی رحمت کے امیدوار اور اس کے عذاب سے خائف ہیں۔'' (الإسراء 57:17)

انبیاء کرام اور ان کے پیروکار مشروع وسائل کے ذریعے رب کا تقرب حاصل کرتے تھے۔ وہ جہاد، روزہ، نماز، ذکر، تلاوت قرآن اور اس طرح کی دیگر جائز صورتوں (عبادات) کو ہی اللہ کے قرب کا وسیلہ بناتے تھے۔

رہا لوگوں کا یہ خیال کہ وسیلے سے مراد مردوں سے تعلق رکھنا اور اولیاء اللہ سے فریادیں کرنا ہے تو یہ سراسر باطل گمان ہے بلکہ یہ تو بعینہ مشرکین کا عقیدہ ہے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ وَيَعْبُدُونَ مِن دُونِ ٱللَّهِ مَا لَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنفَعُهُمْ وَيَقُولُونَ هَٰٓؤُلَآءِ شُفَعَٰٓؤُنَا عِندَ ٱللَّهِ ﴾

''یہ لوگ اللہ کے سوا ان کی پرستش کر رہے ہیں جو ان کو نہ نقصان پہنچا سکتے ہیں نہ نفع اور کہتے یہ ہیں کہ یہ اللہ کے ہاں ہمارے سفارشی ہیں۔'' (یونس 18:10)

اللہ تعالیٰ نے ان کی اس بات کا جواب دوسری آیت میں کچھ یوں دیا ہے:

﴿ قُلْ أَتُنَبِّـُٔونَ ٱللَّهَ بِمَا لَا يَعْلَمُ فِى ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَلَا فِى ٱلْأَرْضِ ۚ سُبْحَٰنَهُۥ وَتَعَٰلَىٰ عَمَّا يُشْرِكُونَ ﴾

''کہہ دیجیے! کیا تم اللہ کو ایسی چیز کی خبر دیتے ہو جو اللہ تعالیٰ کو معلوم نہیں نہ آسمانوں اور نہ زمین میں؟ وہ پاک اور برتر ہے ان لوگوں سے جن کو وہ شریک ٹھہراتے ہیں۔'' (یونس 18:10)

Ramadan Urdu.indd 20 7/10/2014 2:23:27 PM

ہاتھ یا گردن میں (دفع بلا اور رفع مصائب کے لیے چھلے اور) دھاگے باندھنے کا حکم

سوال: دفع بلا کی خاطر گلے میں دھاگہ باندھنے کا کیا حکم ہے؟

جواب: گلے میں دھاگہ باندھنا صحیح نہیں ہے کیونکہ یہ شرک اصغر اور تعویذوں ہی کی ایک قسم ہے۔

نبی ﷺ کا ارشاد ہے:

’من تعلّق تميمة فلا اتمّ اللّٰهُ له، ومن تعلّق ودعة فلا ودع اللّٰه له‘

’’جس نے (بیماری سے تحفظ کے لیے) کوئی تمیمہ (تعویذ، منکا وغیرہ) لٹکایا، اللہ تعالیٰ اس کی مراد پوری نہ کرے اور جس نے سیپ باندھی اللہ تعالیٰ اسے بھی آرام اور سکون نہ دے۔‘‘ (مسند امام احمد: 17074)

دوسری روایت میں ہے:

’من تعلق تميمة فقد أشرك‘

’’جس نے (بیماری سے حفاظت کی نیت سے) تمیمہ (تعویذ، منکا وغیرہ) لٹکایا اس نے شرک کیا۔‘‘

Ramadan Urdu.indd 21 7/10/2014 2:23:27 PM

ایک دفعہ حضرت حذیفہ ایک شخص کے پاس آئے دیکھا کہ اس نے بخار سے بچاؤ کے لیے گلے میں دھاگہ باندھا ہوا ہے، حضرت حذیفہ نے اسے کاٹ پھینکا اور اللہ تعالیٰ کا یہ قول تلاوت کرنے لگے:

﴿ وَمَا يُؤْمِنُ أَكْثَرُهُم بِاللَّهِ إِلَّا وَهُم مُّشْرِكُونَ ﴾

”ان میں سے اکثر اللہ کو مانتے ہیں مگر اس طرح کہ اس کے ساتھ دوسروں کو شریک ٹھہراتے ہیں۔“ (یوسف 106:12)

آپ نے اس کے اس فعل کا انکار کیا اور اس پر واضح کیا کہ یہ شرک ہے۔ اس لیے ہر طرح کے دھاگے اور تعویذات باندھنا زمانۂ جاہلیت کی خرافات میں سے ہے چاہے وہ تعویذ ہڈی سے بنا ہو یا بھیڑیے کے بالوں سے یا اس کی ہڈیوں یا دانتوں سے سبھی صورتوں میں ناجائز ہے۔

اسی طرح قرآن کو تعویذ بنا کر باندھنا جسے لوگ خروز یا جامعات کا نام دیتے ہیں، بھی بالکل جائز نہیں، اس لیے کہ حدیث میں (تعویذوں وغیرہ سے متعلق) وارد ہونے والی نہی عام ہے اور اس میں قرآن بھی شامل ہے۔ نبی ﷺ نے قرآن کو اس سے مستثنیٰ نہیں کیا بلکہ قرآن کا ان کاموں (تعویذات) کے لیے استعمال باقی تمام چیزوں کے استعمال کا ذریعہ بنے گا اور شرک کا دروازہ کھلے گا۔ چنانچہ حدیث میں آیا ہے:

’اِنَّ الرقی و التمائم و التولة شرك‘

”بلاشبہ جھاڑ پھونک (دم) تعویذ گنڈے اور باہمی عشق و محبت پیدا کرنے کے لیے تیار کی جانے والی چیزیں یہ سب شرک ہیں۔“

Ramadan Urdu.indd 22 7/10/2014 2:23:28 PM

دم (جھاڑ پھونک) کرنا

اس سے مراد ہر وہ غیر معروف دم (جھاڑ پھونک) ہے جو شرعی طریقہ سے ہٹ کر ہو۔ اسی طرح بچوں کے گلے میں نظر سے بچنے اور عورتوں اور مریضوں کے گلے میں جنات سے بچنے کے لیے تعویذات باندھنا منکرات اور زمانۂ جاہلیت کی باقی ماندہ خرافات میں سے ہے۔

التولہ: (اس سے مراد وہ چیز ہے جسے مشرکین اس نظریے اور اعتقاد سے بناتے اور تیار کرتے تھے کہ یہ میاں بیوی کو ایک دوسرے کا محبوب بنانے کا ذریعہ اور سبب ہے) یہ جادو ہے۔ اس میں عامل، جنات اور شیاطین سے مدد طلب کرتے ہیں اس لیے نبی کریم ﷺ نے اسے شرک قرار دیا ہے۔

واضح رہے کہ جادوگروں کا جادو تبھی اثر کرتا ہے جب وہ شیاطین اور جنات کی عبادت بجالاتے ہیں اور ان کا قرب حاصل کرنے کے لیے ان کی (شیاطین) کی مرضی کے کام کرتے ہیں۔

دھاگہ باندھنا

یہ تعویذوں کی ہی جنس سے ہے، جس نے اپنے ہاتھ یا گردن پر دھاگہ باندھا اس اعتقاد کے ساتھ کہ اس کا یہ فعل بیماری سے شفا کے اسباب میں سے ہے۔ اس کا یہ عمل منکرات میں سے ہے اور ضروری ہے کہ اس دھاگے کو اتار کر کاٹ پھینکا جائے۔

جادو اور جادوگروں کا حکم نیز جادو کے علاج کا بیان

سوال: عصر حاضر میں بہت سے لوگ جادو کا استعمال کرتے ہیں اور جادوگروں کے پاس کثرت سے آتے جاتے ہیں، اس کا کیا حکم ہے، نیز سحر زدہ شخص کے علاج کا جائز طریقہ کیا ہے؟

جواب: جادو جہاں کبیرہ گناہوں میں سرفہرست ہے وہیں اس کا شمار ان گناہوں میں بھی ہوتا ہے جو انسان کو ہلاکت میں ڈالتے ہیں۔ بلکہ جادو تو نواقض اسلام میں سے ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَٱتَّبَعُواْ مَا تَتۡلُواْ ٱلشَّيَٰطِينُ عَلَىٰ مُلۡكِ سُلَيۡمَٰنَۖ وَمَا كَفَرَ سُلَيۡمَٰنُ وَلَٰكِنَّ ٱلشَّيَٰطِينَ كَفَرُواْ يُعَلِّمُونَ ٱلنَّاسَ ٱلسِّحۡرَ وَمَآ أُنزِلَ عَلَى ٱلۡمَلَكَيۡنِ بِبَابِلَ هَٰرُوتَ وَمَٰرُوتَۚ وَمَا يُعَلِّمَانِ مِنۡ أَحَدٍ حَتَّىٰ يَقُولَآ إِنَّمَا نَحۡنُ فِتۡنَةٞ فَلَا تَكۡفُرۡۖ فَيَتَعَلَّمُونَ مِنۡهُمَا مَا يُفَرِّقُونَ بِهِۦ بَيۡنَ ٱلۡمَرۡءِ وَزَوۡجِهِۦۚ وَمَا هُم بِضَآرِّينَ بِهِۦ مِنۡ أَحَدٍ إِلَّا بِإِذۡنِ ٱللَّهِۚ وَيَتَعَلَّمُونَ مَا يَضُرُّهُمۡ وَلَا يَنفَعُهُمۡۚ وَلَقَدۡ عَلِمُواْ لَمَنِ ٱشۡتَرَىٰهُ مَا لَهُۥ فِي ٱلۡأٓخِرَةِ مِنۡ خَلَٰقٖۚ وَلَبِئۡسَ مَا شَرَوۡاْ بِهِۦٓ أَنفُسَهُمۡۚ لَوۡ كَانُواْ يَعۡلَمُونَ ١٠٢ وَلَوۡ أَنَّهُمۡ ءَامَنُواْ وَٱتَّقَوۡاْ لَمَثُوبَةٞ مِّنۡ عِندِ ٱللَّهِ خَيۡرٞۖ لَّوۡ كَانُواْ يَعۡلَمُونَ﴾

Ramadan Urdu.indd 24 7/10/2014 2:23:29 PM

"اور لگے ان چیزوں کی پیروی کرنے، جو شیاطین، سلیمان کی سلطنت کا نام لے کر پیش کیا کرتے تھے، حالانکہ سلیمان نے کبھی کفر نہیں کیا، کفر کے مرتکب تو وہ شیاطین تھے جو لوگوں کو جادوگری کی تعلیم دیتے تھے۔ وہ پیچھے پڑے اس چیز کے جو بابل میں دو فرشتوں، ہاروت و ماروت پر نازل کی گئی تھی، حالانکہ وہ (فرشتے) جب کبھی کسی کو اس کی تعلیم دیتے تھے، تو پہلے صاف طور پر متنبہ کر دیا کرتے تھے کہ دیکھو ہم محض ایک آزمائش ہیں، تو کفر میں مبتلا نہ ہو۔ پھر بھی یہ لوگ ان سے وہ چیز سیکھتے تھے جس سے شوہر اور بیوی میں جدائی ڈال دیں ظاہر تھا کہ اذنِ الٰہی کے بغیر وہ اس ذریعے سے کسی کو بھی ضرر نہ پہنچا سکتے تھے، مگر اس کے باوجود وہ ایسی چیز سیکھتے تھے جو خود ان کے لیے نفع بخش نہیں بلکہ نقصان دہ تھی اور انھیں خوب معلوم تھا کہ جو اس چیز کا خریدار بنا، اس کے لیے آخرت میں کوئی حصہ نہیں۔ کتنی بری متاع تھی جس کے بدلے انھوں نے اپنی جانوں کو بیچ ڈالا، کاش انھیں معلوم ہوتا۔ اگر وہ ایمان اور تقویٰ اختیار کرتے تو اللہ کے ہاں اس کا جو بدلہ ملتا، وہ ان کے لیے زیادہ بہتر تھا۔ کاش انھیں خبر ہوتی۔" (البقرۃ 103,102)

مذکورہ دو آیات میں اللہ تعالیٰ نے اس بات کی خبر دی ہے کہ شیاطین لوگوں کو جادو سکھاتے ہیں اور انھوں نے اپنے اس عمل سے کفر کا ارتکاب کیا اور یہ کہ بابل میں اترنے والے دو فرشتے کسی کو اس وقت تک جادو نہیں سکھاتے تھے جب تک اسے خبردار نہ کر دیں کہ دیکھو یہ جادو کفر ہے کفر نہ کرو ہم اللہ کی طرف سے آزمائش ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے یہ بھی واضح کیا کہ جادو سیکھنے والے اسی چیز کو سیکھ رہے ہیں جو ان کے لیے نقصان دہ ہے اور کسی صورت نفع بخش نہیں ہے اور ان کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے یہ بات بھی واضح کی کہ یہ جادوگر اپنے جادو کے ذریعے شوہر اور بیوی میں جدائی (پھوٹ) ڈالتے ہیں، بلاشبہ

Ramadan Urdu.indd 25 7/10/2014 2:23:29 PM

وہ اللہ کے حکم (اِذن) کے بغیر کسی کو نقصان نہیں پہنچا سکتے۔ یہاں اللہ کے حکم (اِذن) سے مراد اِذن شرعی نہیں ہے بلکہ مراد اِذن کونی قدری ہے اس لیے کہ جو بھی کائنات میں ہورہا ہے وہ اللہ کے (اِذن) ارادہ کونیہ قدریہ سے ہورہا ہے اوراس کی بادشاہت میں اس کی اجازت کے بغیر کچھ بھی نہیں ہوسکتا۔ اللہ تعالیٰ نے واضح کردیا کہ جادو ایمان اور تقویٰ کے منافی ہے۔

یہاں یہ بات بالکل واضح ہے کہ جادو کفر اور گمراہی ہے اور جادوگر (اگرچہ وہ اسلام کا دعویٰ کرے) مرتد اور خارج از اسلام ہے۔

صحیحین میں ابوہریرہ سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا:

’اجتنبوا السبع الموبقات، قلنا وما هن يا رسول الله؟ قال: الشرك بالله والسحر وقتل النفس التي حرم الله إلا بالحق وأكل الربا وأكل مال اليتيم والتولي يوم الزحف وقذف المحصنات المؤمنات الغافلات‘

”لوگو! سات ہلاک کردینے والی چیزوں سے بچو، ہم نے عرض کیا یارسول اللہ! وہ کون کون سی ہیں، فرمایا: اللہ کے ساتھ شرک کرنا، جادو کرنا، اللہ تعالیٰ کی حرام کی ہوئی جان کا ناحق قتل کرنا، سود کھانا، یتیم کا مال کھا جانا، لڑائی کے دن کافروں کے سامنے سے بھاگنا اور ایمان دار، پاک دامن عورتوں پر جو بدکاری سے واقف نہیں، عیب لگانا۔“

اس حدیث میں نبی اکرم ﷺ نے واضح کردیا کہ بے شک شرک اور جادو سات مہلک گناہوں میں سے ہیں شرک ان میں سے سب سے بڑا ہے اور جادو کو شرک کے ساتھ ذکر کیا گیا ہے جو کہ شرک کی ہی ایک صورت ہے۔ چونکہ جادوگر اس وقت تک کامیاب جادوگر نہیں بن سکتا جب تک کہ

Ramadan Urdu.indd 26 7/10/2014 2:23:29 PM

وہ شیاطین کی عبادت نہ کرے، ان کا قرب حاصل کرنے کے لیے ان کے پسندیدہ کام نہ کرے۔ وہ شیاطین کی خوشنودی کے لیے ان سے دعائیں کرتے ہیں، ان کے نام پر ذبح کرتے ہیں نذر و نیاز دیتے ہیں اور ان سے مدد طلب کرتے ہیں۔

امام نسائی نے ابو ہریرہ سے روایت کیا ہے آپ ﷺ نے فرمایا:

'من عقد عقدة ثم نفث فيها فقد سحر و من سحر فقد أشرك و من تعلق شيئا و كل إليه'

''جس نے کوئی گرہ لگائی پھر اس میں پھونکا اس نے جادو کیا اور جس نے جادو کیا اس نے شرک کیا اور جس نے جو بھی چیز لٹکائی وہ اسی کے حوالے کر دیا گیا۔''

یہ حدیث اللہ تعالیٰ کے اس قول:

﴿ وَمِن شَرِّ ٱلنَّفَّٰثَٰتِ فِى ٱلْعُقَدِ ﴾ (الفلق 4) کی تفسیر ہے ''اور گرہوں میں پھونکنے والوں (یا والیوں) کے شر سے، (آفت سے)۔''

مفسرین کہتے ہیں: کہ (نفاثات سے مراد) وہ جادوگرنیاں ہیں جو گانٹھیں لگاتی ہیں اور اس میں شرکیہ کلام پڑھ کر پھونکتی ہیں، اس طرح وہ شیاطین کا قرب حاصل کرنے کے لیے کرتی ہیں تاکہ وہ لوگوں پر ظلم کرنے اور انھیں ایذا پہنچانے کے مقصد میں کامیاب ہوسکیں۔

اہل علم کا اس میں اختلاف ہے کہ آیا جادوگر کو توبہ کا موقع دیا جائے گا یا نہیں اور کیا اگر وہ توبہ کا دعویٰ کرے تو اس کی توبہ صحیح مان لی جائے گی یا اسے ہر حال میں (جب اس کا جادوگر ہونا ثابت ہو جائے) قتل کیا جائے گا۔

میرے نزدیک دوسرا قول ہی صحیح ہے کیونکہ جادوگر کی بقا اسلامی معاشرے کے لیے سخت نقصان

Ramadan Urdu.indd 27 7/10/2014 2:23:30 PM

دہ اور مسلمانوں کے لیے بڑا خطرہ ہے اور غالب گمان یہی ہے کہ اس کی توبہ سچی نہیں ہے۔

اور اس قول کی دلیل یہ ہے کہ حضرت عمر نے جادوگروں کو قتل کرنے کا حکم دیا اور انھیں توبہ کا موقع نہیں دیا آپ خلیفہ ثانی ہیں جن کی اتباع کا حکم رسول اللہ نے دیا ہے۔

دیگر دلائل میں نبی ﷺ کی وہ حدیث ہے جسے امام ترمذی نے حضرت خباب سے مرفوعاً اور موقوفاً روایت کیا ہے:

«حَدُّ السَاحرِ ضَرْبَةٌ بِالسَيف»

''جادوگر کی سزا تلوار سے اس کی گردن مار دینا ہے۔''

محدثین کے نزدیک صحیح بات یہی ہے کہ یہ جندب پر موقوف ہے۔

ام المومنین حضرت حفصہ سے روایت ہے کہ انھوں نے اپنی لونڈی جس نے ان پر جادو کیا تھا اسے قتل کرنے کا حکم دیا، وہ قتل کردی گئی اور اسے توبہ کا موقع نہیں دیا گیا۔

امام احمد کا قول ہے: جادوگر کو بغیر توبہ کا موقع دیے قتل کرنا تین صحابہ، عمر، جندب اور حفصہ سے ثابت ہے۔

جادوگروں کے پاس آنا، ان سے سوالات کرنا، ان کی باتوں کی تصدیق کرنا بالکل جائز نہیں اور جب بھی کوئی جادوگر اعتراف کرے یا مختلف شواہد سے یہ بات ثابت ہو کہ وہ اس بھیانک کام میں ملوث ہے تو وہ واجب القتل ہے اسے توبہ کا موقع بھی نہیں دیا جائے گا۔

جادو کا علاج شریعت سے ثابت شدہ اوراد و اذکار پڑھ کر دم کر کے اور ادویات کے ذریعہ کیا جائے گا۔

جسے جادو کیا گیا ہو اس کے علاج کی بہترین صورت یہ ہے کہ اسے سورہ فاتحہ، آیت الکرسی اور

Ramadan Urdu.indd 28 7/10/2014 2:23:30 PM

الکافرون ’’،و’’قل هو الله احد ’’و’’قل اعوذ برب الفلق ’’،و’’قل اعوذ برب الناس ’’پڑھ کر دم کیا جائے۔ آخر الذکر تینوں سورتیں تین تین مرتبہ پڑھنا مستحب ہے اور ہر بار سورت کے ساتھ یہ دعا بھی پڑھی جائے جو سنت صحیحہ سے ثابت ہے۔ جسے نبی ﷺ اپنے بیماروں کی شفا کے لیے پڑھتے تھے۔

«اللَّهُمَّ رَبَّ النَّاسِ أَذْهِبِ الْبَاسَ وَاشْفِ أَنْتَ الشَّافِي لَا شِفَاءَ إِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا»

’’اے اللہ! لوگوں کے رب! تو بیماری دور کر دے اور شفا دے دے، تو ہی شفا دینے والا ہے، تیری شفا کے علاوہ کوئی شفا نہیں، ایسی شفا جو کوئی بیماری نہ چھوڑے۔‘‘

علاوہ ازیں یہ دعا بھی پڑھ کر دم کرنا چاہیے جو حضرت جبریل علیہ السلام پڑھ کر نبی ﷺ کو دم کرتے تھے۔

«بِسْمِ اللهِ أَرْقِيْكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يُّؤْذِيْكَ، وَمِنْ شَرِّ كُلِّ نَفْسٍ أَوْ عَيْنِ حَاسِدٍ، اللهُ يَشْفِيْكَ بِسْمِ اللهِ أَرْقِيْكَ»

’’اللہ کے نام کے ساتھ میں تم پر دم کرتا ہوں، اللہ تمھیں ہر تکلیف دہ چیز سے اور ہر مخلوق کے شر سے یا حاسد کی بری نظر سے شفا دے، اللہ کے نام کے ساتھ میں تم پر دم کرتا ہوں۔‘‘

انھیں تین مرتبہ دہرایا جائے ان شاء اللہ بہت فائدہ ہوگا۔ اس کے علاوہ جن چیزوں مثلاً گرہ لگے دھاگے، روئی وغیرہ کی مدد سے جادو کیا گیا ہو اسے ضائع کر دیا جائے۔ اس کے ساتھ ہی سحر زدہ شخص درج ذیل امور کا اہتمام کرے۔

① صبح و شام تین تین مرتبہ ان کلمات کا ورد کرے:

Ramadan Urdu.indd 29 7/10/2014 2:23:30 PM

«أَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّآمَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ»

”میں اللہ (کے کامل کلمات کے ساتھ) اس کی پناہ میں آتا ہوں ہر چیز کے شر سے جسے اس نے پیدا کیا۔“

② صبح وشام تین تین مرتبہ سورۃ الکافرون، سورۃ الفلق، سورۃ الناس اور سورۃ الاخلاص کی تلاوت کا اہتمام کرے۔

③ ہر نماز کے بعد اور سوتے وقت آیت الکرسی پڑھے۔ نیز صبح وشام تین تین مرتبہ یہ دعا پڑھنا بھی مستحب ہے۔

«بِسْمِ اللهِ الَّذِيْ لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهِ شَيْءٌ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَآءِ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ»

”اللہ کے نام کے ساتھ جس کے نام کے ساتھ کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی نہ زمین اور نہ آسمان میں اور وہ سننے والا، جاننے والا ہے۔“

مذکورہ سارے اذکار و اوراد کے ساتھ انسان کو اللہ تعالیٰ کے ساتھ حسن ظن رکھنا چاہیے اور یہ یقین رہے کہ اللہ تعالیٰ ہی مسبب الاسباب ہے، وہی جب چاہتا ہے مریض کو شفا دیتا ہے۔ مذکورہ دعائیں اذکار اور دوائیں محض اسباب ہیں شفا بخشنے والا اللہ ہے۔ اسباب کو اللہ نے پیدا کیا وہ چاہے تو ان کو نفع بخش بنا دے اور چاہے تو انھیں بے اثر کر دے لہٰذا بھروسہ صرف اللہ پر کرنا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ کا کوئی کام حکمت سے خالی نہیں، وہ ہر چیز پر زبردست قادر ہے ہر چیز کا جاننے والا ہے، جسے وہ عطا کرے اسے کوئی منع نہیں کر سکتا جس سے وہ روک دے اسے کوئی عطا نہیں کر سکتا، اس کے فیصلہ کو کوئی بدل نہیں سکتا، ساری تعریفیں اور بادشاہی اسی کی ہے وہ ہر چیز پر قادر ہے وہ پاک ہے اور ہر کام اس کی توفیق سے ہوتا ہے۔

Ramadan Urdu.indd 30 7/10/2014 2:23:31 PM

کعبہ کی دیواروں اور غلاف کے چھونے کا حکم

س: کعبہ کی دیواروں' غلاف' مقام ابراہیم اور حجر کو چھونے کا کیا حکم ہے؟

ج: ان کا حکم یہ ہے کہ وہ بدعت ہے' جائز نہیں۔ اس لیے کہ نبی ﷺ نے ایسا نہیں کیا۔

آپ کا فرمان ہے: «مَنْ عَمِلَ عَمَلًا لَيْسَ عَلَيْهِ أَمْرُنَا فَهُوَ رَدٌّ»

''جو شخص کوئی ایسا عمل کرے جس کا حکم ہم نے نہیں دیا وہ مردود ہے''۔

اور فرماتے ہیں: «من أحدث في أمرنا هذا ما ليس منه فهو رد»

''جو کوئی ہمارے دین میں ایسی چیز ایجاد کرے جو اس سے نہیں وہ مردود ہے''۔

آپ کا یہ بھی فرمان ہے: «وَإِيَّاكُمْ وَمُحْدَثَاتِ الْأُمُورِ، فَإِنَّ كُلَّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ، وَكُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ»

''(دین میں) نئی چیزوں سے بچو اس لیے کہ ہر نئی چیز بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے''۔

اگر دیوار یا غلاف چھونے کا مقصد بذات خود اس سے برکت کا حصول ہے تو یہ شرک اکبر ہے۔ لیکن گمان یہ ہو کہ یہ مبارک کام ہے اور مشروع ہے اس لیے دیوار یا غلاف کو بوسہ دیا جائے تو یہ بدعت ہے۔

مشروع اور جائز یہ ہے کہ حجر اسود کو بوسہ دیا جائے' اسے چھوا جائے جیسا کہ نبی ﷺ نے کیا: اسی طرح رکن یمانی کو اپنے ہاتھ سے چھوا جائے اور بسم اللہ اللہ اکبر کہا جائے۔ اسے بوسہ نہ دیا جائے۔

حجر اسود کو جب عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے بوسہ دیا تو فرمایا:

Ramadan Urdu.indd 31 7/10/2014 2:23:31 PM

«إِنِّي أَعْلَمُ أَنَّكَ حَجَرٌ، لاَ تَضُرُّ وَلاَ تَنْفَعُ، وَلَوْلاَ أَنِّي رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يُقَبِّلُكَ مَا قَبَّلْتُكَ»

''میں جانتا ہوں کہ تو ایک پتھر ہے نفع و نقصان نہیں دے سکتا۔ اگر میں نے نبی ﷺ کو تجھے بوسہ دیتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو میں تجھے بوسہ نہ دیتا۔

اس لیے ہم نبی ﷺ کے اسوہ پر عمل کرتے ہوئے حجر اسود کو بوسہ دیتے ہیں۔ اس سے برکت طلب نہیں کرتے۔ آپ ﷺ کا فرمان ہے

«خُذُوا عَنِّي مَنَاسِكَكُمْ» (مسلم:1297)

''مجھ سے اپنے حج کا طریقہ سیکھ لو''۔

اور آپ ﷺ نے فرمایا: «صَلُّوا كَمَا رَأَيْتُمُونِي أُصَلِّي» ۔(بخاری:631)

''جیسے مجھے نماز پڑھتے ہوئے دیکھتے ہو ویسے ہی پڑھو''۔

اس لیے جس طرح آپ نے نماز پڑھی ہے۔ ہم ویسے ہی پڑھتے ہیں اور جس طرح آپ نے حج کیا ہے۔ ہم اسی طرح کرتے ہیں۔

ہم مقام ابراہیم' اس کی جالیاں' دیوار کعبہ' اور غلاف کو نہیں چھوتے کیونکہ اس کی کوئی اصل نہیں ہے۔ اور یہ سب بدعت ہے۔

رہا ملتزم تو وہاں ٹھہرنا عبادت ہے اور نبی ﷺ کی سنت ہے۔ وہاں دروازہ کے پاس خشوع و خضوع کے لیے ٹھہرنا کعبہ سے برکت کا حصول نہیں بلکہ یہ عبادت ہے۔ اسی طرح کعبہ کے اندر چلنا پھرنا' تکبیر کہنا اور دعا کرنا عبادت ہے جیسا کہ نبی ﷺ نے کیا ہے: اس میں کوئی حرج نہیں۔ کیونکہ یہ عبادت اور تقرب الٰہی کا ذریعہ ہے۔

Ramadan Urdu.indd 32 7/10/2014 2:23:32 PM

وضو کا طریقہ

نماز کے صحیح ہونے کے لیے وضو بنیادی شرط ہے' چنانچہ ارشاد باری تعالی ہے:

﴿ يَـٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓاْ إِذَا قُمۡتُمۡ إِلَى ٱلصَّلَوٰةِ فَٱغۡسِلُواْ وُجُوهَكُمۡ وَأَيۡدِيَكُمۡ إِلَى ٱلۡمَرَافِقِ وَٱمۡسَحُواْ بِرُءُوسِكُمۡ وَأَرۡجُلَكُمۡ إِلَى ٱلۡكَعۡبَيۡنِۚ ﴾

''اے لوگو! جو ایمان لائے ہو' جب تم نماز کے لیے اٹھو تو چاہیے کہ اپنے منہ اور ہاتھ کہنیوں تک دھولو' سروں پر ہاتھ پھیر لو اور پاؤں ٹخنوں تک دھولیا کرو۔'' (المائدہ:6)

حدیث میں آیا ہے:

«لَا تقْبَلُ صَلَاةٌ بَغير طَهُور»

''بغیر طہارت (وضو) کے ادا کردہ نماز قبول نہیں کی جاتی۔''

دوسری حدیث میں آپ نے فرمایا:

«لَا تُقْبَلُ صَلَاةُ أَحدِكُمْ إِذَا أَحْدَثَ حَتَّى يَتوضَّأ»

''تم میں سے اگر کسی کا وضو نہ رہے تو اس کی نماز اس وقت تک قبول نہیں کی جاتی جب تک کہ وہ پھر سے وضو نہ کر لے۔'' (رواه البخاري في (كتاب الحيل) رقم: 6440، ومسلم

Ramadan Urdu.indd 33 7/10/2014 2:23:32 PM

في، كتاب الطهارة، رقم: 330 واللفظ)

وضو نہایت ضروری ہے جو شخص قضائے حاجت (پیشاب، پاخانہ) سے فارغ ہو، اسے چاہیے کہ پانی، پتھر، اینٹ یا ٹشو وغیرہ سے تین یا اس سے زیادہ مرتبہ (حسب ضرورت) پیشاب یا پاخانہ کی جگہ کو اچھی طرح صاف کرے۔ پانی کا استعمال زیادہ بہتر ہے اور پتھر سے صاف کرنے کے بعد پانی سے دھونا سب سے بہترین صورت ہے۔ اس کے بعد شرعی طریقے کے ساتھ وضو کرے۔

① بسم اللہ پڑھ کر وضو شروع کرے وضو کے شروع میں بسم اللہ پڑھنا کچھ علماء کے ہاں واجب ہے۔

② پھر اپنے ہاتھ تین مرتبہ دھوئے (یہ افضل ہے)۔

③ پھر تین مرتبہ کلی کرے اور ناک میں پانی ڈالے۔

④ پھر پیشانی کے بالوں سے لے کر ٹھوڑی کے نیچے تک اور ایک کان کی لو سے دوسرے کان کی لو تک چہرے کو تین مرتبہ دھوئے۔

⑤ پھر تین مرتبہ بازو کہنیوں سمیت (پہلے دایاں پھر

Ramadan Urdu.indd 34 7/10/2014 2:23:32 PM

بایاں) دھوئے۔

⑥ پھر کانوں سمیت سر کا مسح کرے۔

⑦ پھر تین مرتبہ پاؤں ٹخنوں سمیت دھوئے (پہلے دایاں پھر بایاں)

مسح صرف ایک بار کرنا سنت ہے جب کہ کلی کرنا، ناک میں پانی ڈالنا، دونوں ہاتھ کہنیوں سمیت اور پاؤں ٹخنوں سمیت تین تین مرتبہ دھونا سنت ہے۔ لیکن اگر کسی نے ایک یا دو بار پانی ڈال کر عضو کو اچھی طرح دھویا تو بھی وضو ہو جائے گا، لیکن افضل تین مرتبہ ہے۔

نبی ﷺ کے عمل سے یہ بات ثابت ہے کہ آپ نے ایک مرتبہ وضو فرمایا تو تمام اعضاء کو ایک ایک مرتبہ دھویا، دوسری دفعہ آپ نے وضو کیا تو دو دو مرتبہ و بعض دفعہ تین مرتبہ دھویا۔ وضو کے اعضاء کو ایک ایک، دو دو یا تین تین مرتبہ دھونا نبی ﷺ کی سنت سے ثابت ہے آپ نے مختلف اوقات میں تینوں طرح وضو فرمایا۔

وضو کے ہر عضو تک پوری طرح کم از کم ایک مرتبہ پانی پہنچانا واجب ہے۔ کلی اور ناک میں پانی ڈالنے کے ساتھ پورے چہرے تک پانی کا پہنچنا ضروری ہے۔ پہلے دائیں اور پھر بائیں ہاتھ کو کہنیوں سمیت دھویا جائے، سر کے مسح کے ساتھ ساتھ کانوں کا مسح اس طرح کیا جائے کہ

Ramadan Urdu.indd 35 7/10/2014 2:23:33 PM

پورے سر کو شامل ہو۔ دونوں پاؤں پہلے دایاں پھر بایاں ٹخنوں سمیت دھوئے۔ایک مرتبہ پورے اعضاء تک پانی پہنچانا واجب جبکہ دو یا تین مرتبہ ایسے کرنا افضل ہے۔وضو مکمل کرنے کے بعد یہ دعا پڑھے:

«أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَاشَرِيْكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ. اللَّهُمَّ اجعَلنِي من التَّوَّابِينَ وَاجعَلنِي من الْمُتَطَهِّرِينَ»

”میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے بندے اور رسول ہیں۔ یا اللہ! مجھے توبہ کرنے اور پاک وصاف رہنے والوں میں سے کردے۔“

نبی ﷺ نے اپنے صحابہ کو اس طرح وضو سکھایا اور فرمایا: تم میں سے جو اچھی طرح وضو کرے پھر یہ دعا پڑھے:

’أشهد أن لا إله إلا اللّٰه وحده لا شريك له وأشهد أَنَّ محمداً عبده ورسوله‘ تو اس کے لیے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیے جاتے ہیں جس میں سے چاہے وہ داخل ہو۔

ترمذی نے اس میں مزید اضافہ روایت کیا ہے:

’اللهم اجعلنى من التوابين واجعلني من المتطهرين‘ (رواه الترمذی في (كتاب الطهارة)، رقم: 50)

مذکورہ دعائیہ کلمات وضو کرنے والا حمام سے باہر نکل کر ادا کرے گا۔

یہ وضو کا صحیح اور شرعی طریقہ ہے۔یہ شرعی وضو ہے جو نماز کی کنجی ہے۔

Ramadan Urdu.indd 36 7/10/2014 2:23:33 PM

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

«مِفْتَاحُ الصَّلَاةِ الطهُورُ وَتَحْرِيمهَا التَكْبِيرُ وَتَحْلِيْلُهَا التَسْلِيم»

''وضو نماز کی کنجی ہے اور اس کی تحریم اللہ اکبر اور تحلیل سلام پھیرنا ہے۔'' (رواه امام احمد في (مسند العشرة المبشرين بالجنة) رقم: 957، والترمذي في (كتاب الطهارة) رقم: 3، وابن ماجه في (الطهارة وسننها) رقم:271)

Ramadan Urdu.indd 37 7/10/2014 2:23:33 PM

اذان کے وقت اوراذان کے بعد مسنون ذکراوردعا

① ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ’’جب تم اذان سنوتو اسی طرح کہو جیسے مؤذن کہتا ہے۔‘‘ (صحیح البخاري:611، وصحیح مسلم:383.)

② جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ’’جوشخص اذان سنتے وقت یہ دعا پڑھے:

’اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلَاةِ الْقَائِمَةِ آتِ مُحَمَّدًا الْوَسِيلَةَ وَالْفَضِيلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَحْمُودًا الَّذِي وَعَدْتَهُ‘

’’اے اللہ! اس کامل دعوت اور کھڑی ہونے والی نماز کے رب، محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو وسیلہ اور فضیلت عطا فرما اور انھیں اس مقام محمود پر پہنچا جس کا تو نے ان سے وعدہ فرمایا ہے۔‘‘

تو قیامت کے دن اسے میری سفارش نصیب ہوگی۔ (صحیح البخاري:614.)

بیہقی نے حسن سند کے ساتھ اس کے آخر میں ان الفاظ کا اضافہ کیا ہے:

’إِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيعَادَ‘

’’بے شک تو وعدہ خلافی نہیں کرتا۔‘‘ (السنن الکبری للبیهقي:1790.)

③ سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جوشخص مؤذن کی آواز سن کر یہ کہے:

Ramadan Urdu.indd 38 7/10/2014 2:23:34 PM

'أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ رَضِيتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِمُحَمَّدٍ رَسُولًا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا'

''میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود (برحق) نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں اور یہ کہ محمد (ﷺ) اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ میں اللہ کے رب ہونے پر اور محمد (ﷺ) کے رسول ہونے پر اور اسلام کے دین ہونے پر راضی ہوا۔''

اس کے گناہ بخش دیے جاتے ہیں۔ (صحیح مسلم: 386).

④ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب مؤذن کہے: 'اَللّٰهُ أَكْبَرُ ، اللّٰهُ أَكْبَرُ' ''اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے۔'' (اور یہ سن کر) تم میں سے بھی کوئی 'اَللّٰهُ أَكْبَرُ ، اللّٰهُ أَكْبَرُ' کہے، پھر جب مؤذن کہے: 'أَشْهَدُ أَنْ لَّا اِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ' ''میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود (برحق) نہیں۔'' اور سننے والا بھی 'أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ' کہے، پھر جب مؤذن کہے: 'أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللّٰهِ' ''میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد (ﷺ) اللہ کے رسول ہیں۔'' اور سننے والا بھی 'أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللّٰهِ' کہے، پھر جب مؤذن کہے: 'حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ' ''نماز کی طرف آؤ۔'' اور سننے والا کہے: 'لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ' ''برائی سے بچنے کی ہمت ہے نہ نیکی کرنے کی طاقت مگر اللہ ہی کی توفیق سے۔''، پھر جب مؤذن کہے: 'حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ' ''کامیابی کی طرف آؤ۔'' اور سننے والا کہے: 'لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ' ''برائی سے بچنے کی ہمت ہے نہ نیکی کرنے کی طاقت مگر اللہ ہی کی توفیق سے۔''، پھر جب مؤذن 'اَللّٰهُ أَكْبَرُ، اللّٰهُ أَكْبَرُ' کہے اور سننے والا بھی 'اَللّٰهُ أَكْبَرُ، اللّٰهُ أَكْبَرُ' کہے، پھر جب مؤذن 'لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ' کہے اور سننے والا بھی خلوص نیت سے 'لَا إِلٰهَ إِلَّا

Ramadan Urdu.indd 39 7/10/2014 2:23:34 PM

اللّٰہُ' کہے تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔ (صحیح مسلم:385).

⑤ عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انھوں نے نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: جب تم مؤذن کو سنو تو اسی طرح کہو جیسے وہ کہتا ہے، پھر مجھ پر درود بھیجو کیونکہ جو شخص مجھ پر ایک بار درود بھیجے اس کے بدلے میں اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں فرماتا ہے، پھر اللہ تعالیٰ سے میرے لیے ''وسیلہ'' مانگو کیونکہ وہ جنت میں ایک مقام ہے جو اللہ کے بندوں میں سے صرف ایک بندے کو ملے گا اور مجھے امید ہے کہ وہ میں ہی ہوں گا، چنانچہ جس نے میرے لیے ''وسیلہ'' طلب کیا اس کے لیے میری شفاعت واجب ہو جائے گی۔'' (صحیح مسلم:384).

Ramadan Urdu.indd 40 7/10/2014 2:23:34 PM

مسجد میں داخل ہوتے اور مسجد سے نکلتے وقت کی مسنون دعائیں

① ابوحمید اور ابواسید رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو تو نبی ﷺ پر سلام بھیجے اور کہے: 'اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ' ''اے اللہ! میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔'' اور جب (مسجد سے) نکلے تو کہے: 'اَللّٰھُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ' ''اے اللہ! میں تجھ سے تیرے فضل کا سوال کرتا ہوں۔'' (صحیح مسلم: 713، وسنن أبي داود: 465).

② عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما نبی کریم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ جب آپ ﷺ مسجد میں داخل ہوتے تو فرماتے:

'أَعُوذُ بِاللّٰهِ الْعَظِيمِ وَبِوَجْهِهِ الْكَرِيمِ وَسُلْطَانِهِ الْقَدِيمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ'

''میں شیطان مردود کے شر سے انتہائی عظمت والے اللہ کی اور اس کے انتہائی محترم چہرے کی اور اس کی قدیم قوت وتسلط کی پناہ لیتا ہوں۔'' (سنن أبي داود: 466).

③ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو تو نبی ﷺ پر سلام بھیجے اور کہے: 'اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ' ''اے اللہ! میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔'' اور جب (مسجد سے) نکلے تو نبی ﷺ پر سلام بھیجے اور کہے: 'اَللّٰھُمَّ اعْصِمْنِي مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ' ''اے اللہ! مجھے شیطان مردود سے محفوظ رکھ۔'' (سنن ابن ماجہ: 773).

Ramadan Urdu.indd 41 7/10/2014 2:23:35 PM

نبی ﷺ کی نماز کا طریقہ

الحمد للّٰہ وحدہ، والصلاۃ والسلام علی عبدہ ورسولہ نبینا محمد وآلہ وصحبہ، أما بعد:

نبی ﷺ کی نماز کے طریقہ کے بیان میں یہ چند مختصر باتیں ہیں، میں نے چاہا کہ ہر مسلمان مرد وعورت کی خدمت میں ان باتوں کو پیش کردوں تاکہ ان سے واقف ہونے والا ہر شخص نماز کے بارے میں نبی ﷺ کی اقتدا کرنے کی کوشش کرے، کیونکہ آپ ﷺ کا ارشاد ہے:

«صَلُّوا كَمَا رَأَيْتُمُونِي أُصَلِّي»

”تم اسی طرح نماز پڑھو جس طرح مجھے نماز پڑھتے دیکھا ہے۔“ [1]

اور اب نماز نبوی کا طریقہ قارئین کے پیش خدمت ہے:

① نمازی اچھی طرح وضو کرے، اچھی طرح وضو کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جس طرح وضو کرنے کا حکم دیا ہے اسی طرح وضو کیا جائے، اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿يَـٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓاْ إِذَا قُمۡتُمۡ إِلَى ٱلصَّلَوٰةِ فَٱغۡسِلُواْ وُجُوهَكُمۡ وَأَيۡدِيَكُمۡ إِلَى ٱلۡمَرَافِقِ وَٱمۡسَحُواْ بِرُءُوسِكُمۡ وَأَرۡجُلَكُمۡ إِلَى ٱلۡكَعۡبَيۡنِ﴾

”اے ایمان والو! جب تم نماز کے لیے اٹھو تو اپنے منہ کو اور اپنے ہاتھوں کو کہنیوں سمیت دھولو اور اپنے سروں کا مسح کرو اور اپنے پاؤں کو ٹخنوں سمیت دھولو۔“ [1]

[1] صحیح البخاری، حدیث: 631. [1] المائدۃ 5:6.

Ramadan Urdu.indd 42 7/10/2014 2:23:35 PM

اور نبی ﷺ کا ارشاد ہے:

«لَا تُقْبَلُ صَلَاةٌ بِغَيْرِ طُهُوْرٍ»

''وضو کے بغیر کوئی نماز قبول نہیں ہوتی۔'' (صحیح مسلم ح:329)

اور نبی ﷺ نے اس شخص سے جس نے اچھی طرح نماز نہیں پڑھی تھی فرمایا:

'إذا قمتَ إلى الصلاة فَأسبغ الوضو'

جب تم نماز کے لیے اٹھو تو اچھی طرح وضو کر لو۔ (صحیح بخاری ح:5782)

② نمازی جہاں کہیں بھی ہو اپنے پورے جسم کے ساتھ قبلہ (کعبۃ اللہ) کی طرف اپنا رخ کر لے اور فرض یا نفل جس نماز کا ارادہ رکھتا ہے دل سے اس کی نیت کرے، زبان سے نماز کی نیت نہ کرے، کیونکہ زبان سے نیت کرنا ثابت نہیں، بلکہ بدعت ہے، اس لیے کہ زبان سے نیت نہ تو نبی کریم ﷺ نے کی اور نہ ہی آپ کے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے۔ نمازی اگر امام یا منفرد (اکیلے نماز پڑھنے والا) ہے تو اپنے سامنے سترہ رکھ لے۔ قبلہ کی طرف رخ کرنا نماز (کی صحت) کے لیے شرط ہے، سوائے چند معروف مسائل کے جو اس سے مستثنیٰ ہیں اور وہ اہل علم کی کتابوں میں مذکور ہیں۔

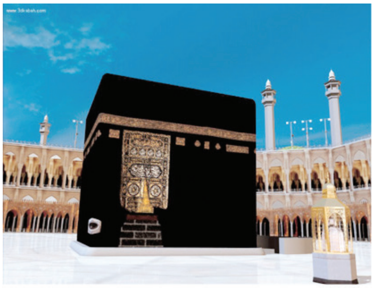

③ اللہ اکبر کہتے ہوئے تکبیر تحریمہ کہے اور اپنی نگاہ سجدہ کی جگہ پر رکھے۔

Ramadan Urdu.indd 43 7/10/2014 2:23:35 PM

④ تکبیر تحریمہ کہتے وقت اپنے ہاتھوں کو مونڈھوں تک یا کانوں کی لوتک اٹھائے۔

⑤ اپنے دونوں ہاتھوں کو سینے پر اس طرح رکھے کہ دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ کی ہتھیلی، کلائی اور بازو پر ہو، کیونکہ نبی ﷺ سے ایسا ہی ثابت ہے۔

⑥ اس کے بعد نمازی کے لیے مسنون ہے کہ دعائے استفتاح پڑھے، دعائے استفتاح یہ ہے:

«اللَّهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدتَّ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِب، اللَّهُمَّ نَقِّنِي مِنْ خَطَايَايَ كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الأَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ، اللَّهُمَّ اغْسِلْنِي مِن خَطَايَايَ بِالْمَاءِ والثَّلْجِ وَالْبَرَدِ»

”اے اللہ! تو میرے درمیان اور میرے گناہوں کے درمیان ایسی دوری کر دے جیسی دوری تو نے مشرق اور مغرب کے درمیان کی ہے، اے اللہ! مجھے میرے گناہوں سے اس طرح پاک وصاف کر دے جس طرح سفید کپڑا میل کچیل سے صاف کیا جاتا ہے، اے اللہ! مجھے میرے گناہوں سے پانی، برف اور اولوں سے دھو دے۔“

اور اگر چاہے تو اس دعا کے بجائے یہ دعائے استفتاح پڑھے:

’سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالَى جَدُّكَ، وَلَا إِلٰهَ غَيْرُكَ‘

Ramadan Urdu.indd 44 7/10/2014 2:23:36 PM

”اے اللہ! تو پاک ہے اپنی حمد کے ساتھ اور تیرا نام بابرکت ہے اور تیری شان بلند ہے اور تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں۔“

اور اگر ان دونوں دعاؤں کے علاوہ نبی ﷺ سے ثابت کوئی اور دعائے استفتاح پڑھے تو بھی کوئی حرج نہیں، بلکہ افضل یہ ہے کہ کبھی کوئی دعائے استفتاح پڑھے اور کبھی کوئی دعائے استفتاح، کیونکہ اس سے نبی کریم ﷺ کی مکمل اتباع ہوجاتی ہے۔اس کے بعد أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ، بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ، پڑھ کر سورۂ فاتحہ پڑھے، کیونکہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے:

«لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ»

”جس نے سورۂ فاتحہ نہیں پڑھی اس کی نماز نہیں۔“ (صحیح بخاری ح:714)

سورۂ فاتحہ کے بعد جہری نمازوں میں بلند آواز سے اور سری نمازوں میں پست آواز سے ”آمین“ کہے، پھر قرآن کا جو حصہ یاد ہو اس میں سے پڑھے، افضل یہ ہے کہ ظہر، عصر اور عشاء کی نمازوں میں سورۂ فاتحہ کے بعد اوساط مفصل (سورۂ عم سے سورۂ لیل تک) سے پڑھے، فجر میں طوال مفصل (سورۂ ق سے سورۂ مرسلات تک) سے اور مغرب میں کبھی طوال مفصل سے اور کبھی قصار مفصل (سورۂ ضحیٰ سے سورۂ ناس تک) سے، تاکہ اس سلسلہ میں وارد تمام احادیث پر عمل ہو جائے۔

⑦ ”اللہ اکبر“ کہتا ہوا اور اپنے ہاتھوں کو مونڈھوں تک یا کانوں کی لو تک اٹھاتا ہوا رکوع کرے، رکوع میں سر کو پیٹھ کی برابری میں کر لے اور ہاتھوں کو گھٹنوں پر اس طرح رکھے کہ انگلیاں پھیلی ہوئی ہوں، رکوع اطمینان

Ramadan Urdu.indd 45 7/10/2014 2:23:36 PM

سے کرے اور یہ دعا پڑھے:

’سُبحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ‘

’’پاک ہے میرا رب جو بڑی عظمت والا ہے۔‘‘

افضل یہ ہے کہ یہ دعا تین بار یا اس سے زیادہ بار دہرائے اور اس دعا کے ساتھ یہ دعا پڑھنا بھی مستحب ہے:

’سُبحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَ بِحَمدِكَ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرلِي‘

’’اے اللہ! تو پاک ہے اپنی حمد کے ساتھ، اے اللہ! مجھے بخش دے۔‘‘

⑧ نمازی اگر امام یا منفرد ہے تو ’سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَه‘ کہتا ہوا اور اپنے ہاتھوں کو مونڈھوں تک یا کانوں کی لو تک اٹھاتا ہوا رکوع سے سر اٹھائے اور قومہ میں یہ دعا پڑھے:

’رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ، حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ، مِلْءَ السَّمٰوَاتِ وَمِلْءَ الْأَرْضِ وَمِلْءَ مَا بَيْنَهُمَا وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ‘

’’اے ہمارے رب! تیرے لیے ہی تعریف ہے، بہت زیادہ، پاکیزہ اور بابرکت تعریف، آسمانوں کے برابر، زمین کے برابر، اور آسمان و زمین کے درمیان جو کچھ ہے اس کے برابر اور جو کچھ تو اس کے بعد چاہے اس کے برابر۔‘‘

نمازی اگر مقتدی ہے تو رکوع سے سر اٹھاتے وقت صرف ’رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ‘ آخر تک کہے

Ramadan Urdu.indd 46 7/10/2014 2:23:37 PM

اگر نمازی، خواہ امام ہو یا مقتدی یا منفرد، مذکورہ بالا دعا کے بعد، درج ذیل دعا بھی پڑھ لے تو بہتر ہے، کیونکہ نبی ﷺ سے اس کا پڑھنا ثابت ہے:

'أَهْلَ الثَّنَاءِ وَالْمَجْدِ، أَحَقُّ مَا قَالَ الْعَبْدُ، وَكُلُّنَا لَكَ عَبْدٌ، اللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ، وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ، وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ'

''تو تعریف اور بزرگی والا ہے، سب سے سچی بات جو بندے نے کہی یہ ہے، اور ہم سب ہی تیرے بندے ہیں۔ اے اللہ! جو تو عطا کرے اسے کوئی روکنے والا نہیں، اور جو تو روک لے اسے کوئی دینے والا نہیں اور کسی مالدار کو اس کی مالداری تیرے عذاب سے بچا نہیں سکتی۔''

مستحب ہے کہ نمازی رکوع کے بعد قومہ میں اسی طرح اپنے ہاتھ سینے پر رکھ لے جس طرح رکوع سے پہلے حالت قیام میں رکھا تھا، کیونکہ وائل بن حجر اور سہل بن سعد رضی اللہ عنہما کی روایت کردہ احادیث نبی ﷺ سے اس عمل کے ثابت ہونے پر دلالت کرتی ہیں۔

⑨ ''اللہ اکبر'' کہتا ہوا سجدے میں جائے اور اگر ہو سکے تو ہاتھوں سے پہلے گھٹنوں کو زمین پر رکھے، لیکن اگر اس میں مشقت ہو تو گھٹنوں سے پہلے ہاتھوں کو زمین پر رکھے، سجدے میں دونوں پیر اور دونوں ہاتھ کی انگلیوں کو قبلہ رخ رکھے اور ہاتھوں کی انگلیوں کو باہم ملا کر پھیلا لے، سجدہ سات اعضاء پر ہونا چاہیے: پیشانی ناک سمیت، دونوں ہاتھ، دونوں گھٹنے اور دونوں پیر کی انگلیوں کا اندرونی حصہ۔ اور سجدے میں یہ دعا پڑھے:

Ramadan Urdu.indd 47 7/10/2014 2:23:37 PM

’سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلٰى‘

’’پاک ہے میرا رب جو سب سے بلند ہے۔‘‘

اس دعا کو تین بار یا اس سے زیادہ بار کہنا مسنون ہے اور اس دعا کے ساتھ یہ دعا پڑھنا بھی مستحب ہے:

’سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِي‘

’’اے اللہ ہمارے رب! تو پاک ہے اپنی حمد کے ساتھ، اے اللہ! مجھے بخش دے۔‘‘

سجدے میں زیادہ سے زیادہ دعا کرے، کیونکہ نبی ﷺ کا ارشاد ہے:

’أَمَّا الرُّكُوعُ فَعَظِّمُوا فِيهِ الرَّبَّ، وَأَمَّا السُّجُودُ فَاجْتَهِدُوا فِي الدُّعَاءِ، فَقَمِنٌ أَنْ يُّسْتَجَابَ لَكُمْ‘

’’رکوع میں تو رب کی عظمت اور بڑائی بیان کرو، لیکن سجدے میں زیادہ سے زیادہ دعا کرو، کیونکہ یہ (حالت سجود) اس بات کے زیادہ لائق ہے کہ تمھاری دعا قبول ہو جائے۔‘‘ (صحیح مسلم ح:738)

نمازی کو چاہیے کہ وہ بحالت سجدہ اپنے رب سے دنیا اور آخرت کی بھلائی کا سوال کرے، خواہ فرض نماز پڑھ رہا ہو یا نفل۔

حالت سجدہ میں بازوؤں کو پہلو سے، پیٹ کو رانوں سے اور رانوں کو پنڈلیوں سے دور رکھے اور کہنیوں کو زمین سے اٹھائے رکھے، کیونکہ نبی ﷺ کا ارشاد ہے:

’اعْتَدِلُوا فِي السُّجُودِ، وَلَا يَبْسُطْ أَحَدُكُمْ ذِرَاعَيْهِ انْبِسَاطَ الْكَلْبِ‘

’’سجدے اطمینان سے کرو اور تم میں سے کوئی شخص اپنی کہنیوں کو کتے کی طرح (زمین

Ramadan Urdu.indd 48 7/10/2014 2:23:37 PM

پر) نہ بچھائے۔'' (صحیح بخاری ح:779)

⑩ ''اللہ اکبر'' کہتا ہوا سجدے سے سر اٹھائے اور بائیں پیر کو بچھا کو اسی پر بیٹھ جائے اور دائیں پیر کو کھڑا رکھے اور اپنے ہاتھوں کو رانوں اور گھٹنوں پر رکھ لے اور یہ دعا پڑھے:

'رَبِّ اغْفِرْلِي وَارْحَمْنِي وَاهْدِنِي وَارْزُقْنِي وَعَافِنِي وَاجْبُرْنِي'

''اے میرے رب! مجھے بخش دے، مجھ پر رحم فرما، مجھے ہدایت دے، مجھے روزی عطا کر، مجھے عافیت میں رکھ اور میرے نقصان پورے فرما۔''

یہ جلسہ بھی بالکل اطمینان سے کرے۔

⑪ پھر ''اللہ اکبر'' کہتا ہوا دوسرا سجدہ کرے اور اس میں بھی وہی سب کرے جو پہلے سجدے میں کیا تھا۔

⑫ ''اللہ اکبر'' کہتا ہوا سجدے سے سر اٹھائے اور جس طرح دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھا تھا اسی طرح تھوڑی دیر کے لیے بیٹھ جائے، اس بیٹھک کو ''جلسۂ استراحت'' کہتے ہیں جو مستحب ہے۔ اور اگر اسے چھوڑ دے تو کوئی حرج کی بات نہیں، جلسۂ استراحت میں کوئی ذکر اور دعا نہیں ہے۔ پھر اگر دشوار نہ ہو تو اپنے گھٹنوں پر ورنہ زمین پر ٹیک لگا کر دوسری رکعت کے لیے کھڑا ہو جائے، کھڑا ہونے کے بعد سورۂ فاتحہ اور فاتحہ کے بعد قرآن کا جو حصہ یاد ہو اس میں سے پڑھے، پھر جس طرح پہلی رکعت میں کیا تھا دوسری رکعت میں بھی اسی طرح کرے۔

Ramadan Urdu.indd 49 7/10/2014 2:23:38 PM

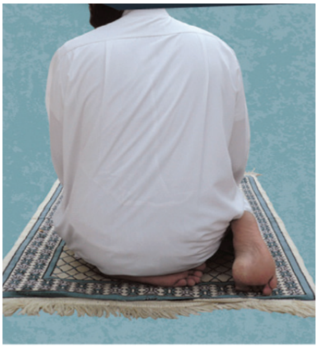

⑬ اگر نماز دو رکعت والی ہے جیسے فجر، جمعہ اور عیدین کی نمازیں، تو دوسرے سجدے سے سر اٹھانے کے بعد نمازی تشہد میں اس طرح بیٹھے کہ اس کا دایاں پیر کھڑا ہو اور بایاں پیر زمین پر بچھا ہو اور دائیں ہاتھ کو دائیں ران پر رکھ کر ہاتھ کی انگلیوں کو موڑ لے، البتہ شہادت کی انگلی کھلی رکھے اور اس سے اللہ کی وحدانیت کی طرف اشارہ کرے اور اگر دائیں ہاتھ کی خنصر اور بنصر (کنارے کی دونوں انگلیوں) کو موڑ لے اور انگوٹھے کو بیچ والی انگلی سے ملا کر حلقہ بنا لے اور شہادت کی انگلی سے اشارہ کرے تو بھی بہتر ہے، کیونکہ دونوں ہی طریقے نبی ﷺ سے ثابت ہیں، بلکہ افضل یہ ہے کہ کبھی پہلے طریقہ پر عمل کرے اور کبھی دوسرے طریقہ پر۔ اور بائیں ہاتھ کو بائیں ران اور گھٹنے پر رکھے، پھر اس قعدہ میں تشہد پڑھے اور وہ یہ ہے:

'التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ، السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ، السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِينَ، أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ'

"تمام زبانی عبادتیں اور بدنی و مالی عبادتیں اللہ ہی کے لیے ہیں، اے اللہ کے نبی! آپ پر سلامتی نازل ہو اور اللہ کی رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں اور سلامتی نازل ہو ہم پر اور اللہ کے تمام نیک بندوں پر، میں شہادت دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں اور یہ بھی شہادت دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں۔"

Ramadan Urdu.indd 50 7/10/2014 2:23:38 PM

پھر یہ درود پڑھے:

’اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ، کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی إِبْرَاهِيمَ وَآلِ إِبْرَاهِيمَ، إِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ، وَبَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا بَارَكْتَ عَلٰی إِبْرَاهِيمَ وَآلِ إِبْرَاهِيمَ، إِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ‘

’’اے اللہ! تو رحمت نازل فرما محمد (ﷺ) پر اور آل محمد پر جس طرح تو نے رحمت نازل فرمائی ابراہیم (علیہ السلام) اور آل ابراہیم پر، بے شک تو لائق تعریف اور بزرگی والا ہے اور برکت نازل فرما محمد (ﷺ) پر اور آل محمد پر جس طرح تو نے برکت نازل فرمائی ابراہیم (علیہ السلام) اور آل ابراہیم پر، بے شک تو لائق تعریف اور بزرگی والا ہے۔‘‘

اس کے بعد چار چیزوں سے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرے اور یہ دعا پڑھے:

’اَللّٰھُمَّ إِنِّي أَعُوذُبِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ، وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ، وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ‘

’’اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں جہنم کے عذاب سے اور قبر کے عذاب سے اور زندگی اور موت کے فتنے سے اور مسیح دجال کے فتنے سے۔‘‘

پھر دنیا اور آخرت کی بھلائی کی جو دعا چاہے کرے، اگر اپنے والدین کے لیے یا ان کے علاوہ دیگر مسلمانوں کے لیے دعا کرے تو اس میں کوئی حرج نہیں، خواہ وہ فرض نماز میں ہو یا نفل نماز میں، کیونکہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے کہ جب نبی ﷺ نے انھیں تشہد سکھلایا تو فرمایا:

’ثُمَّ لِيَتَخَيَّرْ مِنَ الدُّعَاءِ أَعْجَبَهُ إِلَيْهِ فَيَدْعُو‘

Ramadan Urdu.indd 51 7/10/2014 2:23:39 PM

’’پھر وہ اپنی پسندیدہ ترین دعا کا انتخاب کر کے اللہ سے دعا کرے۔‘‘ (سنن نسائی ح:1281)

اور ایک دوسری روایت کے الفاظ یہ ہیں:

’ثُمَّ لِيَخْتَرْ مِنَ الْمَسْأَلَةِ مَا شَاءَ‘

’’پھر (اللہ سے) جو سوال کرنا چاہے اس کا انتخاب کرے۔‘‘ (صحیح مسلم ح:609)

اس حدیث میں نبی ﷺ کا ارشاد عام ہے اور ہر اس دعا کو شامل ہے جو بندے کے لیے دنیا و آخرت میں مفید ہے۔

اس کے بعد ’’السلام علیکم و رحمة الله، السلام علیکم و رحمة الله ‘‘ کہتا ہوا دائیں اور بائیں جانب سلام پھیر دے۔

(14) اگر نماز تین رکعت والی ہے جیسے نماز مغرب، یا چار رکعت والی ہے جیسے ظہر، عصر اور عشاء کی نمازیں، تو مذکورہ بالا تشہد اور درود پڑھنے کے بعد ’’اللہ اکبر‘‘ کہتا ہوا گھٹنوں پر ٹیک لگا کر کھڑا ہو جائے اور دونوں ہاتھوں کو مونڈھوں تک یا کانوں کی لو تک اٹھا کر پہلے کی طرح اپنے دونوں ہاتھ سینے پر رکھ لے اور صرف سورۂ فاتحہ پڑھے اور اگر کبھی کبھار ظہر کی تیسری اور چوتھی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد کوئی اور سورت بھی پڑھ لے تو کوئی حرج نہیں، کیونکہ ابوسعید رضی اللہ عنہ کی روایت کردہ حدیث نبی ﷺ سے اس عمل کے ثابت ہونے پر دلالت کرتی ہے۔

Ramadan Urdu.indd 52 7/10/2014 2:23:39 PM

پھر مغرب کی تیسری رکعت کے بعد اور ظہر، عصر اور عشاء کی چوتھی رکعت کے بعد وہی تشہد پڑھے جو دو رکعت والی نماز کی کیفیت کے بیان میں گزر چکا ہے، پھر اپنے دائیں اور بائیں جانب سلام پھر دے۔

سلام پھیرنے کے بعد تین مرتبہ ''أَستَغفِرُ اللّٰه'' کہے، پھر یہ دعا پڑھے:

'اَللّٰهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلامُ، تَبارَكْتَ يَا ذَالْجَلالِ وَالإِكْرَامِ'

''اے اللہ! تو سلام ہے اور تیری ہی طرف سے سلامتی حاصل ہوتی ہے، تو بابرکت ہے اے عزت وجلال والے!''

امام ہونے کی صورت میں تین مرتبہ ''أَستَغفِرُ اللّٰه'' اور مذکورہ دعا پڑھنے کے بعد اسے مقتدیوں کی طرف متوجہ ہونا چاہیے، پھر یہ دعا پڑھے:

'لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَحدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ، وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ، لَا حَولَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَلَا نَعْبُدُ إِلَّا إِيَّاهُ، لَهُ النِّعْمَةُ وَلَهُ الْفَضْلُ وَلَهُ الثَّنَاءُ الْحَسَنُ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ'

''اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، وہ اکیلا ہے، کوئی اس کا شریک نہیں، اسی کی بادشاہت ہے اور اسی کے لیے تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اے اللہ! جو تو عطا کرے اسے کوئی روکنے والا نہیں، اور جو تو روک لے اسے کوئی دینے والا نہیں اور کسی مالدار کو اس کی مالداری تیرے عذاب سے بچا نہیں سکتی۔ اللہ کی توفیق کے بغیر کوئی طاقت وقوت کارگر نہیں، اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور ہم صرف اسی کی عبادت

Ramadan Urdu.indd 53 7/10/2014 2:23:39 PM

کرتے ہیں، نعمت وفضل اسی کا ہے اور اسی کے لیے عمدہ تعریف ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، ہماری عبادت اسی کے لیے خالص ہے اگرچہ کافروں کو ناگوار لگے۔''

اس کے بعد تینتیس 33 مرتبہ ''سُبْحَانَ اللّٰہ'' تینتیس 33 مرتبہ ''اَلْحَمْدُ لِلّٰہ'' اور 33 مرتبہ ''اَللّٰہُ أَکْبَر'' کہے اور سو کی گنتی اس دعا سے پوری کرے:

'لَا إِلٰـهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ'

''اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہت ہے اور اسی کے لیے تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔''

اسی طرح ہر فرض نماز کے بعد آیۃ الکرسی، ''قُلْ هُوَ اللّٰـهُ أَحَدٌ'' ''قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ'' اور ''قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ'' پڑھے۔ فجر اور مغرب کی نماز کے بعد ان تینوں سورتوں کا تین تین بار پڑھنا مستحب ہے، کیونکہ اس بارے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے احادیث وارد ہیں۔ واضح رہے کہ ان تمام اذکار کا پڑھنا سنت ہے، فرض نہیں۔

ہر مسلمان مرد وعورت کے لیے ظہر کی نماز سے پہلے چار رکعت، ظہر کی نماز کے بعد دو رکعت، مغرب کی نماز کے بعد دو رکعت، عشاء کی نماز کے بعد دو رکعت اور فجر کی نماز سے پہلے دو رکعت سنتیں ادا کرنا مشروع ہے، یہ کل بارہ رکعتیں ہوئیں، ان کو ''سنن رواتب'' کہا جاتا ہے، کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم حالت حضر (قیام) میں ان کی پابندی کرتے تھے، البتہ حالت سفر میں ان کو نہیں پڑھتے تھے، لیکن فجر کی سنتیں اور وتر ان دو نمازوں کی حضر اور سفر ہر حال میں پابندی فرماتے تھے۔ افضل یہ ہے کہ سنن رواتب اور وتر کو گھر میں پڑھا جائے، لیکن اگر کوئی مسجد میں پڑھتا ہے تو کوئی حرج نہیں، کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

Ramadan Urdu.indd 54 7/10/2014 2:23:40 PM

'أَفْضَلُ صَلَاةِ الْمَرْءِ فِي بَيْتِهِ إِلَّا الْمَكْتُوبَةُ'

''آدمی کی سب سے بہتر نماز گھر کی نماز ہے سوائے فرض نماز کے۔'' (صحیح بخاری ح:689)

ان بارہ رکعات سنتوں کی پابندی دخولِ جنت کے اسباب میں سے ہیں۔ نبی ﷺ کا ارشاد ہے:

'مَنْ صَلَّى اثْنَتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً فِي يَوْمِهِ وَلَيْلَتِهِ تَطَوُّعًا بَنَى اللّٰهُ لَهُ بَيْتاً فِي الْجَنَّةِ'

''جس نے دن اور رات میں بارہ رکعات سنتیں پڑھیں اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں محل تعمیر فرماتا ہے۔'' (صحيح مسلم ح:1189)

اور اگر عصر کی نماز سے پہلے چار رکعت، مغرب کی نماز سے پہلے دو رکعت اور عشاء کی نماز سے پہلے دو رکعت پڑھ لے تو اور بہتر ہے، کیونکہ نبی ﷺ سے ثابت احادیث اس پر دلالت کرتی ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہی توفیق دینے والا ہے۔ اور اللہ کی رحمت اور سلامتی نازل ہو ہمارے نبی محمد بن عبداللہ پر اور آپ کے آل واصحاب اور تا قیامت آپ کی سچی پیروی کرنے والوں پر۔ آمین!

Ramadan Urdu.indd 55 7/10/2014 2:23:40 PM

نماز جنازہ کا طریقہ

سوال: ایک شخص نے پانچ میتوں کی اجتماعی نماز جنازہ ادا کی، کیا اسے ہر میت کے حساب سے الگ الگ ثواب (قیراط) ملے گا یا ثواب کا انحصار نمازوں کی تعداد پر منحصر ہے؟

جواب: اسے ثواب میت کے حساب سے ملے گا، نبی ﷺ کا ارشاد مبارک ہے:

«مَنْ صَلَّى عَلَى جَنَازَةٍ فَلَه قِيْرَاطٌ وَمَنْ تَبِعَهَا حَتَّى تُدفَنَ فَلَهُ قِيْرَاطَان»

''جس نے ایک میت کی نماز جنازہ ادا کی، اس کا ثواب ایک قیراط ہے جو دفن تک اس کے ساتھ رہا، اس نے دو قیراط ثواب پایا۔'' (رواه مسلم في الجنائز باب فضل الصلاة على الجنازة، رقم: 946)

اس ضمن میں جو بھی احادیث وارد ہوئی ہیں وہ سب اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ نماز جنازہ کی ادائیگی پر ملنے والا ثواب قیراط (احد پہاڑ کے برابر) ایک میت کی نماز جنازہ پر ہے، جس قدر میتوں کی تعداد زیادہ ہوگی اجر و ثواب بھی اسی قدر زیادہ ہوگا۔ جس نے ایک میت کی نماز جنازہ ادا کی اسے ایک قیراط ثواب ملے گا جو اس کے ساتھ قبر تک گیا اور تدفین میں شامل رہا اس کا ثواب بھی ایک قیراط ہے۔ جس نے مذکورہ دونوں کام کیے وہ دو قیراط اجر و ثواب کا حقدار ہے۔ یہ صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کا اپنے بندوں پر فضل و کرم ہے ساری تعریفیں اور شکر صرف اسی کے لیے ہے، اس کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں۔

Ramadan Urdu.indd 56 7/10/2014 2:23:41 PM

سوال: نماز جنازہ کا طریقہ کیا ہے؟ اور کیا طہارت (وضو) اس کے لیے شرط ہے؟

جواب: وضو نماز جنازہ کے لیے ضروری شرط ہے، اس لیے کہ نماز کہا گیا ہے (اور نماز بغیر وضو کے درست نہیں) نمازِ جنازہ کو تکبیر سے شروع کیا جاتا اور سلام پھیر کر ختم کیا جاتا ہے۔ نمازِ جنازہ کے واجبات یہ ہیں:

مکمل وضو، سورہ فاتحہ کی قراءت، نبی ﷺ پر درود اور میت کے لیے دعا۔ تو جس نے بغیر وضو کے اسے ادا کیا اس کی نماز صحیح نہیں ہوگی۔

اس کا طریقہ کچھ یوں ہے:

① سب سے پہلے تکبیر ’’اللہ اکبر‘‘ کہنا۔

② پھر سورہ فاتحہ اور اس کے ساتھ کوئی سورت پڑھنا۔

③ پھر دوسری تکبیر کہے اور بعد از تکبیر نبی ﷺ پر مشہور درود ابراہیمی جو نماز میں پڑھا جاتا ہے:

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ عَلَى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ، إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ، اللَّهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ))

پڑھے۔

④ پھر تیسری تکبیر کہے اور یہ دعا پڑھے:

Ramadan Urdu.indd 57 7/10/2014 2:23:41 PM

«اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا، وَشَاهِدِنَا وَغَآئِبِنَا، وَصَغِيرِنَا وَكَبِيرِنَا، وَذَكَرِنَا وَأُنْثَانَا،
اللَّهُمَّ مَنْ أَحْيَيْتَهُ مِنَّا فَأَحْيِهِ عَلَى الْإِسْلَامِ، وَمَنْ تَوَفَّيْتَهُ مِنَّا فَتَوَفَّهُ عَلَى الْإِيمَانِ،
اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ، وَارْحَمْهُ، وَعَافِهِ، وَاعْفُ عَنْهُ، وَأَكْرِمْ نُزُلَهُ، وَوَسِّعْ مُدْخَلَهُ،
وَاغْسِلْهُ بِالْمَآءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ، وَنَقِّهِ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا يُنَقِّي الثَّوْبَ الْأَبْيَضَ مِنَ
الدَّنَسِ، اللَّهُمَّ وَأَبْدِلْهُ دَارًا خَيْرًا مِّنْ دَارِهِ، وَأَهْلًا خَيْرًا مِّنْ أَهْلِهِ، وَأَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ
وَأَعِذْهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ عَذَابِ النَّارِ، وَافْسَحْ لَهُ فِي قَبْرِهِ، وَ نَوِّرْ لَهُ فِيهِ،
اللَّهُمَّ لَا تَحْرِمْنَا أَجْرَهُ وَلَا تُضِلَّنَا بَعْدَهُ»

”یا اللہ! تو ہمارے زندوں کو بخش اور ہمارے مردوں کو اور ہمارے حاضر شخصوں کو اور ہمارے غائب لوگوں کو اور ہمارے چھوٹوں کو اور ہمارے بڑوں کو اور ہمارے مردوں کو اور ہماری عورتوں کو۔ یا اللہ! تو ہم میں سے جس کو زندہ رکھے تو اس کو اسلام پر زندہ رکھ اور جس کو ہم میں سے موت دے تو اس کو ایمان پر موت دے۔ یا اللہ اس کی مغفرت فرما، اس پر رحم کر، اسے عافیت دے اور اسے معاف کر دے، اس کی مہمانی باعزت کر، اس کے داخل ہونے کی جگہ کو وسیع کر دے، اسے پانی، برف اور اولوں کے ساتھ دھو دے۔ اور گناہوں سے اس طرح صاف کر دے جس طرح تو نے کپڑے کو میل سے صاف کیا اور اسے اس کے گھر کے بدلے بہتر گھر والے، بیوی کے بدلے بہتر بیوی عطا کر، اسے جنت میں داخل کر اور قبر کے عذاب اور آگ کے عذاب سے پناہ دے اور اس کی قبر کو کشادہ کر دے اور اسے منور کر دے۔ یا اللہ! ہمیں اس کے اجر سے محروم نہ کرنا اور اس کے بعد گمراہ نہ کرنا۔“

⑤ پھر چوتھی تکبیر کہے اور صرف اپنی دائیں طرف سلام پھیرے۔

⑥ ہر تکبیر کے ساتھ ہاتھ اٹھانا مستحب ہے۔ اور اگر میت کسی عورت کی ہو تو مذکورہ بالا دعا میں ”اللھم

Ramadan Urdu.indd 58 7/10/2014 2:23:41 PM

اغفرله‘‘ کی جگہ’’اللھم اغفر لھا ‘‘(تذکیر کے صیغے کو تانیث سے بدل کر پڑھنا ہوگا) اگر نماز جنازہ دو میتوں کی اجتماعی ادا کی جارہی ہے تو’’اللھم اغفر لھما ‘‘(تثنیہ کے صیغے کے ساتھ) پڑھا جائے گا۔ اگر دو سے زیادہ ہوں تو’’اللھم اغفر لھم ‘‘(جمع کا صیغہ استعمال کیا جائے گا)۔

اور اگر میت کسی بچے کی ہے تو اس کے لیے دعا مغفرت کے بجائے یہ دعائیہ کلمات کہے جائیں گے:

«اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ فَرَطًا وَذُخْرًا لِوَالِدَيْهِ، وَشَفِيعًا مُجَابًا، اللَّهُمَّ ثَقِّل بِهِ مَوَازِينَهُمَا، وَأَعْظِمْ بِهِ أُجُورَهُمَا، وَأَلْحِقْهُ بِصَالِحِ سَلَفِ الْمُؤْمِنِينَ، وَاجْعَلْهُ فِي كَفَالَةِ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ السَّلَامُ، وَقِهِ بِرَحْمَتِكَ عَذَابَ الْجَحِيمِ»

’’اے اللہ! اس بچہ کو اس کے والدین کے لیے منزل پر آگے پہنچانے والا بنا، اسے ان کے لیے باعث اجر اور آخرت کا ذخیرہ بنا اور اسے ان کی شفاعت کرنے والا اور مقبول شفاعت بنا۔ یا اللہ! اس سے ان کے نامۂ اعمال کو بھر دے اور ان کے اجر کو بڑھا دے اور اسے سلف صالحین سے ملا دے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی کفالت میں دے دے اور اپنی رحمت سے اسے جہنم کے عذاب سے بچا۔‘‘

اور سنت یہ ہے کہ امام مرد میت کے سر کے برابر قبلہ رو سیدھ میں کھڑا ہو اور عورت کے درمیان اور اجتماعی نماز جنازہ کی صورت میں مرد میت امام کے قریب رکھی جائے گی' پھر اس کے بعد عورت کی اگر بچے بھی ہوں تو لڑکے کی میت کو عورت سے پہلے پھر عورت اور پھر لڑکی کی میت کو رکھا جائے گا۔

تمام نمازی امام کے پیچھے کھڑے ہوں گے' ماسوائے اس شخص کے جسے امام کے پیچھے جگہ نہ ملی ہو پس وہ امام کے دائیں جانب کھڑا ہو جائے گا۔

Ramadan Urdu.indd 59 7/10/2014 2:23:42 PM

رمضان کے مسائل

نماز تراویح

نماز تراویح کے متعلق ایک بہت بڑی غلط فہمی ہے جس میں بعض لوگ مبتلا ہیں۔ کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ بیس رکعات سے کم نماز تراویح پڑھنا جائز نہیں۔ اس کے برعکس کچھ لوگ گیارہ یا تیرہ رکعات سے زائد پڑھنے کو جائز نہیں سمجھتے۔ یہ دونوں باتیں ثابت شدہ نصوص اور دلائل کے خلاف ہیں۔

رسول اللہ ﷺ کے قیام اللیل کے بارے میں مروی بہت سی صحیح احادیث سے پتا چلتا ہے کہ رکعات کی کوئی حد مقرر نہیں ہے۔ آپ ﷺ گیارہ رکعات پڑھتے تھے۔ کبھی تیرہ رکعات پڑھتے اور کبھی ان سے کم پر ہی اکتفا کرتے تھے۔ جب نبی کریم ﷺ قیام اللیل کے متعلق سوال ہوا تو آپ نے فرمایا:

صلاۃ اللیل مثنی مثنی، فإذا خشی احدکم الصبح صلّی رکعۃ واحدۃ توتر لہ ما قد صلی

رات کی نماز دو دو رکعات کر کے ادا کی جائے جب طلوع فجر کا خدشہ ہو تو ایک رکعت ادا کی جائے جس سے یہ نماز وتر ہو جائے گی۔ (بخاری 990، مسلم: 749)

رمضان یا غیر رمضان میں قیام اللیل کے لیے رکعات کا تعین نہیں کیا گیا۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں صحابہ نے گیارہ رکعات بھی پڑھی ہیں اور تیئس رکعات بھی۔ دونوں ثابت ہیں۔

(حقیقت یہ ہے کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے عہد میں تیئس رکعات پڑھنے والی روایت غیر مستند ہے۔ محدثین نے متفقہ طور پر اسے ضعیف قرار دیا ہے)

اسلاف سے یہ بھی ثابت ہے کہ وہ رمضان میں انتالیس رکعات پڑھتے تھے۔ چھتیس

Ramadan Urdu.indd 60 7/10/2014 2:23:42 PM

رکعات تراویح اور تین وتر۔ کچھ روایات سے یہ بھی پتا چلتا ہے کہ کسی دور میں لوگ اکتالیس رکعات بھی پڑھتے رہے ہیں۔

شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ اور دیگر اہل علم نے نصوص کی روشنی میں یہی نتیجہ اخذ کیا ہے کہ اس معاملے میں وسعت ہے۔ انہوں نے مختلف روایات میں یوں تطبیق دی ہے کہ جو شخص لمبی قرأت کرے۔ رکوع اور سجود طویل کرے اسے کم رکعات پڑھنی چاہئیں اور جو شخص مختصر قرأت اور رکوع وسجود کرے اسے زیادہ رکعات پڑھنی چاہئیں۔ (مجموع فتاوی ومقالات متنوعۃ 20:18/14)

جو شخص ان تمام نصوص کا محققانہ انداز میں جائزہ لے گا وہ یقیناً اس نتیجے پر پہنچے گا کہ رمضان یا غیر رمضان میں گیارہ یا تیرہ رکعات پڑھنا افضل ہے کیونکہ یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عمل کے موافق ہے۔ آپ گیارہ یا تیرہ رکعات ہی پڑھتے تھے۔ اس میں پڑھنے والوں کے لیے بھی سہولت ہے۔ وہ پوری دلجمعی اور انتہائی خشوع خضوع سے انہیں ادا کر سکتے ہیں۔ جو شخص اس سے زیادہ پڑھنا چاہتا ہے اس پر بھی کوئی پابندی نہیں جیسا کہ پہلے بیان کیا جا چکا ہے۔

جو شخص کسی امام کے پیچھے قیام اللیل کرتا ہے اس کے لیے بہتر یہی ہے کہ وہ امام کے ساتھ ہی نماز سے فارغ ہو۔ کسی شرعی عذر کے بغیر قیام اللیل کو ادھورا نہ چھوڑے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:

إنَّ الرجل اذا صلى مع الامام حتى ينصرف كتب له قيام ليلة

جو شخص امام کی اقتدا میں نماز ادا کرے۔ امام کے فارغ ہونے تک اس کے ساتھ نماز میں شامل رہے اس کے لیے ساری رات قیام کرنے کا اجر لکھ دیا جاتا ہے۔ (احمد: 159/5، ابوداود: 1375، ترمذی: 806، النسائی: 1605، ابن ماجہ: 1327)

Ramadan Urdu.indd 61 7/10/2014 2:23:42 PM

رمضان میں تلاوت قرآن

س: نبی کریم ﷺ رمضان میں جبرئیل امین کے ساتھ قرآن مجید کا دور کیا کرتے تھے۔ کیا اس سے استدلال کیا جاسکتا ہے کہ رمضان المبارک میں قرآن مجید ختم کرنا افضل ہے؟

ج: نبی کریم ﷺ کے اس واقعہ سے ثابت ہوتا ہے کہ کسی ذی علم شخص کے ساتھ قرآن مجید کا مذاکرہ اور دور انتہائی مستحسن عمل ہے۔ اس سے انسان کو بہت فائدہ پہنچتا ہے۔ نبی کریم ﷺ استفادہ کے لیے جبرئیل امین علیہ السلام کے ساتھ قرآن مجید کا مذاکرہ کیا کرتے تھے کیونکہ جبرئیل علیہ السلام ہی وہ ہستی ہیں جو اللہ عزوجل سے قرآن مجید لے کر آئے۔ جبرئیل انبیاء ورسل اور اللہ تعالی کے درمیان سفیر ہیں۔ یقیناً نبی کریم ﷺ کو جبرئیل کے ساتھ مذاکرہ اور دور میں قرآن مجید کے الفاظ' معانی اور مطالب سمجھنے میں فائدہ ہوتا تھا۔ یہ پتا چلتا تھا کہ اس سے اللہ تعالی کی مراد کیا ہے۔ جب انسان کسی ایسے شخص کے ساتھ قرآن مجید کا مذاکرہ اور مطالعہ کرتا ہے جو اسے قرآن مجید کے معانی اور مفاہیم کو سمجھنے میں مدد دے وہ رسول اللہ ﷺ کے جبرئیل کے ساتھ مذاکرے کی تعمیل کر رہا ہوتا ہے۔

اس بات سے کسی شخص کو یہ غلط فہمی نہیں ہونی چاہیے کہ جبرئیل نبی کریم ﷺ سے افضل ہیں۔ جبرئیل علیہ السلام تو وہ ایلچی ہیں جنھوں نے اللہ تعالی کا پیغام الفاظ ومعانی سمیت نبی کریم ﷺ تک پہنچایا ہے۔ رسول اللہ ﷺ اس حیثیت میں جبرئیل علیہ السلام سے مستفید ہوتے تھے۔ بلاشبہ رسول اللہ ﷺ تمام انبیاء' رسولوں اور فرشتوں سے افضل ہیں۔ لیکن اس مذاکرہ میں نبی کریم ﷺ اور امت کے لیے بہت سے اسباق پنہاں تھے۔

2۔ اس واقعہ سے یہ بھی اخذ ہوتا ہے کہ رات کے وقت مذاکرہ اور علمی مجلس دن کے وقت

Ramadan Urdu.indd 62 7/10/2014 2:23:43 PM

مذاکرہ سے افضل ہے کیونکہ یہ مذاکرہ رات کے وقت ہوتا تھا۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ رات کے وقت یکسوئی اور توجہ زیادہ ہوتی ہے۔

3۔شرعی اور دینی علوم پر مذاکرہ ایک انتہائی مستحسن عمل ہے اگرچہ رمضان کے علاوہ دنوں میں ہو۔اس لیے کہ اس میں دونوں افراد کا فائدہ ہے۔اگر کسی مذاکرے میں دو سے زیادہ لوگ بھی شامل ہوں تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں۔اس واقعہ سے یہ بھی استدلال کیا جاسکتا ہے کہ امام قیام اللیل میں مکمل قرآن پڑھے اس لیے کہ اس میں امام اور تمام مقتدیوں کے لیے فائدہ ہے۔ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ بھی اس بات کو پسند کرتے تھے کہ رمضان میں قیام اللیل کی امامت کرنے والا شخص قرآن مجید ختم کرے۔ دیگر اسلاف کا بھی یہی طریقہ تھا۔لیکن یہ بات پیش نظر رہے کہ یہ واجب نہیں ہے۔ نہ ہی اس کا یہ مطلب ہے کہ ہرصورت ختم کیا جائے چاہے اس کے لیے انتہائی سرعت سے تلاوت کی جائے۔ بلکہ انتہائی اطمینان اور خوش الحانی کے ساتھ پڑھنا چاہیے۔اس بات پر سمجھوتہ نہیں ہوسکتا چاہے قرآن مجید ختم نہ ہو۔

رمضان میں عمرہ کی ادائیگی

س: کیا رمضان یا حج کے مہینوں میں دوسرے ایام کے مقابلے میں عمرہ کرنے کی کوئی خصوصی فضیلت ہے؟

ج: رمضان کے مہینے میں عمرہ ادا کرنا دیگر ایام کے مقابلے میں سب سے زیادہ افضل ہے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

عمرة فی رمضان تعدل حجة

Ramadan Urdu.indd 63 7/10/2014 2:23:43 PM

رمضان میں عمرہ ادا کرنے کی فضیلت حج کے برابر ہے۔

یہ روایت بخاری، مسلم دونوں کتابوں میں ہے۔ صحیح بخاری کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

تقضى حجة أو حجة معي

رمضان میں عمرہ ادا کرنے کی فضیلت میرے ساتھ حج کرنے کے برابر ہے۔

(بخاری 1782، مسلم 1256)

رمضان کے علاوہ ذوالقعدہ میں عمرہ کرنا افضل ہے کیونکہ نبی کریم ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر کیے جانے والے عمرے کے علاوہ باقی تمام عمرے ذوالقعدہ کے مہینے میں کیے۔ اللہ سبحانہ وتعالی فرماتا ہے:

﴿ لَّقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ ﴾ (الاحزاب:21)

تمہارے لیے رسول اللہ ﷺ کی حیات طیبہ بہترین نمونہ ہے۔

فتاوی اسلامیہ 303/2، ومجموع فتاوی ومقالات متنوعۃ 431/17۔

Ramadan Urdu.indd 64 7/10/2014 2:23:44 PM

عمرہ کا طریقہ

عمرہ کے احکام کا خلاصہ درج ذیل ہے:

1۔عمرہ ادا کرنے کے لیے جانے والا جب میقات کے پاس پہنچے تو غسل کرے۔خوشبو لگائے۔یہ بات پیش نظر رہے کہ یہ عمل مستحب ہے۔واجب نہیں ہے۔خواتین بھی ایسے ہی کریں اگرچہ وہ حائضہ ہوں یا بچے کی ولادت کے بعد نفاس کے ایام سے گزر رہی ہوں۔ایسی خواتین عمرے کے تمام ارکان ادا کریں گی صرف بیت اللہ کا طواف نہیں کریں گی یہاںتک پاک ہو کر غسل کرلیں۔مرد اپنے جسم پر خوشبو لگائیں۔احرام والی چادروں پر نہ لگائیں۔اگر میقات پر غسل نہیں کر سکے تو حرج نہیں۔اگر مکہ پہنچ کر طواف کرنے سے پہلے غسل کرنے کا موقع مل جائے تو ضرور کریں کیونکہ یہ مستحب ہے۔

2۔مرد حضرات سلے ہوئے کپڑوں سے مکمل اجتناب کریں۔احرام کے لیے دو چادریں لیں۔ایک سے تہبند باندھیں۔دوسری اپنے جسم کے اوپر والے حصے پر اوڑھیں۔اگر یہ چادریں سفید اور صاف ستھری ہوں تو یہ مستحب ہے۔خواتین عام لباس میں احرام باندھ سکتی ہیں۔لیکن یہ لباس سادہ اور تزئین و آرائش سے پاک ہونا چاہیے۔

3۔احرام کی چادریں پہننے کے بعد دل سے عمرہ کا ارادہ کرے اور زبان سے یہ الفاظ ادا کرے:

لبيك عمرة يا اللهم لبيك عمرة

میں عمرہ کے لیے حاضر ہوں یا اے اللہ میں عمرہ کے لیے حاضر ہوں۔

Ramadan Urdu.indd 65 7/10/2014 2:23:44 PM

مشروط نیت بھی باندھ سکتا ہے۔جیسا کہ ضباعۃ بنت زبیر رضی اللہ عنہا کی حدیث میں ہے۔انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدایت کے مطابق عمرہ ادا کرتے وقت یہ الفاظ ادا کیے:

فإن جسني حابس، فمحلي حيث حبستني

اگر مجھے روکنے والا روک لے تو میرا احرام کھولنے کا مقام وہی ہے جہاں تو مجھے روک لے۔

(بخاری 5089، مسلم 1207)

احرام باندھنے اور نیت کے الفاظ ادا کرنے کے بعد فضول باتوں میں وقت ضائع کرنے کی بجائے زیادہ سے زیادہ تلبیہ پڑھنا چاہیے جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کیا کرتے تھے۔آپ پڑھتے تھے:

لبيك اللهم لبيك! لبيك لا شريك لك لبيك، إن الحمد و النعمة لك و الملك لا شريك لك

میں حاضر ہوں۔اے میرے رب میں حاضر ہوں۔میں حاضر ہوں تیرا کوئی شریک نہیں۔ میں حاضر ہوں بے شک (ساری) تعریفیں اور نعمتیں تیرے ہی لیے ہیں اور (ساری) بادشاہی بھی، تیرا کوئی شریک نہیں۔بیت اللہ پہنچنے تک تلبیہ جاری رکھے۔

4۔جب مسجد حرام میں پہنچے تو اندر داخل ہوتے وقت دائیاں قدم پہلے رکھے اور کہے:

بسم الله و الصلاة و السلام على رسول الله...... أعوذ بالله العظيم و بوجهه الكريم و سلطانه القديم من الشيطان الرجيم اللهم افتح لي أبواب رحمتك

اللہ کے نام کے ساتھ اور درود وسلام ہوں اللہ کے رسول پر۔میں عظیم اللہ کی پناہ میں آتا ہوں اور اس کے انتہائی عزت والے چہرے اور قدیم حاکمیت کی پناہ میں آتا ہوں شیطان مردود سے۔ اے اللہ! میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔

Ramadan Urdu.indd 66 7/10/2014 2:23:44 PM

5۔ جب عمرہ کرنے والا بیت اللہ پہنچے تو تلبیہ پڑھنا بند کر دے۔ حجر اسود کے پاس جائے اسے ہاتھ سے چھوئے اور بوسہ دے اگر ممکن ہو۔ اگر بوسہ دینا ممکن نہ ہو تو محض ہاتھ سے چھو لے اور اسے بوسہ دے۔ اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو محض اشارہ کر دے اور کہے: ''اللہ اکبر''

اللہ سب سے بڑا ہے۔ جب محض اشارہ کرے تو پھر ہاتھ کو بوسہ نہ دے اور طواف شروع کر دے۔ طواف کے لیے جنابت سے پاک ہونا اور باوضو ہونا شرط ہے جیسا کہ نماز کے لیے ہے۔ ہاں البتہ اس میں بات چیت کی اجازت ہے۔

6۔ عمرہ کرنے والا طواف کے دوران بیت اللہ کو اپنے بائیں جانب رکھے اور سات چکر لگائے۔ جب رکن یمانی کے پاس پہنچے تو اگر ممکن ہو تو رکن یمانی کو اپنے ہاتھ سے چھوئے اور کہے:

بسم اللہ اللہ اکبر

اللہ کے نام کے ساتھ اور اللہ سب سے بڑا ہے۔

ہاتھ کو بوسہ نہ دے۔ اگر رش کی وجہ سے ہاتھ سے چھونا ممکن نہ ہو تو ہاتھ سے اشارہ کرے نہ تکبیر کہے اس لیے کہ ایسا کرنا نبی کریم ﷺ سے مروی نہیں ہے۔ البتہ جب حجر اسود کے پاس پہنچے تو حسب سابق ہاتھ سے چھوئے اور بھوسہ دے اگر ممکن نہ ہو تو محض اشارہ کرے اور ''اللہ اکبر'' کہے۔

طواف کے دوران پہلے تین چکروں میں رمل کرے یعنی سرعت رفتاری سے چکر لگائے۔ یہ بات مردوں کے ساتھ خاص ہے۔ جس طرح ان کے لیے یہ ضروری ہے کہ طواف کے دوران اپنا دائیاں کندھا ننگا رکھیں۔

Ramadan Urdu.indd 67 7/10/2014 2:23:45 PM

طواف کے دوران ذکر واذکار اور دعا کا سلسلہ جاری رہنا چاہیے۔طواف کے لیے کوئی مخصوص دعانہیں ہے نہ ہی کوئی خاص ذکر ہے۔البتہ حجر اسود اور رکن یمانی کے درمیان پڑھے:

﴿رَبَّنَآ ءَاتِنَا فِى ٱلدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِى ٱلْءَاخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ ٱلنَّارِ ﴿٢٠١﴾﴾

اے ہمارے رب! ہمیں دنیا میں بھی بھلائی عطا فرما اور آخرت میں بھی بھلائی عطا فرما اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔(البقرۃ:201)

یہ ہر چکر میں کہے کیونکہ یہ نبی کریم ﷺ سے ثابت ہے۔طواف کا اختتام حجر اسود کو چھونے اور بوسہ دینے یا محض اشارہ کرنے اور تکبیر کے ساتھ کرے۔

طواف مکمل کر کے اپنا دائیاں کندھا بھی ڈھانپ لے۔

7۔طواف کی تکمیل کے بعد مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعت نماز ادا کرے۔اگر رش کی وجہ سے مقام ابراہیم کے پیچھے نماز ادا نہ کر سکے تو مسجد حرام میں جس جگہ موقع ملے انہیں پڑھ لے۔ پہلی رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد"قل یایھا الکفرون" (الکافرون:1-6)اور دوسری رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد"قل ہواللہ أحد" (الاخلاص:1-4) پڑھے۔ایسا کرنا افضل ہے۔اگر ان کے علاوہ کوئی اور سورت پڑھ لے تو اس میں بھی کوئی حرج نہیں۔دو رکعتیں ادا کرنے کے بعد دوبارہ حجر اسود کی جانب جائے۔اگر رش کی وجہ سے ایسا کرنا ممکن نہ ہو تو کوئی حرج نہیں۔

8۔پھر صفا کی جانب جائے۔اس کے اوپر چڑھے۔اگر رش کی وجہ سے ممکن نہ ہو تو اس کے پاس کھڑا ہو کر کہے:

إن الصفا و المروة من شعاء الله (البقرۃ:158)

بے شک صفا اور مروہ اللہ کی شعائر میں سے ہیں۔

Ramadan Urdu.indd 68 7/10/2014 2:23:45 PM

یہ بھی مستحب ہے کہ عمرہ کرنے والا شخص قبلہ کی طرف منہ کرے، اللہ تعالی کی حمد اور کبریائی بیان کرے اور پھر پڑھے:

لا إلـه الا الله وحده لا شريك له، له الملك واله الحمد وهو على كل شيءٍ قدير

لا إله إلا الله وحده أنجز وعده و نصر عبده وهزم الاحزاب وحده۔

''اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں۔ وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔ بادشاہت اور تعریف اسی کے لیے ہے اور وہ ہر چیز پر خوب قادر ہے۔ اللہ کے سوا کوئی الہ نہیں ہے۔ وہ اکیلا ہے اس نے اپنا وعدہ پورا کیا اپنے بندے کی مدد فرمائی اور اس اکیلے نے کئی لشکروں کو شکست دی۔ (مسلم:1218)

پھر اپنے ہاتھ اٹھا کر اپنے لیے جو دعا چاہے مانگے۔ مذکورہ بالا ذکر اور دعا تین مرتبہ پڑھے۔ یہ دعائیں پڑھنے کے بعد صفا سے اترے اور مروہ کی جانب روانہ ہو۔ اس دوران جب پہلی گرین لائٹ پر پہنچے تو دوڑنا شروع کرے اور دوسری گرین لائٹ تک دوڑتا جائے۔ یہ آپشن صرف مردوں کے لیے ہے۔ خواتین ایسا نہ کریں۔ پھر چلتا چلتا مروہ پر پہنچے اور اسی طرح کرے جیسا صفا پر کیا تھا اور وہی پڑھے جو صفا پر پڑھا تھا۔ پھر اتر کر صفا کی جانب روانہ ہو۔ چلنے کی جگہ پر چلے، دوڑنے کی جگہ یعنی گرین لائٹس کے درمیان دوڑے۔ سات چکر لگائے۔ صفا سے مروہ تک ایک چکر اور مروہ سے صفا تک دوسرا چکر ہے۔

اگر کسی عذر کی وجہ سے سوار ہو کر سعی کرے تو کوئی حرج نہیں۔ سعی کے دوران کثرت سے ذکر واذکار کرنا اور دعائیں مانگنی چاہئیں۔ بہتر ہے کہ انسان حدث اصغر اور اکبر سے پاک ہو۔ ویسے بھی طہارت سعی کے لیے شرط نہیں ہے اگر طہارت کے بغیر بھی کرے تو سعی ہو جائے گی۔

Ramadan Urdu.indd 69 7/10/2014 2:23:45 PM

جب سعی مکمل کر لے تو اپنے بال منڈھوائے یا کٹوائے۔ منڈوانا افضل ہے۔ اگر انسان حج کے دنوں میں عمرہ کر رہا ہو تو اس کے لیے بال کٹوانا بہتر ہے تاکہ حج کے دوران بال منڈھوا سکے۔ خواتین کے لیے انگلی کے برابر بال کاٹنا کافی ہے۔

جب محرم یہ سب کام کر لے تو اللہ تعالی کی عنایت اور مہربانی سے اس کا عمرہ مکمل ہو جائے گا اور وہ تمام چیزیں جو احرام کی وجہ سے حرام ہوئی تھیں حلال ہو جائیں گی۔

اللہ تعالی تمام مسلمان بھائیوں کو دین کو سمجھنے اور کار بند رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔

Ramadan Urdu.indd 70 7/10/2014 2:23:46 PM

اعتکاف

س: مردوں اور خواتین کے لیے اعتکاف کا کیا حکم ہے؟

۔کیا اعتکاف کے لیے روزہ شرط ہے؟

۔اعتکاف کے دوران معتکف کی کیا مصروفیات ہونی چاہئیں؟

۔اعتکاف کی جگہ پر کب داخل ہو اور اس جگہ کو کب چھوڑے، درجہ ذیل بحث میں ان تمام سوالات کا جائزہ لیا جائے گا۔

ج:۔اعتکاف مردوں اور خواتین کے لیے مسنون ہے۔ بنی کریم ﷺ رمضان کے آخری عشرے میں اعتکاف کیا کرتے تھے۔بعض امہات المومنین بھی آپ کے ہمراہ اعتکاف کیا کرتی تھیں۔امہات المومین نے نبی کریم ﷺ کے بعد بھی اعتکاف کا سلسلہ جاری رکھا۔اعتکاف جامع مسجد میں ہونا چاہیے۔صحیح ترین قول کے مطابق اعتکاف کے لیے کوئی وقت مقرر نہیں، نہ ہی اس کے لیے روزہ رکھنا شرط ہے۔سنت یہ ہے کہ اعتکاف کی جگہ پر اس وقت داخل ہو جس وقت سے اعتکاف کرنے کی نیت ہو۔اعتکاف کی نیت کا وقت پورا ہونے کے بعد اس سے باہر آجائے۔کسی بھی شرعی عذر کی وجہ سے اعتکاف ترک کیا جاسکتا ہے۔اس لیے کہ اعتکاف سنت ہے۔اگر اعتکاف کی نذر نہ مانی ہو تو یہ واجب نہیں ہوتا۔نذر ماننے کی صورت میں نذر کو پورا کرنا واجب ہے۔

رمضان کے آخری عشرے میں اعتکاف کرنا مستحب ہے کیونکہ نبی کریم ﷺ رمضان کے آخری عشرے میں اعتکاف کیا کرتے تھے۔

Ramadan Urdu.indd 71 7/10/2014 2:23:46 PM

۔اعتکاف کرنے والا شخص اکیسویں رات کی فجر کی نماز کے بعد اعتکاف کی جگہ پر داخل ہو، کیونکہ نبی کریم ﷺ ایسا ہی کیا کرتے تھے اور آخری عشرہ میں مکمل ہونے یعنی عید الفطر کا چاند نظر آنے کی اطلاع پر اعتکاف کی جگہ کو چھوڑے۔ اس سے پہلے کسی بھی شرعی عذر کی وجہ سے اعتکاف چھوڑا جا سکتا ہے۔ مسجد میں ہر اعتکاف کرنے والے کے لیے ایک جگہ متعین کرنا افضل ہے تاکہ معتکف حسب ضرورت وہاں آرام کر سکے۔

معتکف کو چاہیئے کہ اپنا زیادہ تر وقت تلاوت قرآن، ذکر و اذکار، استغفار، دعا اور نوافل کی دائیگی میں صرف کرے۔ نوافل کی ادائیگی میں ممنوعہ اوقات کا خیال رکھے اس دوران نوافل ادا نہ کرے۔ اگر دوست احباب اسے ملنے آئیں تو اس میں کوئی حرج نہیں۔ وہ اس سے بات چیت بھی کر سکتے ہیں کیونکہ امہات المومنین بھی اعتکاف کے دوران نبی کریم ﷺ کے پاس آیا کرتی تھیں، ان کے ساتھ بات چیت بھی کیا کرتی تھیں۔ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ اعتکاف میں بیٹھے تھے تو ام المومنین سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا آپ سے ملنے آئیں۔ آپ نے ان کے ساتھ مسجد کے دروازے پر کھڑے ہو کر بات چیت بھی کی۔ اس سے پتا چلتا ہے کہ اعتکاف کرنے والا اپنی فیملی اور دوست احباب سے مل سکتا ہے۔ بات چیت بھی کر سکتا ہے لیکن یہ بات پیش نظر رہے کہ فضول گپ شپ کی اجازت نہیں ہے۔

لیلۃ القدر کی فضیلت

لیلۃ القدر سب راتوں سے افضل ہے۔ اس میں قرآن مجید نازل کیا گیا۔ اللہ سبحانہ وتعالی نے بتایا ہے کہ یہ رات ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ یہ انتہائی مبارک رات ہے۔ اس میں ہر حکمت والے معاملے کا فیصلہ کیا جاتا ہے۔ جیسا کہ اللہ سبحانہ وتعالی نے سورہ دخان میں فرمایا ہے:

Ramadan Urdu.indd 72 7/10/2014 2:23:46 PM

﴿حمٓ ۝١ وَٱلۡكِتَٰبِ ٱلۡمُبِينِ ۝٢ إِنَّآ أَنزَلۡنَٰهُ فِي لَيۡلَةٖ مُّبَٰرَكَةٍۚ إِنَّا كُنَّا مُنذِرِينَ ۝٣ فِيهَا
يُفۡرَقُ كُلُّ أَمۡرٍ حَكِيمٍ ۝٤ أَمۡرٗا مِّنۡ عِندِنَآۚ إِنَّا كُنَّا مُرۡسِلِينَ ۝٥ رَحۡمَةٗ مِّن رَّبِّكَۚ إِنَّهُۥ هُوَ ٱلسَّمِيعُ
ٱلۡعَلِيمُ ۝٦﴾

حم واضح کتاب کی قسم ہے۔ بلاشبہ ہم نے اسے ایک بابرکت رات میں نازل کیا ہے۔ بے شک ہم ڈرانے والے ہیں۔ اس (رات) میں ہر حکمت والے معاملے کا فیصلہ کیا جاتا ہے۔ ہماری طرف بطور حکم۔ بے شک ہم رسول بھیجنے والے ہیں۔ یہ آپ کے رب کی طرف سے رحمت اور مہربانی ہے۔ بلاشبہ وہ خوب سننے والا' جاننے والا ہے۔

﴿إِنَّآ أَنزَلۡنَٰهُ فِي لَيۡلَةِ ٱلۡقَدۡرِ ۝١ وَمَآ أَدۡرَىٰكَ مَا لَيۡلَةُ ٱلۡقَدۡرِ ۝٢ لَيۡلَةُ ٱلۡقَدۡرِ خَيۡرٞ مِّنۡ أَلۡفِ
شَهۡرٖ ۝٣ تَنَزَّلُ ٱلۡمَلَٰٓئِكَةُ وَٱلرُّوحُ فِيهَا بِإِذۡنِ رَبِّهِم مِّن كُلِّ أَمۡرٖ ۝٤ سَلَٰمٌ هِيَ حَتَّىٰ مَطۡلَعِ ٱلۡفَجۡرِ
۝٥﴾ (القدر)

بلاشبہ ہم نے لیلۃ القدر میں اس قرآن کو نازل کیا اور کس چیز نے آپ کو خبر دی کہ لیلۃ القدر کیا ہے؟ لیلۃ القدر ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ اس رات میں اپنے رب کے حکم کے ساتھ ہر کام کے لیے فرشتے اور روح (جبریل) نازل ہوتے ہیں۔ وہ رات طلوع فجر تک سلامتی والی ہے۔

رسول اللہ ﷺ سے مروی ایک صحیح حدیث میں ہے: من قام ليلة القدر ايمانا واحتسابا غفر له ما تقدم من ذنبه"۔

جو شخص ایمان کی حالت میں اور ثواب کی نیت سے لیلۃ القدر کا قیام کرتا ہے اس کے تمام گزشتہ گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ (بخاری:۱۹۰۱، مسلم:۷۶۰)

لیلۃ القدر کے قیام سے مراد نماز، ذکر، دعا تلاوت قرآن، صدقہ اور دیگر بھلائی کے کام

Ramadan Urdu.indd 73 7/10/2014 2:23:47 PM

ہیں۔

مذکورہ بالا عظیم سورت سے پتا چلتا ہے کہ یہ رات ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ یہ اللہ تعالی کی اپنے بندوں کے لیے بہت بڑی نعمت اور فضل ہے۔ اب مسلمانوں کو بھی چاہئے کہ اس کی قدر کریں۔ اس میں قیام کر کے اس کا زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھائیں۔ محض غفلت میں اسے ضائع نہ کریں۔ نبی کریم ﷺ کے فرمان کی رو سے یہ رمضان المبارک کے آخری عشرے کی طاق راتوں میں پائی جاتی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"التمسوها فی العشر الا واخر من رمضان، التمسوها فی کل وتر"۔

اسے رمضان کے آخری عشرے میں تلاش کرو۔ انہیں آخری عشرے کی طاق راتوں میں تلاش کرو۔ (بخاری: ۲۰۱۸، مسلم: ۱۱۶۷)

رسول اللہ ﷺ سے مروی صحیح احادیث سے پتا چلتا ہے کہ لیلۃ القدر آخری عشرے کی طاق راتوں میں منتقل ہوتی رہتی ہے۔ کبھی یہ اکیسویں رات ہوتی ہے، کبھی تیئسویں، کبھی ستائیسویں اور کبھی انتسویں۔ جو شخص ان تمام راتوں میں قیام کرتا ہے وہ یقیناً اس رات کو پالیتا ہے۔

نبی کریم ﷺ کا یہ معمولی تھا کہ آپ آخری عشرے میں پہلے دو عشروں کے مقابلے میں عبادت وریاضت میں زیادہ محنت کرتے تھے جیسا کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی ایک روایت میں ہے:

"کان النبی ﷺ یجتهد فی العشر الاواخر من رمضان ما لا یجتهد فی غیره"۔

نبی کریم ﷺ رمضان کے آخری عشرے میں دیگر ایام کے مقابلے (عبادت وریاضت) میں زیادہ محنت کرتے تھے۔ (مسلم: ۱۱۷۵)

Ramadan Urdu.indd 74 7/10/2014 2:23:47 PM

مزید ایک روایت میں ہے:

کان النبی ﷺ اذا دخل العشر أحیالیله و ایقظ أهله و جد و شد المئزر"

نبی کریم ﷺ آخری عشرے میں شب بیداری کرتے، اپنے گھر والوں کو جگاتے اور عبادت و ریاضت میں خوب محنت کرتے۔

اس کے علاوہ نبی کریم ﷺ رمضان کے آخری عشرے میں عموماً اعتکاف کیا کرتے تھے۔ ہمیں بھی ان سب امور کی اقتدا کرنی چاہئے کیونکہ اللہ تعالی نے ہمیں واضح طور پر ہدایت کی ہے۔

﴿ لَّقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ ٱللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ ﴾ (الاحزاب:۲۱)

آپ کے لیے رسول اللہ ﷺ کی زندگی بہترین نمونہ ہے۔

۔سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے نبی کریم ﷺ سے پوچھا: اے اللہ کے رسول! اگر مجھے لیلۃ القدر مل جائے تو میں کیا پڑھوں؟ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ تم پڑھو:

اللهم انك عفو كريم تحب العفو فاعف عنى"۔

اے اللہ! بے شک تو معاف کرنے والا، انتہائی کریم ہے۔ معافی کو پسند فرماتا ہے۔ مجھے معاف فرمادے۔ (ترمذی: ۳۵۱۳)

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اور ان کے بعد اسلاف کا یہ طریقہ رہا ہے کہ وہ ان ایام میں خوب عبادت و ریاضت اور نیکی کے دیگر امور کرتے تھے۔

تمام مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ نبی کریم ﷺ، صحابہ کرام اور آئمہ اسلاف کی طرح آخری عشرے میں خوب محنت کریں، راتوں کو قیام کریں، تلاوت قرآن پاک کریں، ذکر واذکار

کریں، جب یہ امور ایمان کی حالت میں اور اللہ رب العزت سے اجر وثواب کے نیت سے کیے جائیں تو اللہ رب العزت کے فضل وعنایت سے سارے گناہ معاف ہوجاتے ہیں۔لیکن یہ بات پیش نظر رہے یہ گناہ اس وقت معاف ہوتے ہیں جب انسان کبیرہ گناہوں سے اجتناب کرے۔اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿ إِن تَجۡتَنِبُواْ كَبَآئِرَ مَا تُنۡهَوۡنَ عَنۡهُ نُكَفِّرۡ عَنكُمۡ سَيِّـَٔاتِكُمۡ وَنُدۡخِلۡكُم مُّدۡخَلٗا كَرِيمٗا ٣١ ﴾

اگر تم ان کبیرہ گناہوں سے بچو جن سے ہم نے منع کیا ہے تو ہم تمہارے گناہ معاف کردیں گے اور تمہیں انتہائی عزت والی جگہ پر داخل کریں گے۔

نبی کریم ﷺ نے اس مسئلے کی وضاحت یوں فرمائی:

الصلوات الخمس و الجمعة الی الجمعة ، ورمضان الی رمضان مكفرات لما بینهن، اذا اجتنب الكبائر"

پانچ نمازیں، ایک جمعہ اگلے جمعہ تک اور ایک رمضان اگلے رمضان تک گناہوں کے لیے کفارہ ہے۔لیکن اس کے لیے شرط یہ ہے کہ انسان کبیرہ گناہوں سے بچے۔(مسلم)

تنبیہ:بعض نادان لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ رمضان میں خوب عبادت کرنے اور صدقہ وخیرات کرنے سے گناہ معاف ہوجاتے ہیں۔ رمضان کے بعد پھر اسی پرانی روش پر آجانے میں کوئی مضائقہ نہیں۔ یہ انتہائی خطرناک رویہ ہے اس سے ہر مسلمان کو بچنا چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور نافرمانی سے اجتناب کا پختہ عزم کرنا چاہیئے اور اس پر سارا سال کاربند رہنا چاہیئے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

﴿ وَٱعۡبُدۡ رَبَّكَ حَتَّىٰ يَأۡتِيَكَ ٱلۡيَقِينُ ﴿٩٩﴾ ﴾ (الحجر:٩٩)

اور اپنے رب کی عبادت کرو یہاںتک کہ آپ کے پاس یقین (موت) آجائے۔

مزید ایک مقام پر فرمایا:

﴿ يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ ٱتَّقُواْ ٱللَّهَ حَقَّ تُقَاتِهِۦ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنتُم مُّسۡلِمُونَ ﴿١٠٢﴾ ﴾ (آل عمران:١٠٢)

اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ سے ڈرو جیسا کہ اس سے ڈرنے کا حق ہے اور تمہیں اس حال میں موت آئے کہ تم مسلمان ہو۔

اللہ تعالیٰ مزید فرماتا ہے:

﴿ إِنَّ ٱلَّذِينَ قَالُواْ رَبُّنَا ٱللَّهُ ثُمَّ ٱسۡتَقَٰمُواْ تَتَنَزَّلُ عَلَيۡهِمُ ٱلۡمَلَٰٓئِكَةُ أَلَّا تَخَافُواْ وَلَا تَحۡزَنُواْ وَأَبۡشِرُواْ بِٱلۡجَنَّةِ ٱلَّتِي كُنتُمۡ تُوعَدُونَ ﴿٣٠﴾ نَحۡنُ أَوۡلِيَآؤُكُمۡ فِي ٱلۡحَيَوٰةِ ٱلدُّنۡيَا وَفِي ٱلۡأٓخِرَةِۖ وَلَكُمۡ فِيهَا مَا تَشۡتَهِيٓ أَنفُسُكُمۡ وَلَكُمۡ فِيهَا مَا تَدَّعُونَ ﴿٣١﴾ نُزُلٗا مِّنۡ غَفُورٖ رَّحِيمٖ ﴿٣٢﴾ ﴾

بلاشبہ وہ لوگ جنہوں نے کہا کہ ہمارا رب اللہ ہے اور پھر وہ اس پر جم گئے۔ان پر فرشتے اُترتے ہیں۔ یہ (کہتے ہوئے) کہ نہ تم خوف کرو اور نہ غم کھاؤ اور تم اس جنت کے ساتھ خوش ہو جاؤ جس کا تم سے وعدہ کیا گیا تھا۔ہم دنیا اور آخرت میں تمہارے دوست ہیں اور تمہارے لیے اس میں وہ کچھ ہے جو تمہارے جی چاہیں گے اور تمہارے لیے اس میں وہ کچھ ہے جو تم مانگو گے۔ یہ غفور رحیم کی طرف سے مہمانی ہے۔

اس آیت کا یہ مطلب ہے کہ جو لوگ اعتراف کرتے ہیں کہ ان کا رب اللہ ہے۔اس پر ایمان رکھتے ہیں۔ خالص نیت سے اس کی عبادت کرتے ہیں۔اس پر ثابت قدم رہتے ہیں۔

Ramadan Urdu.indd 77 7/10/2014 2:23:48 PM

ان کی موت کے وقت فرشتے انہیں خوشخبری دیتے ہیں کہ ان پر کوئی خوف ہوگا نہ وہ غم زدہ ہوں گے۔ اللہ سبحانہ وتعالی پر ایمان رکھنے اور اس کی اطاعت پر ثابت قدم رہنے کی وجہ سے تمہاری منزل جنت ہے۔

اللہ تعالی کے ایک اور فرمان سے اس مسئلے کی یوں وضاحت ہوتی ہے:

﴿ وَسَارِعُوٓاْ إِلَىٰ مَغۡفِرَةٖ مِّن رَّبِّكُمۡ وَجَنَّةٍ عَرۡضُهَا ٱلسَّمَٰوَٰتُ وَٱلۡأَرۡضُ أُعِدَّتۡ
لِلۡمُتَّقِينَ ١٣٣ ٱلَّذِينَ يُنفِقُونَ فِي ٱلسَّرَّآءِ وَٱلضَّرَّآءِ وَٱلۡكَٰظِمِينَ ٱلۡغَيۡظَ وَٱلۡعَافِينَ عَنِ
ٱلنَّاسِۗ وَٱللَّهُ يُحِبُّ ٱلۡمُحۡسِنِينَ ١٣٤ وَٱلَّذِينَ إِذَا فَعَلُواْ فَٰحِشَةً أَوۡ ظَلَمُوٓاْ أَنفُسَهُمۡ
ذَكَرُواْ ٱللَّهَ فَٱسۡتَغۡفَرُواْ لِذُنُوبِهِمۡ وَمَن يَغۡفِرُ ٱلذُّنُوبَ إِلَّا ٱللَّهُ وَلَمۡ يُصِرُّواْ عَلَىٰ مَا فَعَلُواْ
وَهُمۡ يَعۡلَمُونَ ١٣٥ أُوْلَٰٓئِكَ جَزَآؤُهُم مَّغۡفِرَةٞ مِّن رَّبِّهِمۡ وَجَنَّٰتٞ تَجۡرِي مِن تَحۡتِهَا
ٱلۡأَنۡهَٰرُ خَٰلِدِينَ فِيهَاۚ وَنِعۡمَ أَجۡرُ ٱلۡعَٰمِلِينَ ١٣٦ ﴾ (آل عمران: ۱۳۳، ۱۳۶)

اور تم اپنے رب کی بخشش اور جنت کی طرف جلدی کرو جس کی چوڑائی آسمان وزمین کے برابر ہے متقین کے لیے تیار کی گئی ہے۔ وہ لوگ جو خوشی اور سختی میں خرچ کرتے ہیں۔ غصے کو پی جانے والے اور لوگوں کو معاف کر دینے والے ہیں۔ اللہ تعالی احسان کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔ اور وہ لوگ جو بھی برائی یا اپنی جانوں پر ظلم کر بیٹھتے ہیں تو وہ اللہ کو یاد کرتے ہیں اور اپنے گناہوں کی معافی مانگتے ہیں۔ اللہ کے علاوہ کون گناہوں کو بخشتا ہے۔ اور وہ اس چیز پر اصرار نہیں کرتے جو انہوں نے کیا ہے جبکہ وہ جانتے ہیں۔ ان لوگوں کے لیے ان کے رب کی طرف سے بخشش ہے اور ایسے باغات ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں۔ وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے اور عمل کرنے والوں کے لیے اچھا اجر ہے۔

ہم اللہ تعالی سے دعا کرتے ہیں کہ وہ تمام مسلمانوں کو ان راتوں میں وہ کام کرنے کی توفیق دے جنہیں وہ پسند کرتا ہے اور ہم سب کو اپنے نفسوں کے شر اور برے اعمال سے محفوظ رکھے۔ بلاشبہ وہ انتہائی اور سخی ذات ہے۔

Ramadan Urdu.indd 78 7/10/2014 2:23:48 PM

روزوں کے مسائل

یہاں ہم ان امور کا تذکرہ کریں گے جن سے روزہ خراب نہیں ہوتا لیکن بہت سے لوگ اس حقیقت سے آگاہ نہیں۔

س: اگر روزے دار کو دن کے وقت احتلام ہو جائے تو کیا اس کا روزہ باطل ہو جائے گا؟

اَ۔کیا اس کے لیے فوری غسل کرنا واجب ہے؟

ب۔کیا جنابت، حیض اور نفاس کے غسل کو طلوع فجر تک مؤخر کیا جا سکتا ہے؟

ج:۔احتلام سے روزہ باطل نہیں ہوتا کیونکہ یہ روزے دار کے اختیار میں نہیں ہے۔جب وہ اپنے لباس پر احتلام کے نشان دیکھے تو غسل کرے۔اگر فجر کی نماز کے بعد احتلام ہو تو غسل کو ظہر کی نماز تک مؤخر کرنے میں کوئی حرج نہیں۔اگر رات کے وقت اپنی بیوی سے ازدواجی تعلقات قائم کرے، اگر طلوع فجر تک غسل نہ کرے تو اس میں بھی کوئی جرح نہیں۔کیونکہ نبی کریم ﷺ سے ثابت ہے:

کان یصبح جنبا من جماع، ثم یغتسل و یصوم"۔

آپ صحبت کی وجہ سے ہونے والی جنابت کی حالت میں صبح کرتے پھر غسل کرتے اور روزہ رکھتے۔(بخاری:۱۹۳۰،مسلم:۱۱۰۹)

اسی طرح اگر حائضہ اور نفاس والی خواتین رات کے وقت پاک ہو جائیں تو طلوع فجر تک

Ramadan Urdu.indd 79 7/10/2014 2:23:49 PM

غسل کو مؤخر کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ اس سے ان کے روزے پر کوئی زد نہیں پڑے گی۔ ان کا روزہ بالکل درست ہوگا۔ لیکن ان کے لیے اور جنبی شخص کے لیے یہ جائز نہیں کہ وہ غسل اور نماز فجر کو طلوع شمس یا اس سے بھی بعد تک مؤخر کردے۔ بلکہ غسل کر کے وقت پر نماز ادا کرنا فرض ہے۔ مرد حضرات کو چاہیئے کہ وہ فجر کی نماز سے پہلے غسل کریں تا کہ باجماعت نماز ادا کرسکیں۔ اسی طرح حائضہ اور نفاس والی خواتین اگر رات کے وقت پاک ہو جائیں تو انہیں فوراً غسل کر کے مغرب اور عشاء کی نماز ادا کرنی چاہیئے۔

اسی طرح اگر وہ عصر کے وقت پاک ہو جائیں تو انہیں فوراً غسل کرنا چاہیے تا کہ وہ غروب شمس سے پہلے پہلے ظہر اور عصر کی نماز ادا کر سکیں۔

خون نکلنے اور قے آنے سے بھی روزہ نہیں ٹوٹتا۔

س: میں روزے کی حالت میں مسجد میں سو رہا تھا۔ جب میں بیدار ہوا تو مجھے پتا چلا ہے کہ مجھے سونے کے دوران احتلام ہوا ہے۔ کیا اس احتلام کا روزے پر اثر پڑے گا۔ اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی ہوا کہ میں نے غسل کیے بغیر نماز ادا کر لی۔ ایک اور موقع پر میرے سر میں پتھر لگا اور میرے سر سے خون بہنے لگا۔ کیا خون نکلنے کی وجہ سے روزہ ٹوٹ گیا؟ آیا قے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے؟

ج: احتلام سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ نہ ہی روزے پر اس کا کچھ اثر پڑتا ہے کیونکہ یہ بندے کے اختیار میں نہیں ہے۔ لیکن جب کوئی بندہ جنبی ہو جائے تو اسے غسل کرنا چاہیے۔ یہی مسئلہ نبی کریم ﷺ سے بھی پوچھا گیا تھا کہ کیا جس شخص کو احتلام ہو تو وہ غسل کرے۔ آپ ﷺ نے اس

Ramadan Urdu.indd 80 7/10/2014 2:23:49 PM

کے جواب میں فرمایا: اگر انسان اپنے کپڑوں پر احتلام کے آثار دیکھے تو اسے غسل کرنا چاہیے۔ باقی رہی یہ بات کہ آپ نے غسل کے بغیر نماز ادا کرلی۔ یہ سراسر ناجائز ہے۔ آپ کو غسل کرنے کے بعد یہ نماز دوبارہ پڑھنی چاہیے اور اپنی اس کوتاہی پر اللہ تعالی سے معافی بھی مانگنی چاہیے۔

جہاں تک سر میں چوٹ لگنے اور اس سے خون نکلنے کا معاملہ ہے تو خون نکلنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ اسی طرح خود بخود قے آنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا لیکن اگر کوئی شخص کسی ذریعے سے خود قے کرنے کی کوشش کرتا ہے تو اس کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

من ذرعه القى فلا قضاء عليه، ومن استقاء فعليه القضاء

جس شخص کو قے آجائے (وہ اپنا روزہ مکمل کرے) اس پر کوئی قضا نہیں اور جو شخص جان بوجھ کر قے کرے (اس کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے) اس کے ذمے قضاء ہے۔ (احمد: 498/2، ابوداود: 2382)

شہوت کے ساتھ مذی نکلنے کا حکم

س: جب انسان روزے کی حالت میں اپنی بیوی کو بوسہ دے یا لچر اور فحش فلمیں دیکھے اور اس کی مذی نکل جائے۔ کیا اس کا روزہ ٹوٹ جائے گا۔ اگر یہ رمضان میں کئی مرتبہ ہو تو اس کی قضاء مسلسل دے یا متفرق ایام میں؟

ج: علماء کے راجح قول کے مطابق مذی کے نکلنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا چاہے یہ بیوی کو بوسہ دینے سے ہو یا لچر فلمیں دیکھنے سے۔ لیکن یہ بات پیش نظر رہے کہ کسی مسلمان کے لیے جائز نہیں کہ وہ لچر فلمیں دیکھے یا اللہ تعالی کی حرام کردہ موسیقی یا نغمے سنے۔ مذی سے مراد وہ قطرہ ہے جو

Ramadan Urdu.indd 81 7/10/2014 2:23:49 PM

شہوت کی وجہ سے نکل آئے لیکن اس میں منی نکلنے کی طرح تسلسل نہیں ہوتا۔

شہوت کے ساتھ منی کے نکلنے سے روزہ باطل ہو جاتا ہے چاہے یہ مباشرت سے ہو، بوسے کی وجہ سے ہو یا مسلسل کسی لچر اور فحش چیز کو دیکھنے سے یا مشت زنی سے۔

رمضان کے روزوں کی قضا میں متابعت اور تسلسل ضروری نہیں ہے بلکہ انسان متفرق ایام میں روزوں کی قضا دے سکتا ہے۔ اللہ تعالی فرماتا ہے:

فمن كان منكم مريضا أو على سفر فعدة من ايام اخر (البقرة:184)

جو شخص بیمار ہو یا سفر میں ہو وہ دوسرے ایام میں ان کی گنتی پوری کرے۔ (فتاوی اسلامیہ 134/2، مجموع فتاوی ومقالات متنوعہ: 267/15)

غیر ارادی طور پر پیٹ میں پانی داخل ہونے کا حکم

س: غسل کے دوران اگر غیر ارادی طور پر پیٹ میں پانی چلا جائے تو اس کا کیا حکم ہے؟

ج: غیر ارادی طور پر پیٹ میں پانی چلا جائے تو اس سے روزے پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔ یہ شخص بھول کر پانی پینے یا اس شخص کے حکم میں ہے جسے زبردستی پانی پلا دیا جائے۔

س: کیا لعاب نگلنے سے روزے پر فرق پڑتا ہے یا نہیں؟

ج: لعاب نگلنے سے روزے پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔ لیکن انسان کو بلغم وغیرہ کو حتی الوسع پھینکنا چاہیے۔ عام لعاب کے نگلنے میں کوئی حرج نہیں۔

س: اگر کوئی شخص دمہ کا مریض ہو تو وہ روزہ کے دوران دمہ کا اسپرے (Inhaler) استعمال کر سکتا ہے یا نہیں؟

Ramadan Urdu.indd 82 7/10/2014 2:23:50 PM

ج: جب انسان اس کے استعمال پر مجبور ہو جائے تو اس کے استعمال میں کوئی حرج نہیں نہ ہی اس سے روزے پر فرق پڑتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿وَقَدْ فَصَّلَ لَكُم مَّا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ إِلَّا مَا اضْطُرِرْتُمْ إِلَيْهِ﴾ 119۔

اور جو تم پر حرام کیا ہے اسے تفصیل سے بیان کر دیا ہے۔ ہاں اگر تم مجبور ہو جاؤ (تو مجبوری کے عالم میں حرام کردہ چیزوں میں تخفیف ہو جاتی ہے)۔

دمے کے سپرے کا حکم کھانے پینے کی طرح نہیں ہے بلکہ اس کا حکم انجکشن کا ہے۔ جو انرجی کی بحالی اور قوت کے لیے نہ ہو' محض بیماری کو رفع کرنے کے لیے ہو۔

س: جو شخص رمضان کے مہینے میں بھول کر کھا پی لے اس کا کیا حکم ہے؟

ج: بھول کر کھانے پینے میں کوئی حرج نہیں اور اس سے روزے پر کوئی اثر نہیں پڑتا' اس لیے کہ قرآن مجید نے واضح طور پر بیان کیا ہے:

﴿رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا إِن نَّسِينَا أَوْ أَخْطَأْنَا﴾(البقرۃ:286)

اے ہمارے رب! اگر ہم بھول جائیں یا ہم سے غلطی ہو جائے تو ہمارا مؤاخذہ نہ کرنا۔

نبی کریم ﷺ سے مروی ایک صحیح حدیث میں ہے اللہ تعالیٰ اس کے جواب میں فرماتا ہے:

"قد فعلت" "میں نے ایسا کر دیا۔ (مسلم:126)

اسی طرح سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ایک اور حدیث میں ہے:

من نسی و هو صائم فأكل أو شرب' فليتم صومه' فانّما اطعمه الله و سقاه

جو شخص روزے کی حالت میں بھول کر کچھ کھا پی لے۔ وہ اپنا روزہ مکمل کرے۔ اسے اللہ تعالیٰ نے کھلایا پلایا ہے۔ (بخاری:1933' مسلم:1155)

Ramadan Urdu.indd 83 7/10/2014 2:23:50 PM

روزے کی حالت میں انجکشن

س: روزے کے دوران انجکشن کا کیا حکم ہے؟ نیز رگ میں لگنے والا انجکشن دوسرے سے مختلف ہے یا ان دونوں کا ایک ہی حکم ہے؟

س: صحیح قول کے مطابق انجکشن لگوانے سے روزے پر کوئی اثر نہیں پڑتا چاہے وہ انجکشن رگ میں ہو یا پٹھوں میں۔ البتہ وہ انجکشن اس سے مستثنیٰ ہیں جو توانائی کی بحالی اور قوت کے لیے ہوں۔ ان سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔

انجیکشن سینگی لگوانے سے مختلف ہے۔ راجح قول کے مطابق سینگی لگوانے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ بلکہ سینگی لگوانے والے اور لگانے والے دونوں کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ جیسا کہ نبی کریم ﷺ سے مروی ایک حدیث میں ہے۔ آپ نے دیکھا کہ ایک شخص روزے کی حالت میں دوسرے روزے دار کو سینگی لگا رہا ہے تو آپ نے فرمایا:

افطر الحاجم و المحجوم

سینگی لگانے والے اور لگوانے والے دونوں کا روزہ ٹوٹ گیا ہے (احمد 5/276)

پیسٹ منجن، آنکھوں اور کانوں کے ڈراپس کا حکم

س: روزے کی حالت میں پیسٹ یا منجن استعمال کرنے کا کیا حکم ہے؟

روزے کی حالت میں آنکھوں، کانوں اور ناک میں ڈراپس ڈالے جا سکتے ہیں یا نہیں؟ اگر ان کا اثر حلق میں محسوس ہو تو اس سے روزے پر اثر پڑے گا یا نہیں؟

ج: پیسٹ یا منجن سے دانت صاف کرنے کا حکم مسواک جیسا ہی ہے اس سے روزے پر کوئی

Ramadan Urdu.indd 84 7/10/2014 2:23:51 PM

اثر نہیں پڑتا۔حتی الوسع کوشش کرنی چاہیے کہ پیٹ میں کچھ نہ جائے۔اگر غیر ارادی طور پر پیسٹ یا منجن کے اثرات پیٹ میں چلے جائیں تو کوئی حرج نہیں اس سے روزے پر اثر نہیں پڑتا۔

علماء کے راجح قول کے مطابق روزے کی حالت میں آنکھوں یا کانوں میں ڈراپس ڈالنے میں کوئی حرج نہیں، اگرچہ اس کا ذائقہ حلق میں ہی محسوس ہو پھر بھی روزہ نہیں ٹوٹتا۔اسے نگلنے سے پرہیز کریں۔کچھ علماء کا خیال ہے کہ احتیاط کا تقاضا یہ ہے کہ اگر ان ڈراپس کے اثرات حلق میں محسوس ہوں تو اس روزے کی قضاء دینی چاہیے۔

ناک میں ڈراپس یا اسی طرح کی کوئی سیال (Liquid) چیز ڈالنا جائز نہیں کیونکہ نبی کریم ﷺ کا ایک فرمان ہے:

و بالغ فی الاستنشاق إلا أن تکون صائما

وضو کے دوران ناک میں اچھی طرح پانی ڈالیں۔روزے کی حالت میں ایسا نہ کریں۔

(ابوداود:142، ترمذی:788)

اس حدیث کی روشنی میں روزے کی حالت میں ناک میں ڈراپس نہیں ڈالے جا سکتے۔اگر کوئی شخص ایسا کرے گا تو اسے اس روزے کی قضا دینی پڑے گی۔

روزے کی حالت میں خوشبو اور عود سونگھنے کا حکم

س: کیا روزے دار کے لیے خوشبو یا عود سونگھنا جائز ہے؟

ج: روزے دار کے لیے یہ جائز نہیں کہ وہ اپنے نتھنوں کے ذریعے عود کے دھوئیں کو اندر کھینچے کیونکہ بعض اہل عمل کا خیال ہے کہ اس کا اثر انتہائی قوی ہوتا ہے اور سیدھا دماغ تک پہنچتا ہے۔

عود کے علاوہ باقی خوشبوؤں کے استعمال میں کوئی حرج نہیں۔عود کے دھوئیں کو اگر نتھنوں کے ذریعے اندر نہ کھینچے تو اس کے استعمال میں بھی کوئی حرج نہیں۔

سرمہ اور میک اپ

س: کیا خواتین روزے کی حالت میں سرمہ لگا سکتی ہیں یا تزئین و آرائش کے لیے میک اپ کر سکتی ہیں؟

ج: روزے کی حالت میں سرمہ لگانے میں کوئی حرج نہیں۔خواتین کے لیے پابندی ہے نہ مردوں کے لیے۔لیکن افضل یہ ہے کہ رات کے وقت سرمہ لگایا جائے۔اسی طرح خواتین کا وہ میک اپ جس کا تعلق محض ظاہری جلد کے ساتھ ہو اس کے استعمال میں کوئی حرج نہیں۔البتہ یہ بات پیش نظر رہے کہ خواتین کا میک اپ کر کے بے پردہ گھومنا قطعاً حرام ہے۔

غیبت، چغلی، لڑائی جھگڑا اور گالی گلوچ کا حکم

س: کیا غیبت کرنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے؟

ج: غیبت کرنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔لیکن اس کا یہ مطلب بھی نہیں کہ غیبت کرنے سے روزے پر کوئی اثر نہیں پڑے گا۔یہ ایک سنگین جرم ہے اور اس سے ہر حال میں بچنا چاہیے۔اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

و لا يغتب بعضكم بعضا

اور تم ایک دوسرے کی غیبت نہ کرو۔(الحجرات:12)

اسی طرح نہ صرف غیبت، بلکہ جھوٹ، لڑائی جھگڑے اور گالی گلوچ سے بھی اجتناب کرنا

Ramadan Urdu.indd 86 7/10/2014 2:23:51 PM

چاہیے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

من لم یدع قول الزور و العمل به و الجهل فلیس لله حاجة فی أن یدع طعامه و شرابه

جو شخص جھوٹ بولنا' اس پر عمل کرنا اور جہالت کے دیگر امور ترک نہیں کرتا۔ اللہ تعالیٰ کو کوئی حاجت نہیں کہ وہ کھانا پینا چھوڑ دے (بخاری: 1903' 6057)

مزید ایک مقام پر آپ ﷺ نے فرمایا:

الصیام جنة' فاذا کان یوم صوم أحدکم ' فلا یرفث و لا یصخب فان سابه أحد أو قاتله' فلیقل انی صائم

روزہ ڈھال ہے۔ جس دن تم میں سے کسی کا روزہ ہو وہ ازدواجی تعلقات قائم کرے نہ شور شرابہ کرے۔ اگر اسے کوئی گالیاں دے یا لڑے تو اسے کہے کہ میں روزے دار ہوں۔ (بخاری: 1904' مسلم: 1151) اس بارے میں اور بھی بہت سی احادیث ہیں جنہیں ہم اختصار کی وجہ سے درج نہیں کرتے۔

روزے کی حالت میں غیر محرم عورتوں کو دیکھنا اور ان سے مصافحہ کرنا

س: جب کوئی روزے دار کسی اجنبی خاتون کو اس کے حسن و جمال اور تزئین و آرائش کی وجہ سے جان بوجھ کر دیکھے تو کیا اس کا روزہ باطل ہو جائے گا یا نہیں؟

ج: کسی اجنبی خاتون کو دانستہ دیکھنا حرام ہے۔ اگر اس میں شہوت بھی شامل ہو جائے تو اس کی سنگینی میں مزید اضافہ ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿قُل لِّلْمُؤْمِنِينَ يَغُضُّوا مِنْ أَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوا فُرُوجَهُمْ ذَٰلِكَ أَزْكَىٰ لَهُمْ إِنَّ اللَّهَ خَبِيرٌ بِمَا يَصْنَعُونَ ﴿٣٠﴾﴾ (النور: ٣٠)

Ramadan Urdu.indd 87 7/10/2014 2:23:52 PM

مؤمن مردوں سے کہہ دیجیے کہ وہ اپنی نگاہوں کو پست رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں۔ یہ ان کے لیے بہت پاکیزہ ہے۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ ان کاموں سے خوب خبردار ہے جو وہ کرتے ہیں۔

نظروں کو یوں ہی بے مہار چھوڑ دینا انسان کو فواحش اور منکرات کی طرف لے جاتا ہے۔ نظروں کو پست رکھنا واجب ہے تاکہ انسان فتنے کے اسباب سے محفوظ رہے۔ لیکن ایسا کرنے سے روزہ باطل نہیں ہوگا۔ ہاں اگر بدنظری کی وجہ سے انسان کے دماغ پر اس قدر شہوت کا غلبہ ہو جائے کہ اس کا انزال ہو جائے تو روزہ باطل ہو جائے گا اور اس کی قضا دینی پڑے گی۔

س: اس شخص کا کیا حکم ہے جو روزے کی حالت میں کسی اجنبی خاتون سے مصافحہ کرتا ہے اور اس سے بات چیت کرتا ہے؟

ج: اجنبی خواتین کے ساتھ مصافحہ کرنا جائز نہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

إنی لا أُصافح النسآء

میں خواتین سے مصافحہ نہیں کرتا۔ (احمد 6/357' نسائی: 4181)

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

واللہ ما مست ید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدا مرأۃ قط' ما کان یبایعھن إلّا بالکلام

واللہ! رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ نے کبھی کسی اجنبی خاتون کے ہاتھ کو نہیں چھوا۔ ان کی بیعت کلام کے ذریعے ہوتی تھی۔

Ramadan Urdu.indd 88 7/10/2014 2:23:52 PM

اگر کسی شک اور تہمت کا موقع نہ ہو غیر محرم خواتین کے ساتھ بات چیت میں کوئی حرج نہیں۔ مثلاً ان کے والدین، اولاد، عزیز و اقارب یا ضروریات کے متعلق بات چیت کی جا سکتی ہے۔ لیکن اگر یہ کلام دوستی گانٹھنے کے لیے ہو، شہوت، فساد اور زنا کی طرف لے جانے والی ہو تو قطعاً حرام ہے۔

ہر مؤمن پر واجب ہے کہ وہ اس چیز سے بچے جسے اللہ تعالی نے حرام قرار دیا ہے۔ کسی عورت سے مصافحہ کرے نہ اس کی طرف شہوت بھری نظروں سے دیکھے۔ نہ اس کی تزئین و آرائش سے محظوظ ہونے کی کوشش کرے۔ اللہ تعالی فرماتا ہے:

﴿قُل لِّلْمُؤْمِنِينَ يَغُضُّوا مِنْ أَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوا فُرُوجَهُمْ ذَٰلِكَ أَزْكَىٰ لَهُمْ إِنَّ اللَّهَ خَبِيرٌ بِمَا يَصْنَعُونَ ﴿٣٠﴾﴾

آپ مؤمن مردوں سے کہہ دیجیے کہ وہ اپنی نگاہوں کو پست رکھیں اور اللہ تعالی خوب خبردار ہے جو وہ کرتے ہیں۔

مؤمنین کے لیے فتنے اور شر کے اسباب سے بھی بچنا ضروری ہے۔ ہم تمام مسلمانوں کے لیے عافیت اور سلامتی کا سوال کرتے ہیں۔

Ramadan Urdu.indd 89 7/10/2014 2:23:52 PM

زکاۃ الفطر

س: کیا چاولوں کے ساتھ زکاۃ الفطر ادا کی جاسکتی ہے؟ کھانے کے بدلے میں نقد رقم دینے کا کیا حکم ہے؟

ج: نبی کریم ﷺ سے ثابت ہے:

فرض زكاة الفطر على المسلمين صاعا من تمر، أو صاعا من شعير وأمر أن تؤدى قبل خروج الناس إلى الصلاة

آپ ﷺ نے صدقہ فطر ایک صاع کھجور یا ایک صاع جو ہر مسلمان پر فرض کیا ہے اور حکم دیا ہے کہ اسے عید کی نماز کے لیے نکلنے سے پہلے ادا کیا جائے۔ (بخاری: 1503، مسلم: 284)

صحیحین میں سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ایک حدیث میں ہے:

كنا نخرج زكاة الفطر فى زمن النبى ﷺ صاعا من طعام أم صاعا من شعير أو صاعا من تمر أو صاعا من اقط أو صاعا من زبيب

"ہم رسول اللہ ﷺ کے مبارک دور میں عید الفطر کے دن کھانے یا جو یا کھجور یا پنیر یا کشمش کا ایک صاع نکالا کرتے تھے۔ (بخاری: 1506، مسلم: 985)

اہل علم نے اس حدیث میں آنے والے لفظ "طعام" سے گندم مراد لی ہے۔ بعض دیگر اہل علم کا خیال ہے کہ اس سے مراد کسی علاقے کا بنیادی کھانا (Staple Food) ہے چاہے وہ گندم ہو، جو ہو یا چاول یا کوئی اور۔ یہی درست ہے کیونکہ فقراء کے ساتھ سب سے بڑی خیر خواہی یہی

Ramadan Urdu.indd 90 7/10/2014 2:23:53 PM

ہے کہ ان کے علاقے کی بنیادی خوراک کے ذریعے ان کی مدد کی جائے۔

چاول ایک انتہائی عمدہ اورنفیس کھانا ہے۔ دنیا کے بہت سے علاقوں میں بنیادی خوراک کے طور پر استعمال ہوتے ہیں اس لیے چاولوں کے ذریعے زکاۃ الفطر دینے میں کوئی حرج نہیں۔

زکاۃ الفطر ہر فرد کی جانب سے ایک صاع ادا کی جائے گی۔ ایک صاع تقریباً تین کلوگرام کے برابر ہوتا ہے۔

زکاۃ الفطر زیر کفالت تمام افراد کی جانب سے ادا کی جائے گی چاہے کوئی چھوٹا ہو یا بڑا' مذکر ہو یا مونث یہاںتک کہ گھریلو ملازم بھی اس میں شامل ہیں۔ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے مطابق تو ان بچوں کا بھی صدقہ فطر ادا کیا جائے گا جو اپنی ماں کے پیٹ میں ہے۔ لیکن جمہور علماء کے نزدیک ان بچوں کا صدقہ فطر ادا کرنے کی ضرورت نہیں۔

صدقہ فطر عید کی نماز کے لیے نکلنے سے پہلے ادا کرنا ضروری ہے۔ اگر اسے مؤخر کر دیا تو پھر یہ ایک عام صدقہ بن جائے گا فریضہ کی ادائیگی نہیں ہوگی۔ عید سے ایک یا دو دن پہلے ادا کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم ایک یا دو دن پہلے ادا کرتے تھے تاکہ غرباء بھی اپنے لیے عید کی خوشیوں کا بروقت اہتمام کرسکیں۔

صدقہ فطر غرباء اور مساکین کو دیا جائے گا۔ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

فرض رسول الله صلى الله عليه وسلم زكاة الفطر طهرة للصائم من اللغو والرفث' ومن أدّا ها بعد الصلاة' فهى صدقة من الصدقات

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ فطر روزے دار کو بے ہودگی' فحش گوئی سے پاک کرنے' نیز محتاجوں کے کھانے کا انتظام کرنے کے لیے فرض کیا ہے جس نے نماز عید سے پہلے ادا کیا اس کا

Ramadan Urdu.indd 91 7/10/2014 2:23:53 PM

صدقہ (بطور صدقہ فطر) قبول ہوگا اور جس نے نماز عید کے بعد ادا کیا اس کا صدقہ (بطور صدقہ فطر نہیں، بلکہ) عام صدقہ شمار ہوگا۔"

جمہور اہل علم کے نزدیک صدقۃ الفطر رقم اور کرنسی کی صورت میں ادا نہیں کیا جا سکتا بلکہ ہمیں بھی نبی کریم ﷺ، صحابہ کرام اور سلف صالحین کی طرح صدقۃ الفطر جنس کی صورت میں ادا کرنا چاہیے۔

آخر میں اللہ تعالی سے دعا کرتے ہیں کہ وہ ہمیں دین کی تعلیمات کو سمجھنے اور ان پر کاربند رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اللہ تعالی ہمارے قلوب اور اعمال کی اصلاح فرمائے۔ بلاشبہ وہ انتہائی سخی اور کریم ہے۔ ہمارے پیارے نبی ﷺ، آپ کی آل اور آپ ﷺ کے صحابہ پر ان گنت درود و سلام ہوں۔

مسجد نبوی کی زیارت کا بیان

حج سے پہلے یا اس کے بعد مسجد نبوی کی زیارت مسنون ہے جیسا کہ صحیحین میں ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا:

''میری اس مسجد میں ایک وقت کی نماز مسجد الحرام کے علاوہ دوسری مسجدوں کی ایک ہزار نماز سے بہتر ہے۔''

عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''میری اس مسجد میں ایک وقت کی نماز دوسری مسجد کی ایک ہزار نماز سے افضل ہے مسجد الحرام کے سوا۔'' (مسلم)

عبداللہ بن زبیرؓ سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا:

''میری اس مسجد میں ایک وقت کی نماز دوسری مسجدوں میں ایک ہزار نماز سے افضل ہے مسجد الحرام کے علاوہ، اور مسجد الحرام میں ایک وقت کی نماز میری مسجد کی ایک سو نماز سے بہتر ہے''۔ (اخرجہ ابن خزیمہ وابن حبان)

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''میری اس مسجد میں ایک نماز دوسری مسجدوں کی ایک ہزار نماز سے افضل ہے مسجد الحرام کے سوا، اور مسجد الحرام کی ایک نماز دوسری مسجدوں کی ایک لاکھ نماز سے افضل ہے۔''

Ramadan Urdu.indd 93 7/10/2014 2:23:54 PM

(احمد وابن ماجہ)

اس مضمون کی حدیثیں بکثرت ہیں۔ جب زیارت کرنے والا مسجد نبوی میں پہنچے تو اس کو چاہیئے کہ مسجد میں داخل ہوتے وقت اپنا داہنا پاؤں داخل کرے اور یہ دعا پڑھے:

بِسْمِ اللّٰهِ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلامُ عَلیٰ رَسُولِ اللّٰهِ۔ أَعُوذُ بِاللّٰهِ الْعَظِيمِ وَبِوَجْهِهِ الْكَرِيمِ وَسُلْطَانِهِ الْقَدِيمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ

''اللہ کے نام سے اور درود وسلام ہو اللہ کے رسول پر' اللہ عظمت والے کی پناہ چاہتا ہوں اور اس کی بزرگ ذات اور قدیم سلطنت کی پناہ چاہتا ہوں شیطان مردود سے' اے اللہ! میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔''

یہ ایسے ہی کہے جس طرح دوسری مسجدوں میں داخل ہوتے وقت کہتا ہے۔ مسجد نبوی میں داخل ہونے کی کوئی مخصوص دعا نہیں ہے۔ مسجد میں جا کر دو رکعت نماز پڑھے جس میں اللہ سے دنیا و آخرت کی محبوب چیزیں مانگے۔ اگر یہ دونوں رکعتیں (ریاض الجنّہ) میں پڑھے تو اور افضل ہے اس لئے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے:

''یہ میرے گھر اور منبر کے درمیان جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے۔''

نماز کے بعد نبی ﷺ اور آپ کے صاحبین ابوبکرؓ اور عمرؓ کی قبروں کی زیارت کرے اور نبی ﷺ کی قبر کے سامنے ادب کے ساتھ کھڑا ہو جائے اور دبی آواز کے ساتھ آپ پر اس طرح سلام کرے اَلسَّلامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ جیسا کہ سنن ابی داؤد میں ابو ہریرۃؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جو شخص بھی مجھ پر سلام بھیجتا ہے تو اللہ تعالیٰ میری روح مجھ پر لوٹا دیتا ہے یہاں تک کہ

Ramadan Urdu.indd 94 7/10/2014 2:23:54 PM

میں اس کے سلام کا جواب دے دیتا ہوں۔"

اگر زیارت کرنے والا اپنے سلام میں یوں کہے: اَلسَّـلامُ عَـلَيْكَ يَـا نَبِـيَّ اللّٰـه، اَلسَّلامُ عَلَيْكَ يَا خِيرَةَ اللّٰهِ مِنْ خَلْقِهِ، اَلسَّلامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَ الْمُرْسَلِينَ وَإِمَامَ الْمُتَّقِينَ، أَشْهَدُ إِنَّكَ قَدْ بَلَّغْتَ الرِّسَالَةَ، وَأَدَّيْتَ الأَمَانَةَ وَ نَصَحْتَ الأُمَّةَ وَجَاهَدْتَ فِي اللّٰهِ حَقَّ جِهَادِهِ، تب بھی کچھ حرج نہیں، کیونکہ یہ سب رسول اللہ ﷺ کے اوصاف میں سے ہیں۔

زائر کو چاہیے کہ آپ پر درود بھیجے اور آپ کے لئے دعا کرے جیسا کہ شریعت میں درود وسلام کو جمع کرنے کی مشروعیت ثابت ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا

"اے ایمان والو! آپ پر درود بھیجو اور سلام۔"

پھر ابوبکر وعمر رضی تعالیٰ عنہما پر سلام بھیجے اور ان دونوں کے لئے دعا کرے۔

عبداللہ بن عمرؓ جب رسول اللہ ﷺ اور آپ کے ساتھیوں پر سلام بھیجتے تھے تو اس سے زیادہ نہیں کہتے تھے: اَلسَّـلامُ عَـلَيْكَ يَـا أَبَـابَكْرٍ، اَلسَّلامُ عَلَيْكَ يَا اَبَتَاهُ یہ کہہ کر لوٹ جاتے تھے۔

یہ زیارت صرف مردوں کے لئے مشروع ہے، عورتوں کے لئے قبروں کی زیارت جائز نہیں جیسا کہ نبی ﷺ سے ثابت ہے کہ آپ نے قبروں کی زیارت کرنے والی عورتوں اور قبروں پر مسجد بنانے والے اور چراغ جلانے والے پر لعنت فرمائی ہے اور مسجد نبوی میں نماز پڑھنے اور اس میں دعا اور دوسری مسجدوں کی طرح مشروع کام کی نیت سے مدینہ کا قصد کرنا سب کے لئے مشروع ہے جیسا کہ اس سے پہلے اس مضمون کی حدیثیں گزری ہیں۔

Ramadan Urdu.indd 95 7/10/2014 2:23:54 PM

زائر کو چاہیئے کہ مسجد نبوی میں پانچوں وقت کی نمازیں پڑھے اور اس میں کثرت سے ذکر' دعا اور نفلی نمازوں کا اہتمام کرے اور زیادہ ثواب کمانے کی اس فرصت کو غنیمت سمجھے۔ اسی طرح باغ جنت میں کثرت سے نفلی نماز پڑھنا مستحب ہے جیسا کہ اس کی فضیلت میں نبی ﷺ کا یہ قول گزر چکا ہے:

''میرے گھر اور منبر کے درمیان جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے۔''

فرض نمازوں کے لئے چاہیئے کہ زائر آگے بڑھے' اور جہاں تک ہو سکے پہلی صف میں پابندی سے بیٹھے اگرچہ اگلی صف میں اضافہ وتوسیع ہو جیسا کہ احادیث صحیحہ میں پہلی صف کی ترغیب پائی جاتی ہے۔ مثلاً آپ کا یہ فرمانا کہ اگر لوگ جان جائیں کہ اذان اور پہلی صف میں کتنا ثواب ہے تو قرعہ اندازی کئے بغیر جگہ نہ پاسکیں تو ضرور قرعہ اندازی کریں گے۔ (متفق علیہ)

اسی طرح آپ کا یہ فرمانا:

''آگے بڑھو اور میری اقتداء کرو' تمہاری اقتداء تمہارے بعد والے کریں گے' آدمی جب نماز سے پیچھے ہوتا رہتا ہے تو اللہ بھی اس کو پیچھے کر دیتا ہے۔'' (اخرجه مسلم)

ابوداود نے حضرت عائشہؓ سے سند حسن کے ساتھ روایت کیا ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

''آدمی پہلی صف سے برابر پیچھے ہوتا رہتا ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس کو جہنم میں پیچھے دھکیل دیتا ہے۔''

رسول اللہ ﷺ سے یہ ثابت ہے کہ آپ نے اپنے اصحاب سے فرمایا:

''ایسی صف کیوں نہیں بناتے جیسی ملائکہ اپنے رب کے پاس بناتے ہیں۔ لوگوں نے کہا:

Ramadan Urdu.indd 96 7/10/2014 2:23:55 PM

اے اللہ کے رسول اللہ ﷺ! ملائکہ اپنے رب کے پاس کیسی صف بناتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: اگلی صف پوری کرتے ہیں اور صفوں میں مل کر کھڑے ہوتے ہیں۔" (رواہ مسلم)

اس مضمون کی حدیثیں بہت ہیں جو مسجد نبوی اور دوسری مسجدوں کے لئے عام ہیں۔ زیارت مسجد نبوی سے پہلے اور اس کے بعد بھی۔ حضرت عمرؓ سے ثابت ہے کہ آپ اپنے اصحاب کو صف کے داہنی طرف کھڑے ہونے کے لئے ترغیب دیتے تھے اور یہ معلوم ہے کہ پہلی مسجد نبوی میں داہنی صف روضہ کے باہر ہوتی ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ پہلی صف اور داہنی طرف کی صفوں میں نماز کی پابندی کرنا روضہ میں نماز کی پابندی سے زیادہ افضل ہے۔ جو شخص بھی اس بارے میں وارد احادیث پر غور کرے گا اس کو یہ فرق واضح طور پر معلوم ہو جائے گا۔ واللّٰہ الموفق

کسی کے لئے بھی جائز نہیں کہ آپ کے حجرے کی جالیوں کو چھوئے یا اس کو بوسہ دے یا اس کا طواف کرے، اس لئے کہ یہ سلف صالحین سے منقول نہیں بلکہ وہ بدترین بدعت ہے۔ اسی طرح کسی کے لئے بھی جائز نہیں کہ وہ رسول اللہ ﷺ سے کسی حاجت کو پوری کرنے، یا کسی مصیبت کو دور کرنے یا مریض کو شفا وغیرہ دینے کا سوال کرے کیونکہ یہ سب حاجات صرف اللہ سے مانگی جاتی ہیں۔ ان کا مردوں سے مانگنا اللہ کے ساتھ شرک ہے اور غیر اللہ کی عبادت ہے۔ اور اسلام دو بنیادوں پر قائم ہے۔ اول یہ کہ اللہ وحدہ لا شریک کی عبادت کی جائے، دوسرے یہ کہ عبادت صرف رسول ﷺ کے طریقے پر کی جائے۔ اور لا إلٰهَ إلا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰه کی شہادت کا مطلب ہی یہی ہے۔

اسی طرح کسی کے لئے یہ بھی جائز نہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے شفاعت مانگے۔ اس لئے کہ یہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا حق ہے اسی سے مانگنا چاہئیے جیسا کہ اس نے فرمایا:

Ramadan Urdu.indd 97 7/10/2014 2:23:55 PM

﴿قُل لِّلَّهِ ٱلشَّفَٰعَةُ جَمِيعًا﴾ (الزمر:44)

’’کہہ دو ساری شفاعتیں اللہ ہی کے لئے ہیں۔‘‘

البتہ تم کہہ سکتے ہو کہ اے اللہ! اپنے نبی کو میرا شفیع بنا‘ اے اللہ! اپنے فرشتوں اور مومن بندوں کو میرا سفارشی بنا‘ اور اے اللہ! میرے فوت شدہ بچوں کو میرا سفارشی بنا‘ وغیرہ لیکن مردوں سے کچھ نہیں مانگنا چاہئیے نہ شفاعت نہ دوسری چیز‘ خواہ انبیاء ہوں یا غیر انبیاء۔ اس لئے کہ ایسا کرنا مشروع نہیں۔ میت کا عمل منقطع ہو چکا ہے سوائے اس عمل کے جس کو شارع نے مستثنیٰ کیا ہے۔ صحیح مسلم میں ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

’’جب انسان مر جاتا ہے تو اس کا عمل منقطع ہو جاتا ہے سوائے تین طریقوں کے‘ صدقہ جاریہ‘ یا ایسا علم جس سے فائدہ اٹھایا جائے یا صالح اولاد جو اس کیلئے دعا کرے۔‘‘

رسول اللہ ﷺ کی زندگی میں آپ سے شفاعت کا سوال کرنا جائز تھا اور قیامت کے دن بھی جائز ہوگا کیونکہ آپ کو اس پر قدرت حاصل ہوگی۔ آپ کے لئے یہ ممکن ہوگا کہ آپ آگے بڑھ کر اللہ تعالیٰ سے شفاعت کے طلبگار کی بابت سوال کریں لیکن دنیا میں تو معلوم ہے کہ آپ کو اس کی طاقت نہیں۔ یہ صرف آپ ہی کے ساتھ خاص نہیں بلکہ یہ ایک عام بات ہے آپ کے لئے بھی اور سب کے لئے بھی۔ مسلمان کے لئے یہ تو جائز ہے کہ اپنے بھائی سے کہے کہ میرے رب سے میرے بارے میں ایسی اور ایسی شفاعت کر دو یعنی میرے لئے دعا کر دو۔ جس سے کہا گیا اس کے لئے بھی جائز ہے کہ وہ اللہ سے سوال کرے اور اگر طلب کی ہوئی چیز مباح ہے تو اپنے بھائی کے لئے اس کی سفارش کر دے لیکن قیامت کے دن کوئی شخص بھی کسی کے لئے اللہ کی اجازت کے بغیر شفاعت نہیں کر سکتا جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد

ہے:

﴿مَن ذَا ٱلَّذِی یَشۡفَعُ عِندَهُۥٓ إِلَّا بِإِذۡنِهِۦ﴾

(البقرۃ:255)

’’کون ہے جو اللہ کے پاس اس کی اجازت کے بغیر شفاعت کرے۔‘‘

رہی موت کی حالت تو وہ ایک مخصوص حالت ہے جس کو انسانوں کی موت سے قبل والی حالت سے ملایا نہیں جاسکتا اور نہ قیامت قائم ہونے کے بعد ہی ملایا جاسکتا ہے کیونکہ میت کا عمل منقطع ہو چکا' اور جو کچھ اس نے اب تک کیا وہ اس کا پابند ہے سوائے اس عمل کے جس کو شارع نے مستثنیٰ کیا ہے لیکن مردوں سے شفاعت کا طلب کرنا جس کو شارع نے مستثنیٰ نہیں کیا ہے۔ لہذا اس کو مستثنیٰ عمل سے ملایا نہیں جاسکتا۔

اس میں شک نہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنی قبر میں برزخی زندگی کے ساتھ زندہ ہیں جو شہداء کی زندگی سے زیادہ کامل ہے لیکن وہ ایسی زندگی نہیں جیسی موت کے قبل تھی اور نہ قیامت کے دن کی زندگی ہے بلکہ قبر کی زندگی ایسی ہے جس کی حقیقت و کیفیت کو اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ حدیث شریف میں آپ کا یہ ارشاد پہلے گزر چکا ہے:

’’جو شخص مجھ پر سلام کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ مجھ میں میری روح لوٹا دیتا ہے یہاں تک کہ میں اس کے سلام کا جواب دے دیتا ہوں۔‘‘

اس سے معلوم ہوا کہ آپ مردہ ہیں' اور آپ کی روح آپ کے جسم سے جدا ہو چکی ہے بس صرف سلام کے وقت آپ پر لوٹائی جاتی ہے اور آپ کی موت کے دلائل قرآن وسنت سے بہت معروف ہیں۔ اہل علم کے نزدیک یہ ایک متفق علیہ مسئلہ ہے لیکن یہ موت آپ کی حیات

Ramadan Urdu.indd 99 7/10/2014 2:23:56 PM

برزخی کے لئے مانع نہیں جیسے شہداء کی موت ان کی حیات برزخی کے لئے مانع نہیں۔ جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں فرمایا ہے:

﴿ وَلَا تَحْسَبَنَّ ٱلَّذِينَ قُتِلُوا۟ فِى سَبِيلِ ٱللَّهِ أَمْوَٰتًۢا ۚ بَلْ أَحْيَآءٌ عِندَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُونَ ﴾

”جولوگ اللہ کی راہ میں قتل کئے گئے ان کو مردہ مت خیال کرو بلکہ وہ لوگ زندہ ہیں اپنے پروردگار کے مقرب ہیں ان کو رزق بھی ملتا ہے۔“

ہم نے اس مسئلہ کو بہت مفصل اس لئے بیان کیا کہ اس کی بڑی ضرورت تھی اور لوگ اس میں بڑے شبہات میں مبتلا ہیں جو شرک کے داعی اور اللہ کے سوا مردوں کی عبادت کا سبب بنے ہوئے ہیں۔ اللہ ہمیں خلاف شرع باتوں سے بچائے۔

زیارت کرنے والے لوگ جو رسول اللہ ﷺ کی قبر کے پاس آواز بلند کرتے ہیں اور دیر تک کھڑے رہتے ہیں تو وہ بھی خلاف شرع ہے' اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے نبی کی آواز پر لوگوں کی آواز کو بلند کرنے سے منع فرمایا ہے اور جس طرح لوگ آپس میں بلند آواز سے باتیں کرتے ہیں اس طرح آپ کے ساتھ کرنے سے منع فرمایا ہے اور لوگوں کو آپ کے پاس نیچی آواز کرنے کی ترغیب دی ہے جیسا کہ فرمایا:

﴿ يَـٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ لَا تَرْفَعُوٓا۟ أَصْوَٰتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ ٱلنَّبِىِّ وَلَا تَجْهَرُوا۟ لَهُۥ بِٱلْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ أَن تَحْبَطَ أَعْمَـٰلُكُمْ وَأَنتُمْ لَا تَشْعُرُونَ ۝٢ إِنَّ ٱلَّذِينَ يَغُضُّونَ أَصْوَٰتَهُمْ عِندَ رَسُولِ ٱللَّهِ أُو۟لَـٰٓئِكَ ٱلَّذِينَ ٱمْتَحَنَ ٱللَّهُ قُلُوبَهُمْ لِلتَّقْوَىٰ ۚ لَهُم مَّغْفِرَةٌ وَأَجْرٌ عَظِيمٌ ﴾

”اے ایمان والو! اپنی آوازیں پیغمبر کی آواز سے بلند مت کیا کرو اور نہ ان سے ایسے

Ramadan Urdu.indd 100 7/10/2014 2:23:56 PM

کھل کر بولا کرو جیسے تم آپس میں ایک دوسرے سے کھل کر بولا کرتے ہو، کہیں تمہارے اعمال برباد نہ ہو جائیں اور تم کو خبر بھی نہ ہو۔ بے شک جو لوگ اپنی آوازوں کو رسول اللہ کے سامنے پست رکھتے ہیں یہ وہ لوگ ہیں جن کے قلوب کو اللہ تعالیٰ نے تقویٰ کے لئے خاص کر دیا ہے۔ ان لوگوں کے لئے مغفرت اور اجر عظیم ہے۔"

آپ کی قبر کے پاس دیر تک کھڑے رہنا اور بار بار آپ پر سلام پڑھنے سے بھیڑ میں اضافہ ہوگا اور آپ کی قبر کے پاس شور و غل بڑھے گا جو ان باتوں کے خلاف ہے جسے اللہ تعالیٰ نے ان آیتوں میں مشروع کیا اور آپ ﷺ زندہ اور مردہ دونوں حالتوں میں قابل احترام ہیں۔ لہذا کسی مومن کے لئے یہ جائز نہیں کہ وہ ایسا عمل کرے جو ادب شرع کے خلاف ہے۔ اسی طرح جو زائر آپ کی قبر کے پاس کھڑے ہو کر اور قبر کو سامنے کر کے ہاتھ اٹھا کر دعا مانگتے ہیں تو یہ سب رسول اللہ ﷺ کے اصحاب، ان کے متبعین اور سلف صالحین کے خلاف ہے بلکہ ایجاد کی ہوئی بدعت ہے اور رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے:

"میرے طریقہ کو مضبوط پکڑو اور میرے بعد ہدایت یافتہ خلفائے راشدین کے طریقہ کو مضبوط پکڑو اور دانتوں سے دبالو اور ایجاد کی ہوئی باتوں سے بچو، اس لئے کہ ہر ایجاد کی ہوئی بات بدعت ہے اور ہر بدعت ضلالت ہے۔" (ابوداؤد ونسائی باسناد حسن)

آپ کا مزید ارشاد ہے:

"جس شخص نے دین میں ایسا کام ایجاد کیا جو نہیں تھا وہ مردود ہے۔"

علی بن حسین زین العابدین رضی اللہ عنہما نے ایک شخص کو دیکھا کہ نبی ﷺ کی قبر کے پاس دعا کر رہا ہے تو آپ نے اسے منع کیا اور فرمایا کہ میں تم کو ایک ایسی حدیث سناتا ہوں جس کو

Ramadan Urdu.indd 101 7/10/2014 2:23:56 PM

میرے والد نے اورانہوں نے اپنے نانا رسول اللہ ﷺ سے سنا' آپ فرماتے تھے:

''میری قبر کو تہوار نہ بنانا اور نہ اپنے گھروں کو قبریں بنانا' مجھ پر درود بھیجو کیونکہ تمہارا سلام بھیجنا مجھ تک پہنچتا ہے تم جہاں کہیں رہو۔'' (أخرجه الحافظ محمد بن عبدالواحد المقدسي فی کتابه الأحاديث المختارة)

اسی طرح جو زائر آپ پر سلام بھیجتے وقت اپنا داہنا ہاتھ بائیں پر رکھ کر سینے پر یا سینے سے نیچے مصلی کی طرح بناتے ہیں تو یہ ہیئت بھی آپ پر سلام کرتے وقت اور نہ ہی کسی بادشاہ اور لیڈر وغیرہ کے اوپر سلام کرتے وقت بنانا جائز ہے کیونکہ یہ ہیئت ذلت وخضوع اور عبادت کی ہے جو اللہ کے سوا کسی کے لئے جائز نہیں جیسا کہ حافظ ابن حجرؒ نے اس کو علماء سے نقل کیا ہے۔ اس بارے میں جو بھی غور کرے گا اس کے لئے یہ مسئلہ بالکل واضح اور عیاں ہے بشرطیکہ اس کا مقصد سلف صالح کی اتباع ہو لیکن جس پر تعصب اور خواہش نفس اور اندھی تقلید اور سلف صالح کے طریقہ کی طرف دعوت دینے والوں کے ساتھ بدگمانی غالب ہو تو اس کا معاملہ اللہ کے حوالے ہے۔ ہم اللہ سے اپنے لئے اور اس کے لئے ہدایت مانگتے ہیں اور حق کو تمام چیزوں پر ترجیح دینے کی توفیق مانگتے ہیں۔ إنه سبحانه خير مسئول۔

اسی طرح جو لوگ دور سے قبر شریف کو سامنے کرتے ہیں اور اپنے ہونٹوں کو سلام یا دعا کے لئے ہلاتے ہیں تو یہ سب پچھلی بدعات ہی میں شامل ہیں۔ کسی مسلمان کے لئے جائز نہیں کہ وہ دین میں وہ باتیں ایجاد کرے جس کی اللہ نے اجازت نہیں دی ہے۔ وہ ان کاموں کے ذریعہ رسول اللہ ﷺ سے محبت اور دوستی کے بجائے ظلم کا مرتکب ہو رہا ہے۔ امام مالکؒ نے اس جیسے عمل کو بہت برا سمجھتے ہوئے فرمایا ہے کہ اس امت کے آخری لوگوں کی اصلاح بھی انہیں چیزوں سے ہوگی جن سے پہلے لوگوں کی ہوئی تھی۔ سب کو معلوم ہے کہ اس امت کے

پہلے لوگوں کو جس چیز نے سدھارا وہ نبی ﷺ اور آپ کے خلفائے راشدین اور آپ کے صحابہ اور تابعین کے طریقہ پر چلنا ہی تھا اور اس امت کے آخری لوگ بھی اس کو مضبوط تھام کر اور اس پر چل کر ہی سدھر سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو ایسی بات کی توفیق دے جس میں ان کی سعادت اور دنیا و آخرت میں عزت ہو۔ إِنَّهُ جَوَادٌ كَرِيمٌ۔

قبر نبوی کی زیارت واجب نہیں

تنبیہ:

قبر نبوی ﷺ کی زیارت حج کے لئے نہ واجب ہے نہ شرط جیسا کہ کچھ لوگوں کا خیال ہے بلکہ جو لوگ مسجد نبوی کی زیارت کریں یا مسجد سے قریب ہوں ان کے لئے مسجد کی زیارت کے ساتھ قبر کی زیارت بھی مستحب ہے لیکن جو لوگ مدینہ منورہ سے دور ہوں ان کے لئے جائز نہیں ہے کہ قبر نبوی کی زیارت کی نیت سے سفر کر کے مدینہ آئیں۔ البتہ مسجد نبوی کے لئے سفر کر کے آ سکتے ہیں۔ جب مدینہ آ جائیں تو آپ کی قبر اور حضرت ابوبکرؓ و عمرؓ کی قبروں کی زیارت کریں۔ نبی ﷺ اور آپ کے دونوں ساتھیوں کی قبروں کی زیارت مسجد نبوی کی زیارت کے ضمن میں ہے جیسا کہ صحیحین کی روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

''صرف تین مسجدوں کی طرف سفر کیا جائے مسجد الحرام' میری یہ مسجد اور مسجد اقصیٰ۔''

اگر رسول اللہ ﷺ یا کسی اور کی قبر کے لئے سفر کرنا جائز ہوتا تو آپ امت کو ضرور بتاتے اور اس کی فضیلت کی طرف ان کی رہنمائی فرماتے' اس لئے کہ آپ سب سے زیادہ لوگوں کے خیر خواہ' سب سے زیادہ اللہ کو جاننے والے اور سب سے زیادہ اللہ سے خوف کھانے

Ramadan Urdu.indd 103 7/10/2014 2:23:57 PM

والے تھے۔ آپ نے پوری طرح نبوت کا اعلان فرمادیا، امت کو ہر بھلائی بتادی اور ہر برائی سے ڈرادیا، کیوں نہ ہو، آپ نے ان تین مسجدوں کے سوا اور کہیں کے لئے سفر کرنے سے روکا اور فرمایا:

''میری قبر کو عیدمت بناؤ اور نہ اپنے گھروں کو قبرستان، اور میرے اوپر درود بھیجو، تمہارا درود، تم جہاں کہیں بھی رہو مجھ تک پہنچ جائے گا۔''

قبرنبوی کی زیارت کے لئے سفر کرنے کو مشروع کہنا دراصل قبر کو تہوار بنانا ہے اور غلو و مبالغہ آرائی کی جس ممنوع بات سے آپ ڈرتے تھے اسی کا واقع ہو جانا، جیسا کہ بہت سے لوگ اس میں مبتلا ہو چکے ہیں محض اس عقیدہ کی وجہ سے ہے کہ لوگ قبر کی زیارت کے لئے سفر کو مشروع سمجھتے ہیں۔

اس باب میں جو حدیثیں بیان کی جاتی ہیں جن کو وہ لوگ جو قبرنبوی کے لئے سفر کو مشروع سمجھتے ہیں وہ سب حدیثیں ضعیف الاسناد بلکہ موضوع ہیں جن کے ضعف پر محدثین کرام جیسے دارقطنی، بیہقی، حافظ ابن حجر وغیرہ نے تنبیہ کی ہے۔ لہذا یہ کسی طرح جائز نہیں کہ ان ضعیف احادیث کو صحیح احادیث کے مقابلے میں پیش کیا جائے جو ان تینوں مساجد کے سوا سفر کی حرمت کو بیان کرتی ہیں۔ آپ حضرات کی معلومات کے لئے ان موضوع احادیث میں سے کچھ کو بیان کیا جاتا ہے تاکہ آپ کو پہچان جائیں اور ان سے دھوکا کھانے سے بچ جائیں۔

(۱) جس نے حج کیا اور میری زیارت نہیں کی اس نے مجھ پر ظلم کیا۔

(۲) جس نے میری موت کے بعد میری زیارت کی گویا اس نے میری زندگی میں زیارت کی۔

Ramadan Urdu.indd 104 7/10/2014 2:23:58 PM

(۳) جس نے ایک ہی سال میں میری اور میرے والد ابراہیم کی زیارت کی میں اللہ کے پاس اس کے لئے جنت کا ضامن ہوں۔

(۴) جس نے میری قبر کی زیارت کی اس کے لئے میری شفاعت واجب ہوگئی۔

یہ اور اس قسم کی حدیثیں نبی ﷺ سے ثابت نہیں ہیں۔ حافظ ابن حجر نے ان احادیث کو ذکر کرنے کے بعد لکھا ہے کہ ان تمام احادیث کے طرق موضوع ہیں۔ حافظ عقیلی نے فرمایا: ''اس طرح کی کوئی حدیث بھی صحیح نہیں ہے''۔ امام ابن تیمیہ نے فرمایا کہ یہ سب ہی روایات موضوع ہیں۔'' یہ آپ کے علم و حفظ اور اطلاع کے لئے کافی ہے۔ اگر ان میں کوئی چیز ثابت ہوتی تو صحابہ ہم سے پہلے اس پر عمل کرتے' امت کو بتاتے اور اس پر عمل کی دعوت دیتے کیونکہ صحابہؓ انبیاء کے بعد سب سے بہتر لوگ ہیں اور حدود الٰہی کا سب سے زیادہ علم انہیں کو ہے۔ اللہ نے اپنے بندوں کے لئے جو شریعت بنائی ہے اس کو صحابہؓ ہی سب سے زیادہ جانتے ہیں اور اللہ و خلق خدا کے سب سے بڑے خیر خواہ ہیں۔ جب ان احادیث کے متعلق ان کی طرف سے کوئی بات منقول نہیں تو معلوم ہوا کہ یہ سب غیر مشروع ہے۔ اگر کوئی حدیث ان میں سے صحیح بھی ہوتی تو اس کو شرعی زیارت پر محمول کیا جاتا جس سے صرف قبر کے لئے سفر کرنے کا ثبوت نہیں ملتا۔ اس مفہوم سے دونوں احادیث کے درمیان تطبیق بھی ہو جاتی ہے۔

واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم۔

Ramadan Urdu.indd 105 7/10/2014 2:23:58 PM

مسجد قبا اور بقیع کی زیارت مستحب ہے

مدینہ کی زیارت کرنے والے کے لئے مسجد قبا کی زیارت اور اس میں نماز پڑھنی مستحب ہے۔ جیسا کہ عبداللہ بن عمرؓ کی حدیث میں ہے کہ نبی ﷺ مسجد قبا کی زیارت سواری پر اور پیدل چل کر کرتے تھے اور اس میں دو رکعت نماز پڑھتے تھے۔ (بخاری و مسلم)

سہل بن حنیف سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جس نے اپنے گھر وضو کیا پھر مسجد قبا آ کر اس میں نماز پڑھی اس کے لئے ایک عمرہ کا اجر ہو گیا۔'' (احمد، نسائی، ابن ماجہ، حاکم)

اسی طرح بقیع اور شہداء کی قبروں، اور حمزہؓ کی قبر کی زیارت بھی مسنون ہے۔ نبی ﷺ ان کی زیارت کیا کرتے اور ان کے لئے دعا فرمایا کرتے تھے، آپ کا یہ ارشاد بھی ہے:

''قبروں کی زیارت کرو وہ تمہیں آخرت کی یاد دلاتی ہیں۔'' (مسلم)

نبی ﷺ صحابہ کرام کو تعلیم دیتے تھے کہ جب وہ قبروں کی زیارت کریں تو یوں کہیں:

اَلسَّلامُ عَلَيكُم أَهلَ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤمِنِينَ وَالْمُسلِمِينَ وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُم لاحِقُونَ نَسأَلُ اللّٰهَ لَنَا وَلَكُمُ العَافِيَةَ (أخرجه مسلم عن حديث سليمان بن بريدة)

''اے مومنو اور مسلمانوں کے گھر والو! تم پر سلام ہو اور ہم ان شاء اللہ تم سے ملنے والے

ہیں۔ہم اپنے لئے اور تمہارے لئے اللہ تعالیٰ سے عافیت مانگتے ہیں۔''

ترمذی میں عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ مدینہ کے قبرستان سے گزرے تو ان کی طرف رخ کر کے فرمایا:

اَلسَّلامُ عَلَیْکُم یَا أَھلَ القُبُورِ یَغفِرُ اللّٰہُ لَنَا وَ لَکُمْ أَنْتُمْ سَلَفُنَا وَ نَحنُ بِالأثَرِ

''اے قبر والو! تم پر سلامتی ہو اللہ ہم کو اور تم کو بخش دے تم ہم سے پہلے گئے اور ہم تمہارے بعد میں ہیں۔''

ان احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ قبروں کی شرعی زیارت کا مقصد یہ ہے کہ وہ آخرت کی یاد دلاتی ہیں۔اس سے مُردوں کے ساتھ نیکی کرنے اور ان کے لئے دعا اور رحم کی درخواست کرنے کا موقع ملتا ہے۔

قبروں کے پاس دعا کی نیت سے زیارت کرنا یا وہاں بیٹھنا یا ان سے حاجت روائی یا بیماروں کی شفاء کا سوال کرنا یا ان کی ذات یا ان کے مرتبہ وغیرہ کے واسطہ سے اللہ سے مانگنا تو ایسی زیارت بدعت منکرہ ہے۔نہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے اس کو مشروع کیا نہ سلف صالح نے اس پر عمل کیا بلکہ یہ ان قبیح باتوں میں سے ہے جس سے رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا ہے۔آپ کا ارشاد ہے:

''قبروں کی زیارت کرو لیکن بدگوئی مت کرو۔''

یہ سارے امور بدعت ہونے میں تو ایک ہیں لیکن سب کے مراتب الگ ہیں۔کچھ تو بدعت ہیں شرک نہیں ہیں جیسے قبروں کے پاس اللہ سے دعاء کرنا اور میت کے حق اور مرتبہ کے واسطہ سے دعا مانگنا۔بعض شرک اکبر ہیں جیسے مردوں کو پکارنا ان سے مدد مانگنا وغیرہ۔

Ramadan Urdu.indd 107 7/10/2014 2:23:59 PM

ان باتوں کا مفصل بیان اس سے پہلے ہو چکا ہے۔ لہذا ان سے متنبہ رہنا چاہیئے اور اللہ سے حق کی توفیق اور ہدایت مانگنی چاہیئے۔

’’اللہ ہی توفیق ہدایت دینے والا ہے، اس کے سوا نہ کوئی معبود ہے نہ رب۔‘‘

والحمد للّٰه أولا وآخراً وصلى اللّٰه على عبده ورسوله وخيرته من خلقه محمد وعلى آله وأصحابه ومن تبعهم بإحسان إلى يوم الدين۔

Ramadan Urdu.indd 108 7/10/2014 2:23:59 PM

حجاج پر امر بالمعروف واجب اور نماز با جماعت کی پابندی ہے

مکہ کے حجاج پر جو چیز واجب ہے' وہ امر بالمعروف ونہی عن المنکر کا فریضہ اور جماعت کے ساتھ پانچوں وقت نماز کی پابندی ہے۔جس کا حکم اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب اور اپنے رسول کی زبان سے دیا ہے۔اکثر باشندگان مکہ اپنے گھروں میں جو نمازیں پڑھتے ہیں اور مسجدوں کو معطل کر رکھا ہے تو یہ ان کی بہت بڑی غلطی ہے۔یہ شریعت کے خلاف ہے جس سے باز آنا ضروری ہے۔

مسجدوں میں نماز کی پابندی کرنے کا حکم اس بنا پر ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ابن مکتوم سے اس وقت فرمایا جب وہ اپنے اندھے پن اور مسجد سے گھر دور ہونے کا عذر لے کر آئے تھے کہ آپ ان کو گھر میں نماز پڑھنے کی اجازت دے دیں تو آپ نے ان سے فرمایا: کیا آپ نماز کی اذان سنتے ہیں؟ انہوں نے کہا: ہاں' آپ نے فرمایا: تب ضروری ہے۔

ایک روایت میں ہے کہ "آپ ﷺ نے کہا: میں تمہارے لئے رخصت کی کوئی گنجائش نہیں پاتا۔"

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"میں نے ارادہ کیا ہے کہ نماز کا حکم دوں جب وہ کھڑی ہو جائے تو کسی شخص کو حکم دوں کہ

Ramadan Urdu.indd 109 7/10/2014 2:23:59 PM

وہ لوگوں کی امامت کرے اور پھر میں ان لوگوں کے پاس جاؤں جو نماز میں حاضر نہیں ہوتے کہ ان کے گھروں کو آگ لگا کر جلا دوں۔''

عبداللہ بن عباسؓ سے سنن ابن ماجہ میں اسناد حسن کے ساتھ مروی ہے کہ آپ نے فرمایا:

''جس نے اذان سن لی پھر بھی بلا عذر مسجد میں نہیں آیا تو اس کی نماز نہیں۔''

صحیح مسلم میں عبداللہ بن مسعود سے مروی ہے کہ جس شخص کو یہ بات پسند ہو کہ کل وہ اللہ سے مسلم ہو کر ملے تو اس کو چاہیئے کہ ان پانچوں نمازوں کی پوری حفاظت کرے جب بھی ان کے لئے اذان دی جائے۔

اللہ تعالیٰ نے نبی ﷺ کے لئے ہدایت کے طریقے مشروع فرمائے ہیں اور نمازیں انہیں سنن الہدی میں سے ہیں۔ اگر تم نے اپنے گھروں میں نماز پڑھ لی جس طرح یہ پیچھے رہنے والے اپنے گھر میں پڑھتے ہیں تو تم اپنے نبی کی سنت چھوڑ دو گے اور اگر تم نے اپنے نبی کی سنت چھوڑ دی تو گمراہ ہو جاؤ گے۔ جو شخص اچھا وضو کرتا ہے پھر ان مسجدوں میں سے کسی مسجد میں جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے ہر قدم کے بدلے ایک نیکی لکھتا ہے اور ایک درجہ بلند کرتا ہے اور اس کے ذریعہ ایک گناہ معاف فرماتا ہے۔ ہم نے دیکھا کہ نماز سے پیچھے رہنے والے صرف کھلے ہوئے منافقین ہی ہوتے ہیں ورنہ آدمی اس حالت میں بھی لائے جاتے تھے کہ انہیں دو آدمیوں کے سہارے صف میں لا کر کھڑا کر دیا جاتا تھا۔

حاجی کے لئے معاصی سے اجتناب ضروری ہے

حجاج اور دوسروں پر اللہ کی حرام کی ہوئی چیزوں سے بچنا اور ان کے ارتکاب سے دور رہنا ضروری ہے۔ جیسے زنا' لواطت' چوری' سود خوری' یتیم کا مال کھانا' معاملات میں دھوکہ دینا'

Ramadan Urdu.indd 110 7/10/2014 2:24:00 PM

امانت میں خیانت کرنا، نشہ آور چیزوں اورسگریٹ کا پینا، کپڑوں کا ٹخنے سے نیچے لٹکانا، تکبر، حسد، ریاکاری، غیبت، چغلی کرنا، مسلمانوں کا مذاق اڑانا، موسیقی کے آلات کا استعمال کرنا جیسے عود، بربط، مزامیر وغیرہ کا سننا، اور ریڈیو وغیرہ آلات طرب کا استعمال کرنا، چوسر، شطرنج، جوا اور لاٹری کا کام کرنا، اور ذی روح آدمیوں کی تصویریں کھینچنا اور اس کام کو پسند کرنا، یہ سب وہ بری باتیں ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے ہر زمانہ و ہر جگہ اپنے بندوں پر حرام قرار دیا ہے۔ لہٰذا ان سے حجاج اور باشندگان حرم کا بچنا دوسروں سے زیادہ ضروری ہے اس لئے کہ اس بلد امین میں ان معاصی کا گناہ زیادہ سخت اور ان کی سزا زیادہ بڑی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَمَنْ يُرِدْ فِيهِ بِإِلْحَادٍ بِظُلْمٍ نُذِقْهُ مِنْ عَذَابٍ أَلِيمٍ

''اور جو شخص حرم میں الحاد کے ساتھ ظلم کا خواہاں ہوگا ہم اسے عذاب الیم کی سزا چکھائیں گے۔''

جب اللہ تعالیٰ نے حرم میں الحاد کا ارادہ کرنے والوں کو عذاب الیم کی دھمکی دی ہے تو ان لوگوں کی سزا کا کیا انجام ہوگا جو کر گذریں، بلاشبہ یہ انتہائی عظیم اور شدید بات ہوگی۔ لہٰذا ان تمام معاصی سے بچنا ضروری ہے۔ حاجی کو حج کا ثواب اور گناہوں کی بخشش ان گناہوں اور دوسری حرام باتوں سے بچے بغیر نہیں مل سکتا جیسا کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے:

''جو شخص حج کرے اور اس میں بے حیائی اور فسق نہ کرے تو اس دن کی طرح ہو کر لوٹے گا جس دن اس کی ماں نے اسے پیدا کیا ہے۔''

ان تمام منکرات میں سب سے زیادہ سخت اور عظیم یہ ہے کہ آدمی مردوں کو پکارے اور ان

Ramadan Urdu.indd 111 7/10/2014 2:24:00 PM

سے فریاد کرے اور اس امید پر کہ وہ اللہ کے نزدیک اس کی سفارش کردیں گے یا اس کے بیمار کو اچھا کردیں گے یا اس کے گم شدہ شخص کو واپس کرادیں گے اس نیت سے یہ ان کے لئے نذر مانے، ان کے لئے جانور ذبح کرے تو یہ وہی شرک اکبر ہے جس کو اللہ نے حرام قرار دیا ہے اور یہ شرک مشرکین جاہلیت کی دین ہے اور اللہ تعالیٰ نے اسی کے انکار و منع کے لئے رسولوں کو مبعوث فرمایا اور کتابوں کو نازل کیا۔ لہذا ہر حاجی اور غیر حاجی کا فرض ہے کہ وہ اس سے بچے، اور اگر پہلے شرک کر چکا ہے تو اس سے توبہ کرکے از سر نو حج کے لئے تیاری کرے کیونکہ شرک تمام اعمال کو ضائع کردیتا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَلَوْ أَشْرِكُوْا لَحَبِطَ عَنْهُمْ مَا كَانُوا يَعْمَلُوْنَ

''اگر انہوں نے شرک کیا تو ان کے تمام اعمال ضائع ہوجائیں گے۔''

شرک اصغر کی ایک قسم غیر اللہ کی قسم کھانا بھی ہے جیسے نبی، کعبہ اور ایمان کی قسم کھانا وغیرہ۔ اسی طرح ریا کاری، شہرت، اور یہ کہنا کہ ''جو اللہ چاہے اور آپ چاہیں'' اور یہ کہنا کہ ''اگر اللہ اور آپ نہ ہوتے'' یہ اور اس طرح کے تمام شرکیہ منکرات سے بچنا ضروری ہے اور اس کے چھوڑنے کی وصیت کرنا بھی ضروری ہے جیسا کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے:

''جس نے غیر اللہ کی قسم کھائی اس نے کفر کیا یا شرک کیا۔'' (احمد، ابوداؤد، ترمذی)

حضرت عمرؓ سے حدیث صحیح میں مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جس کو قسم کھانی ہے وہ اللہ کی قسم کھائے یا چپ رہے۔''

نیز فرمایا:

''جس نے امانت کی قسم کھائی وہ ہم میں سے نہیں۔'' (ابوداؤد)

Ramadan Urdu.indd 112 7/10/2014 2:24:00 PM

نیز آپ نے فرمایا:

''میں تمہارے بارے میں سب سے زیادہ جس چیز سے ڈرتا ہوں وہ شرک اصغر ہے''۔

آپ سے پوچھا گیا کہ شرک اصغر کیا ہے تو آپ نے فرمایا: 'ریا'۔''

نیز آپ نے فرمایا:

''ایسا مت کہو کہ جو اللہ چاہے اور فلاں چاہے' بلکہ ایسا کہو کہ جو اللہ چاہے پھر فلاں چاہے''۔نسائی نے عبداللہ بن عباسؓ سے روایت کیا ہے کہ ایک شخص نے کہا: ''اللہ چاہے اور آپ چاہیں'' آپ نے فرمایا: تو نے مجھے اللہ کا شریک بنالیا؟ بلکہ کہو جو اللہ چاہے۔''

یہ تمام احادیث بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے توحید کی حمایت فرمائی اور اپنی امت کو شرک اکبر اور شرک اصغر سے روکا۔ آپ امت کے ایمان اور اللہ کے عذاب اور غضب الٰہی کے اسباب سے سلامتی کے بے حد حریص تھے' اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی بہترین جزاء عطا فرمائے' آپ نے پیغام الٰہی پہنچایا' امت کو ڈرایا' اور اللہ کے لئے اس کے بندوں کی خیر خواہی کی' اللہ آپ پر قیامت تک درود وسلام بھیجتا رہے۔

تمام اہل علم حجاج اور بلد الامین اور مدینۃ الرسول کے مقیمین کا یہ فرض ہے کہ وہ اللہ کی شریعت لوگوں کو سکھائیں اور شرک ومعاصی وغیرہ جو کچھ اللہ نے ان پر حرام کیا ہے ان سے روکیں اور اسے دلائل کے ساتھ پوری شرح وبسط سے بیان کریں تاکہ لوگوں کو ظلمات سے نکال کر نور کی طرف لائیں۔ اس طرح ان پر اللہ نے جو تبلیغ وبیان کا فریضہ واجب کیا ہے اس کو ادا کریں۔ اللہ سبحانہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَاِذْ اَخذَا مِيْثَاقَ الَّذِيْنَ اُوْتُو الْكِتَابَ لَتُبَيِّنُنَّهٗ لِلنَّاسِ ولا تَكْتُمُوْ نَهٗ......الخ

Ramadan Urdu.indd 113 7/10/2014 2:24:01 PM

’’اور جب اللہ نے ان سے عہد لیا جن کو کتاب دی گئی تھی کہ تم اس کو لوگوں سے بیان کرو گے اور تم اس کو لوگوں سے چھپاؤ گے نہیں۔‘‘

اس آیت کا مقصود اس امت کے علماء کو ڈرانا ہے کہ وہ حق کے چھپانے کے سلسلے میں ظالم اہل کتاب کے مسلک پر نہ چلیں تا کہ اس کے ذریعہ آخرت کی بجائے دنیا کمائیں۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

إِنَّ الَّـذِيـنَ يَـكْتُـمُـونَ مَا أَنْزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنَاتِ وَالْهُدَى مِنْ بَعْدِ مَا بَيَّنَّاهُ لِلنَّاسِ فِي الْكِتَابِ أُوْلَئِكَ يَلْعَنُهُمُ اللَّهُ وَيَلْعَنُهُمُ اللاعِنُونَ إِلا الَّذِينَ تَابُوا وَأَصْلَحُوا وَبَيَّنُوا فَأُلَئِكَ أَتُوبُ عَلَيْهِمْ وَأَنَا التَّوَّابُ الرَّحِيمُ

’’بے شک جو لوگ چھپاتے ہیں وہ دلیلیں اور ہدایت جسے ہم نے نازل کیا ہے اس کے بعد کہ ہم نے اس کو لوگوں سے کتاب میں بیان کر دیا ہے یہی وہ لوگ ہیں جن پر اللہ لعنت کرتا ہے اور دوسرے لعنت کرنے والے بھی ان پر لعنت کرتے ہیں سوائے ان کے جنھوں نے توبہ کی اور اصلاح کی اور بیان کیا تو انہیں کی توبہ میں قبول کروں گا۔ میں بہت توبہ قبول کرنے والا اور رحم کرنے والا ہوں۔‘‘

بہت سی آیات قرآنیہ اور احادیث نبویہ اس بات کو بیان کرتی ہیں کہ اللہ کی طرف دعوت دینا اور بندوں کو اللہ کی طرف راہ دکھانا بہترین نیکی اور اہم ترین فرائض میں سے ہے اور قیامت تک کے لئے یہی انبیاء اور ان کے متبعین کا راستہ بھی ہے جیسا کہ اللہ سبحانہ نے فرمایا:

وَمَـنْ أَحْسَـنُ قَـوْلا مِمَّنْ دَعَا إِلَى اللَّهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَقَالَ إِنَّنِى مِن الْمُسْلِمِينَ

(فصلت:33)

’’اور اس سے بڑھ کر کس کی بات ہوگی جو اللہ کی طرف بلائے اور صالح عمل کرے اور

Ramadan Urdu.indd 114 7/10/2014 2:24:01 PM

کہے کہ بے شک میں مسلمانوں میں سے ہوں۔“

اللہ تعالیٰ کا مزید ارشاد ہے:

قُلْ هَذِهِ سَبِيلِي أَدْعُو إِلَى اللَّهِ عَلَى بَصِيرَةٍ أَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِي وَ سُبْحَانَ اللَّهِ وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ (یوسف:108)

”کہہ دو یہی ہے میری راہ کہ میں بلاتا ہوں اللہ کی طرف اور میرے متبعین بھی بصیرت کے ساتھ، اور اللہ پاک ہے اور میں شرک کرنے والوں میں سے نہیں ہوں۔“

نبی ﷺ نے مزید فرمایا:

”جو شخص خیر کی طرف رہنمائی کرے اس کے لئے اس کے کرنے والے کے برابر اجر ہے۔“(اخرجه مسلم في صحيحه)

آپ ﷺ نے حضرت علیؓ سے کہا:

”اگر اللہ آپ کے ذریعہ ایک آدمی کو ہدایت دے دے تو یہ آپ کیلئے سرخ اونٹنیوں سے بہتر ہے۔“(متفق علیہ)

آیات واحادیث اس مضمون کی بہت سی ہیں۔ اہل علم وایمان کو چاہیئے کہ دعوت الی اللہ میں اپنی کوششوں کو اور بھی بڑھا دیں اور اللہ کے بندوں کو نجات کی راہ دکھانے اور ہلاکت کے اسباب سے بچانے میں پوری پوری جدوجہد کریں خاص طور پر اس زمانے میں جب کہ لوگوں کی خواہشات غالب ہو چکی ہیں اور تباہ کن اسباب وگمراہ کن آثار پھیل چکے ہیں اور داعیان حق کم سے کم تر ہو چکے ہیں اور الحاد واباحیت کے داعیوں کی تعداد بہت بڑھ چکی ہے۔

فاللّٰہ المستعان ولا حول ولا قوۃ إلا باللّٰہ العلی العظیم۔

سلام کی ابتداء، چھینک کا جواب، اور مریض کی عیادت

١ ـ عَن عَبْدِ الله بْنِ عَمْرِو بْنِ العَاص رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ أَيُّ الإِسْلَامِ خَيْرٌ؟، قَالَ: « تُطْعِمُ الطَّعَامَ، وَتَقْرَأُ السَّلَامَ عَلَى مَن عَرَفْتَ وَمَن لَمْ تَعْرِفْ» متفق عليه.

عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا: کون سا اسلام بہتر ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کھانا کھلاؤ، جسے پہچانتے ہو اور نہ پہچانتے ہو سبھوں کو سلام کہو (بخاری ومسلم)

٢ ــ وَعَن أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا تَدْخُلُونَ الجَنَّةَ حَتَّى تُؤْمِنُوا وَلَا تُؤْمِنُوا حَتَّى تَحَابُّوا، أَوَلَا أَدُلُّكُمْ عَلَى شَيْءٍ إِذَا فَعَلْتُمُوهُ تَحَابَبْتُمْ؟ أَفْشُوا السَّلَامَ بَيْنَكُمْ» رواه مسلم.

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

’’جب تک ایمان نہیں لاؤ گے جنت میں داخل نہیں ہو سکتے اور مومن نہیں ہو سکتے جب تک ایک دوسرے سے محبت نہ کرو۔ میں تمہیں ایسی چیز بتا رہا ہوں کہ اگر تم ان پر عمل کرو گے تو ایک دوسرے سے محبت کرنے لگو گے۔ آپس میں سلام پھیلاؤ۔ (مسلم)

٣ ــ عَن أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: « خَمْسٌ تَجِبُ لِلْمُسْلِمِ عَلَى أَخِيهِ رَدُّ السَّلَامِ وَتَشْمِيتُ العَاطِسِ، وَإِجَابَةُ الدَّعْوَةِ، وَعِيَادَةُ المَرِيضِ، وَاتِّبَاعُ الجَنَائِزِ» متفق عليه.

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مسلمان کے لیے اس کے بھائی پر پانچ چیزیں واجب ہیں:

① سلام کا جواب دینا ② چھینکنے والے کا جواب دینا ③ اس کی دعوت قبول کرنا ④ مریض کی عیادت کرنا ⑤ جنازے کی پیروی کرنا (بخاری ومسلم)

٤ ـ وعنه رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: « حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ سِتٌّ» قِيلَ: مَا هُنَّ يَا رَسُولَ اللهِ، قَالَ: « إِذَا لَقِيتَهُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ، وَإِذَا دَعَاكَ فَأَجِبْهُ، وَإِذَا اسْتَنْصَحَكَ فَانْصَحْ لَهُ، وَإِذَا عَطَسَ فَحَمِدَ اللهَ فَشَمِّتْهُ، وَإِذَا مَرِضَ فَعُدْهُ، وَإِذَا مَاتَ فَاتَّبِعْهُ» رواه مسلم.

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ایک مسلمان کے دوسرے پر چھ حقوق ہیں۔ سوال کیا گیا۔ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم وہ کیا ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم اس سے ملو تو اسے سلام کرو۔ جب وہ تمہیں دعوت دے اسے قبول کرو۔ جب نصیحت طلب کرے تو اسے نصیحت کرو۔ جب وہ چھینکے اور الحمد للہ کہے تو اس کا جواب "یرحمک اللہ سے" دو۔ جب وہ بیمار ہو جائے تو اس کی عیادت کرو اور جب وہ فوت ہو جائے تو اس کے جنازے کی اتباع کرو۔ (مسلم)

٥ ـ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: « إِنَّ اللهَ يُحِبُّ الْعُطَاسَ، وَيَكْرَهُ التَّثَاؤُبَ، فَإِذَا عَطَسَ فَحَمِدَ اللهَ، فَحَقٌّ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ سَمِعَهُ أَنْ يُشَمِّتَهُ، وَأَمَّا التَّثَاؤُبُ فَإِنَّمَا هُوَ مِنَ الشَّيْطَانِ، فَلْيَرُدَّهُ مَا اسْتَطَاعَ، فَإِذَا قَالَ: هَا، ضَحِكَ مِنْهُ الشَّيْطَانُ» متفق عليه.

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

"اللہ تعالی چھینک کو پسند کرتا ہے اور جماہی کو ناپسند۔ اس لیے جب کوئی چھینکے اور الحمد للہ کہے تو ہر سننے والے مسلمان کا فرض ہے کہ وہ اس کا جواب دے۔ لیکن جماہی شیطان کی جانب سے ہے تو جہاں تک ہو سکے اسے روکے۔ اگر وہ "ھا" کہتا ہے تو شیطان ہنستا ہے۔ (بخاری ومسلم)

Ramadan Urdu.indd 117 7/10/2014 2:24:02 PM

٦ ـ وَعَنْهُ أَيضًا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: « التَّثَاؤُبُ مِنَ الشَّيْطَانِ، فَإِذَا تَثَاءَبَ فَلْيَكْظِمْ مَا اسْتَطَاعَ » رواه مسلم.

ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

''جماہی شیطان کی جانب سے ہے۔ اس لیے جب کسی کو جماہی آئے تو حتی المقدور اسے روکنے کی کوشش کرے۔ (مسلم)

٧ ـ وَعَنِ أَبِي سَعِيدٍ الخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: « إِذَا تَثَاءَبَ أَحَدُكُمْ فَلْيُمْسِكْ عَلَى فِيهِ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَدْخُلُ » (٤) رواه مسلم.

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول ﷺ نے فرمایا:

''جب تم میں سے کسی کو جماہی آئے تو اپنے منہ میں اسے روکے اس لیے کہ شیطان منہ میں داخل ہوتا ہے۔ (مسلم)

٨ ـ وَعَنِ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ: « إِذَا عَطَسَ أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلِ الحَمْدُ لله، وَلْيَقُلْ لَهُ أَخُوهُ أَوْ صَاحِبُهُ يَرْحَمُكَ اللهُ، فَإِذَا قَالَ لَهُ يَرْحَمُكَ اللهُ، فَلْيَقُلْ يَهْدِيكُمُ اللهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ » . رواه البخاري.

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

''تم میں سے کوئی جب چھینکے تو الحمدللہ کہے اور اس کا ساتھی یا بھائی یرحمک اللہ کہے۔ جب وہ یرحمک اللہ کہے تو چھینکنے والا ''يهديكم الله و يصلح بالكم'' کہے (بخاری)

٩ ـ وَقَالَ أَبُو مُوسَى الأَشْعَرِيّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: « إِذَا عَطَسَ أَحَدُكُمْ فَحَمِدَ اللهَ فَشَمِّتُوهُ، فَإِنْ لَمْ يَحْمَدِ اللهَ فَلَا تُشَمِّتُوهُ » رواه مسلم.

ابوموسی اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:

تم میں سے کوئی جب چھینکے پھر وہ الحمدللہ کہے تو اس کا جواب دو۔ اگر وہ الحمدللہ نہیں کہتا ہے تو مت جواب دو۔ (مسلم)

Ramadan Urdu.indd 118 7/10/2014 2:24:03 PM

سوتے اور جاگتے وقت کی دعائیں اور اذکار

① سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم رات کو جب اپنے بستر پر لیٹتے تو اپنا ہاتھ اپنے رخسار کے نیچے رکھ لیتے، پھر پڑھتے: 'اَللّٰھُمَّ بِاسْمِكَ أَمُوتُ وَ أَحْيَا' ''اللہ! تیرا ہی نام لے کر میں سو رہا ہوں اور تیرا ہی نام لے کر میں بیدار ہوں گا۔'' اور جب بیدار ہوتے تو پڑھتے: 'اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَحْيَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا وَ إِلَيْهِ النُّشُورُ' ''تمام ترتعریفات اس اللہ کے لیے ہیں جس نے مجھے سلانے کے بعد بیدار کیا ہے اور مرنے کے بعد جس (اللہ) کی طرف جانا ہے۔'' (صحيح البخاري، الدعوات، حدیث:6312، 6325.)

اسے امام بخاری رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے اور اسی طرح کی ایک روایت سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ سے بھی بیان کی ہے۔ امام مسلم رحمہ اللہ نے بھی سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ کی مندرجہ بالا روایت کی طرح کی ایک روایت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے بیان کی ہے۔

② سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو اپنے بستر پر تشریف لاتے تو: ﴿قُلْ هُوَ ......﴾ ''(اے نبی!) آپ کہہ دیجیے: وہ اللہ ایک ہے۔ اللہ بے نیاز ہے۔ اس نے (کسی کو) نہیں جنا اور نہ وہ (خود) جنا گیا۔ اور کوئی ایک بھی اس کا ہمسر نہیں۔'' اور ﴿قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ......﴾ ''(اے نبی!) کہہ دیجیے: میں صبح کے رب کی پناہ میں آتا ہوں۔ (ہر) اس چیز کے شر سے جو اس نے پیدا کی۔ اور اندھیری رات کے شر سے جب وہ چھا جائے۔ اور گرہوں میں

Ramadan Urdu.indd 119 7/10/2014 2:24:03 PM

پھونکیں مارنے والیوں کے شر سے۔ اور حسد کرنے والے کے شر سے جب وہ حسد کرے۔'' اور ﴿قُلْ اَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ ......﴾ ''(اے نبی!) کہہ دیجیے: میں انسانوں کے رب کی پناہ میں آتا ہوں۔ انسانوں کے بادشاہ کی۔ انسانوں کے معبود کی وسوسہ ڈالنے والے (اللہ کے ذکر کو سن کر) پیچھے ہٹ جانے والے کے شر سے۔ جو لوگوں کے دلوں میں وسوسے ڈالتا ہے۔ خواہ وہ جنوں میں سے ہو یا انسانوں میں سے۔'' پڑھ کر اپنے دونوں ہاتھ ملا کر ان میں تھتکارتے اور پھر اپنے جسم پر انھیں پھیر لیتے۔ سر اور چہرے اور جسم کے آگے سے ابتدا کر کے تمام بدن پر پھیر لیتے۔ آپ ﷺ یہ عمل تین بار کر لیتے۔ (صحيح البخاري، فضائل القران، حديث:5018، وصحيح مسلم، السلام، حديث: 2192.)

③ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کوئی ان کی نگرانی کے دوران میں آتا اور صدقے میں سے چرا کر لے جاتا، نبی ﷺ ہر رات انھی کو اس صدقے والے مال کے نگرانی سونپ کر بھیج دیتے، چنانچہ جب تیسری رات ہوئی تو (اس چور سے) کہنے لگے: آج میں ضرور تجھے اللہ کے رسول ﷺ کے سامنے پیش کروں گا۔ وہ کہنے لگا: مجھے چھوڑ دو گے تو میں تجھے ایسے کلمات سکھاؤں گا جن کے ذریعے سے اللہ تجھے بہت نفع دے گا۔ میں نے پوچھا: وہ کلمات کون سے ہیں؟ اس نے بتایا: جب تو اپنے بستر پر لیٹ جائے تو مکمل آیت الکرسی کی تلاوت کر لے: ﴿اَللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ﴾ ''وہ اللہ ہے، اس کے علاوہ کوئی (سچا) معبود نہیں، زندہ ہے، سب کو سنبھالے ہوئے ہے، اسے اونگھ آتی ہے نہ نیند، جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے، سب اسی کا ہے۔ کون ہے جو اس کے سامنے اس کی اجازت کے بغیر سفارش کر سکے؟ وہ جانتا ہے جو کچھ لوگوں کے سامنے ہے اور جو کچھ ان کے پیچھے ہے اور وہ اس کے علم میں سے کسی چیز کو اپنے احاطے میں نہیں لا سکتے، سوائے اس بات کے جو وہ

Ramadan Urdu.indd 120 7/10/2014 2:24:04 PM

چاہیے۔اس کی کرسی نے آسمانوں اور زمین کو گھیر رکھا ہے اور اسے ان دونوں کی حفاظت تھکاتی نہیں اور وہ بلند تر، نہایت عظمت والا ہے۔" اس کی تلاوت کرنے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی طرف سے رات بھر ایک نگہبان مقرر ہو جائے گا اور شیطان تیرے قریب بھی نہیں پھٹکے گا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے جب یہ ساری داستان نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو سنائی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "یہ شیطان تھا، تجھ سے سچ کہہ رہا تھا حالانکہ وہ جھوٹا ہے۔" اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

④ سیدنا ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جو شخص سورۂ بقرہ کی آخری دو آیتیں رات کو تلاوت کرلے تو بس یہ اسے کافی ہو جاتی ہیں۔" (صحیح البخاري، فضائل القرآن، حدیث:5009، وصحیح مسلم، صلاۃ المسافرین وقصرھا، حدیث:807.)

⑤ سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جب تو اپنے بستر پر لیٹنا چاہے تو جیسا وضو نماز کے لیے کیا جاتا ہے ویسا وضو کرلے اور اپنی دائیں کروٹ پر لیٹ جائے تو پھر یہ دعا پڑھ لیا کر: 'اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْلَمْتُ نَفْسِي إِلَيْكَ، وَ وَجَّهْتُ وَجْهِي إِلَيْكَ، وَ فَوَّضْتُ أَمْرِي إِلَيْكَ، وَ أَلْجَأْتُ ظَهْرِي إِلَيْكَ رَغْبَةً وَ رَهْبَةً إِلَيْكَ لَا مَلْجَأَ وَ لَا مَنْجَى مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ، آمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي أَنْزَلْتَ، وَ بِنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ' "اے اللہ! میں نے اپنا نفس تیرے حوالے کر دیا، اپنا چہرہ تیرے رخ کر دیا ہے، اپنا اختیار تجھے سونپ دیا، اپنی کمر تیرے سامنے موڑ لی، تجھ سے محبت بھی ہے اور ڈر بھی لگتا ہے۔ تیرے علاوہ کوئی جائے پناہ نہیں اور تیرے عذاب سے مجھے کوئی نہیں بچا سکتا۔ میں تیری طرف سے نازل ہونے والی کتاب اور تیرے بھیجے ہوئے نبی پر ایمان لایا ہوں۔" پھر اگر تو اس رات فوت ہو جائے تو تیری یہ موت فطرت پر ہوگی، البتہ یہ کلمات اپنی تمام دعاؤں اور اذکار کے آخر میں پڑھنا۔[1] متفق علیہ، صحیح مسلم کی روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "یہ کلمات سب سے آخر میں

Ramadan Urdu.indd 121 7/10/2014 2:24:04 PM

پڑھنا، اس کے بعد کسی سے کلام نہیں کرنا۔'' (صحيح البخاري، الوضوء، حديث:247، و صحيح مسلم، الذكر و الدعاء......، حديث:2710.صحیح مسلم، الذکروالدعاء......، حدیث:2710.)

⑥ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنے بستر پر لیٹ جاتے تو یہ دعا پڑھا کرتے تھے: 'اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوَاتِ وَ رَبَّ الْأَرْضِ وَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ رَبَّنَا وَ رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ فَالِقَ الْحَبِّ وَالنَّوٰي وَ مُنْزِلَ التَّوْرَاةِ وَالْإِنْجِيلِ وَالْفُرْقَانِ أَعُوذُبِكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ شَيْءٍ اَنْتَ آخِذٌ بِنَاصِيَتِهِ، اللّٰهُمَّ أَنْتَ الْأَوَّلُ فَلَيْسَ قَبْلَكَ شَيْءٌ، وَ أَنْتَ الْآخِرُ فَلَيْسَ بَعْدَكَ شَيْءٌ، وَ أَنْتَ الظَّاهِرُ فَلَيْسَ فَوْقَكَ شَيْءٌ، وَ أَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَيْسَ دُونَكَ شَيْءٌ، اقْضِ عَنَّا الدَّيْنَ وَ أَغْنِنَا مِنَ الْفَقْرِ' ''اے اللہ! آسمانوں کے رب، زمین کے رب اور عرشِ عظیم کے رب! ہمارے اور ہر چیز کے رب! اے دانے اور گھٹلی کو پھاڑنے والے اور تورات، انجیل اور قرآن نازل کرنے والے! میں ہر چیز کے شر سے تیری پناہ لیتا ہوں، تو اس موذی چیز کو پیشانی سے پکڑے ہوئے ہے۔ اے اللہ! تو پہلے سے ہے، تجھ سے پہلے کچھ نہ تھا اور تو آخر تک رہنے والا ہے، تیرے بعد کوئی نہیں اور تو ظاہر ہے، تیرے اوپر کوئی چیز نہیں اور تو باطن ہے، تیرے ورے کوئی چیز نہیں آ سکتی۔ ہم سے قرض کا بوجھ ہلکا فرما اور ہمارا فقر دور فرما کر ہمیں غنی کر دے۔''[1] اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔ (صحیح مسلم، الذکروالدعا......، حدیث:2713.)

⑦ ام المؤمنین سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب سونے کا ارادہ فرماتے، اپنا دایاں ہاتھ اپنے دائیں رخسار کے نیچے رکھ لیتے اور تین بار پڑھتے: 'اَللّٰهُمَّ قِنِي عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ' ''اے اللہ! تو جس روز اپنے بندوں کو دوبارہ زندہ فرمائے تو مجھے اپنے عذاب سے محفوظ رکھنا۔''[1] اسے امام احمد، ابوداود نے حسن سند کے ساتھ روایت کیا ہے۔ (مسند أحمد:

Ramadan Urdu.indd 122 7/10/2014 2:24:05 PM

288,287/6، وسنن أبي داود، الأدب، حديث: 5045، و جامع الترمذي، ابواب الدعوات......، حديث:

(.3399,3398

⑧ سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنے بستر پر لیٹ جاتے تو پڑھتے: 'اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَطْعَمَنَا وَ سَقَانَا وَ كَفَانَا وَ آوَانَا، فَكَمْ مِمَّنْ لَا كَافِيَ لَهُ وَ لَا مُئْوِيَ' ''تمام تر تعریفات اس اللہ کے لیے ہیں جس نے ہمیں کھلایا، پلایا، ہمیں کافی ہوا اور ہمیں بستر پر لٹایا۔ کتنے ہی لوگ ایسے ہوں گے جنھیں کوئی بھی کافی نہیں اور نہ کسی نے انھیں بستر مہیا کیا ہوگا۔''[1] اسے امام مسلم نے نقل کیا ہے۔ (صحیح مسلم، الذکر والدعاء......، حدیث: 2715.)

⑨ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے حکمًا ایک آدمی سے کہا کہ جب وہ اپنے بستر پر لیٹ جائے تو یہ دعا پڑھا کرے: 'اَللّٰهُمَّ خَلَقْتَ نَفْسِي وَ أَنْتَ تَوَفَّاهَا لَكَ مَمَاتُهَا وَ مَحْيَاهَا إِنْ أَحْيَيْتَهَا فَاحْفَظْهَا، وَ إِنْ أَمَتَّهَا فَاغْفِرْ لَهَا، اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَافِيَةَ' ''اے اللہ! تو نے میرے نفس کو پیدا کیا ہے اور تو ہی اسے فوت کرے گا، اس کی موت اور اس کا زندہ رہنا تیرے ہی لیے ہے۔ اگر تو اسے زندگی دیتا ہے تو اس کی حفاظت فرمانا اور اگر تو اسے موت دیتا ہے تو اس کی مغفرت فرمانا۔ اے اللہ! میں تجھ سے عافیت کا سوال کرتا ہوں۔'' عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرمایا کرتے تھے کہ میں نے یہ دعا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے۔[1] اس روایت کو امام مسلم نے نقل کیا ہے۔ (صحیح مسلم، الذکر والدعاء......، حدیث: 2712.)

⑩ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی اپنے بستر پر لیٹے تو اپنے اندرونِ ازار (تہبند) کے ذریعے سے اپنے بستر کو جھاڑ لے اور اللہ کا نام لے، اس لیے کہ اسے کیا معلوم کہ اس کے بستر پر اس کی عدم موجودگی میں کوئی چیز آ گئی ہو۔ پھر جب لیٹے تو اپنی دائیں کروٹ پر لیٹے اور پڑھے: 'سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبِّي بِكَ وَضَعْتُ جَنْبِي، وَ

Ramadan Urdu.indd 123 7/10/2014 2:24:05 PM

بِكَ أَرْفَعُهُ إِنْ أَمْسَكْتَ نَفْسِي فَاغْفِرْلَهَا، وَ إِنْ أَرْسَلْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهِ عِبَادَكَ الصَّالِحِينَ' ''تو پاک ہے اے اللہ! میرے پروردگار! میں نے تیری ہی توفیق سے اپنا پہلو رکھا ہے اور تیری ہی توفیق سے اسے اٹھاؤں گا۔ اگر تو میرے نفس کو روک لے تو اس کی مغفرت فرمانا۔ اور اگر اسے چھوڑ دے تو اس کی حفاظت فرمانا جیسے کہ تو اپنے نیک بندوں کی حفاظت فرماتا ہے۔''[1] متفق علیہ، البتہ یہ الفاظ صحیح مسلم کے ہیں۔ (صحيح البخاري، الدعوات، حديث: 6320، والتوحيد، حديث: 7393، وصحيح مسلم، الذكر والدعاء......، حديث: 2714.)

⑪ سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک خادم کی درخواست لے کر حاضر ہوئیں، آپ رضی اللہ عنہا کی ملاقات آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہ ہو سکی تو وہ یہ بات سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے گوش گزار فرما کر واپس آ گئیں۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم گھر آئے تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے آپ کو فاطمہ رضی اللہ عنہا کی عرض سنا دی۔ سیدنا علی فرماتے ہیں: نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے گھر تشریف لائے تو ہم اپنے اپنے بستر پر لیٹے ہوئے تھے، چنانچہ میں اٹھ کر کھڑا ہونے لگا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے: ''تم اپنی اپنی جگہ لیٹے رہو۔'' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے اتنا قریب ہو کر بیٹھ گئے کہ میں اپنے سینے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں کی ٹھنڈک محسوس کرنے لگا، چنانچہ آپ نے فرمایا: ''کیا میں تم دونوں کو خادم سے بہتر عمل نہ بتاؤں؟ جب تم دونوں اپنے بستر پر لیٹ کر سونے لگو تو 33 دفعہ سبحان اللہ، 33 دفعہ الحمد للہ اور 34 دفعہ اللہ اکبر کہہ لیا کرو، اس لیے کہ تمھارا یہ عمل ایک خادم سے بہت بہتر ثابت ہوگا۔''[1] متفق علیہ۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ جب سے میں نے اس عمل کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے اسے کبھی نہیں چھوڑا۔ (صحيح البخاري، الدعوات، حديث: 6318، وصحيح مسلم، الذكر والدعاء......، حديث: 2727، و سنن أبي داود، الأدب، حديث: 5060.)

⑫ سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''جو کوئی رات

Ramadan Urdu.indd 124 7/10/2014 2:24:06 PM

کو بیدار ہونے پر یہ کلمات پڑھے، پھر کہے: اے اللہ! مجھے بخش دے۔ یا کوئی دعا کرے تو اس کی دعا قبول ہوگی اور اگر وضو کر کے نماز نفل پڑھے تو اس کی نماز قبول ہوگی، وہ کلمات یہ ہیں: 'لَا إِلٰـهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ، وَ لَهُ الْحَمْدُ، وَ هُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَ سُبْحَانَ اللّٰهِ، وَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَاللّٰهُ أَكْبَرُ، وَ لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ' ''کوئی معبود نہیں سوائے اللہ کے، وہ تنہا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہت ہے اور اسی کے لیے حمد ہے اور وہی ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے، تمام تر تعریفات اللہ ہی کے لیے ہیں، اللہ ہی کے لیے تسبیح ہے اور اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں، اللہ سب سے بڑا ہے اور اللہ ہی کی توفیق سے برائی سے بچ کر نیکی کی جا سکتی ہے۔''[1] اسے امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

(صحيح البخاري، التهجد، حديث:1154.)

Ramadan Urdu.indd 125 7/10/2014 2:24:06 PM

صبح وشام کے اذکار

① سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”جو شخص صبح وشام ‘سُبحَانَ اللّٰهِ وَ بِحَمْدِهِ’ سو مرتبہ پڑھتا ہے، قیامت کے دن کوئی اس سے زیادہ افضل عمل نہیں لاسکتا سوائے اس کے جس نے اس کے برابر یا اس سے زیادہ پڑھا ہو۔“

(صحیح مسلم:2692.)

② سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شام کے وقت یہ دعا مانگا کرتے تھے:

‘أَمْسَيْنَا وَ أَمْسَي الْمُلْكُ لِلّٰهِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ، وَ لَهُ الْحَمْدُ وَ هُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، رَبِّ أَسْأَلُكَ خَيْرَ مَا فِي هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَ خَيْرَ مَا بَعْدَهَا، وَ أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا فِي هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَ شَرِّ مَا بَعْدَهَا، رَبِّ أَعُوذُبِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَ سُوءِ الْكِبَرِ، رَبِّ أَعُوذُبِكَ مِنْ عَذَابٍ فِي النَّارِ وَ عَذَابٍ فِي الْقَبْرِ’

”ہم نے شام کی اور اللہ کی بادشاہت نے شام کی اور تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، ملک اسی کے لیے ہے اور اسی کے لیے تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے۔ اے

Ramadan Urdu.indd 126 7/10/2014 2:24:06 PM

کے بڑھاپے کی برائی سے پناہ مانگتا ہوں۔اے میرے رب! میں تجھ سے جہنم میں عذاب سے اور قبر میں عذاب سے پناہ مانگتا ہوں۔‘‘

اور جب صبح کرتے تو بھی اسی طرح فرماتے: ’’ہم نے صبح کی اور اللہ کی بادشاہت نے صبح کی۔‘‘

(صحیح مسلم:2723.)

③ سیدنا شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سید الاِستغفار (مغفرت مانگنے کے تمام کلمات کا سردار) مجھے سکھاتے ہوئے فرمایا:

’اللّٰهُمَّ أَنْتَ رَبِّي، لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ، خَلَقْتَنِي وَ أَنَا عَبْدُكَ، وَ أَنَا عَلَى عَهْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ، أَعُوذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ، أَبُوءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَ أَبُوءُ بِذَنْبِي، فَاغْفِرْلِي، فَإِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ‘

’’اے اللہ! تو میرا رب ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔تو نے ہی مجھے پیدا کیا اور میں تیرا ہی بندہ ہوں۔میں اپنی طاقت کے مطابق تجھ سے کیے ہوئے عہد اور وعدہ پر قائم ہوں۔میں اپنی طرف سے کی گئی بری حرکتوں کے عذاب سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ میں اس بات کا اقرار کرتا ہوں کہ مجھ پر تیری نعمتیں بے شمار ہیں اور میں اپنے گناہوں کا بھی اقرار کرتا ہوں لہٰذا مجھے معاف کردے تیرے سوا کوئی بھی گناہ معاف نہیں کرتا۔‘‘

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: ’’جس نے اس دعا کے الفاظ پر یقین رکھتے ہوئے دن کے آغاز میں دل سے ان کو کہہ لیا اور اسی دن شام ہونے سے پہلے اس کا انتقال ہوگیا تو وہ جنتی ہوگا۔اور جس نے

Ramadan Urdu.indd 127 7/10/2014 2:24:07 PM

اس دعا کے الفاظ پر یقین رکھتے ہوئے رات کے وقت ان کلمات کو پڑھ لیا اور پھر صبح ہونے سے پہلے پہلے اس کا انتقال ہوگیا تو وہ (بھی) جنتی ہوگا۔'' (صحيح البخاري:6306.)

⑤ سیدنا عبداللہ بن حبیب رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے فرمایا: ہم ایک بارش والی اور سخت اندھیری رات میں نکلے جبکہ ہم رسول اللہ ﷺ کو ڈھونڈ رہے تھے تاکہ وہ ہمیں نماز پڑھائیں۔ چنانچہ ہم نے آپ کو پالیا، تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تم نے نماز پڑھ لی ہے؟'' میں کچھ نہ بولا۔ آپ ﷺ نے پھر فرمایا: ''کہو'' پھر بھی میں کچھ نہ بولا، آپ ﷺ نے فرمایا: ''کہو'' تو میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں کیا کہوں؟ آپ نے فرمایا: ''کہو: ﴿قُل هو الله احد﴾ اور معوذتین، یعنی ﴿قل أعوذ برب الفلق اورقل أعوذ برب الناس﴾ صبح و شام تین تین مرتبہ یہ کہہ لو تو ہر چیز سے تمھیں کفایت کر جائیں گی۔ (سنن أبي داود:5082.)

⑥ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے خدمت میں گوش گزار ہوئے: اے اللہ کے رسول! مجھے کوئی کلمات ارشاد فرمائیں جو میں صبح وشام کے اذکار میں پڑھا کروں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ پڑھا کرو:

'قُلِ اللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ وَ مَلِيكَهُ أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِي وَ شَرِّ الشَّيْطَانِ وَ شِرْكِهِ [وَ أَنْ أَقْتَرِفَ عَلَى نَفْسِي سُوءًا أَوْ أَجُرَّهُ إِلَى مُسْلِمٍ]'

''اے اللہ! آسمان وزمین کے پیدا کرنے والے! پوشیدہ اور ظاہر کے جاننے والے! ہر شئے کے پالنے والے اور اس کے مالک! میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ میں اپنے نفس کی شرارت، شیطان کے شر اور اس کے شر سے تیری پناہ

Ramadan Urdu.indd 128 7/10/2014 2:24:07 PM

میں آتا ہوں۔"

اور اس بات سے تیری پناہ چاہتا ہوں کہ بذات خود گناہ کا ارتکاب کروں یا کسی دوسرے کے لیے گناہ کا ذریعہ بنوں۔" (سنن أبي داود:5067، وجامع الترمذي:3529.)

⑦ سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "کوئی بندہ ایسا نہیں کہ صبح وشام تین مرتبہ یہ دعا پڑھے اور پھر کوئی چیز اسے نقصان پہنچا جائے:

'بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِي لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهِ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَ لَا فِي السَّمَاءِ، وَ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ'

"ہم نے صبح کی یا ہم نے شام کی اللہ کے نام کے ساتھ، جس کے نام کے ساتھ آسمان وزمین کی کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی اور وہ سننے والا اور جاننے والا ہے۔"

(جامع الترمذي:3388.)

⑧ خادم النبی سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اگر کوئی مسلمان بندہ صبح وشام کو یہ پڑھ لیا کرے۔

'رَضِيتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَ بِالْإِسْلَامِ دِينًا وَ بِمُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ وسلم نَبِيًّا'

"میں اس بات پر راضی ہوں کہ اللہ میرا رب ہے، اسلام میرا دین ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم میرے نبی ہیں۔" تو اللہ پر یہ حق ہوگا کہ وہ اسے قیامت کے دن راضی کردے۔

(مسند أحمد:367/5، وسنن أبي داود:5072.)

⑨ صحیح مسلم میں سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جو اللہ کے رب ہونے پر، اسلام کے دین ہونے پر اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نبی ہونے پر راضی ہوا اس کے لیے

Ramadan Urdu.indd 129 7/10/2014 2:24:08 PM

جنت واجب ہوگئی۔'' (صحیح مسلم:1884.)

⑩ اسی طرح صحیح مسلم ہی کے حوالے سے سیدنا عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جس شخص نے اللہ تعالیٰ کے رب ہونے کا، اسلام کے دین ہونے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے رسول ہونے اپنی رضا کا دل سے اعلان کر دیا اس نے ایمان کا مزہ چکھ لیا۔'' (صحیح مسلم:34.)

⑪ سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص صبح یا شام کے وقت یہ دعا پڑھ لے:

'اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَصْبَحْتُ أُشْهِدُكَ، وَ أُشْهِدُ حَمَلَةَ عَرْشِكَ وَ مَلَائِكَتَكَ وَ جَمِيعِ خَلْقِكَ أَنَّكَ أَنْتَ اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ، وَ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَ رَسُولُكَ'

''اے اللہ! میں نے صبح کی ہے اور تجھے گواہ بناتا ہوں، تیرا عرش اٹھانے والے اور دیگر فرشتوں اور تیری ساری مخلوق کو گواہ بناتا ہوں کہ تو ہی اللہ ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم تیرے بندے اور تیرے رسول ہیں۔'' تو اللہ تعالیٰ اس کا چوتھائی حصہ آگ سے آزاد فرما دے گا۔ اور جو شخص اسے دو بار پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کا آدھا حصہ جہنم کی آگ سے آزاد کر دے گا۔ اور جو شخص اسے تین بار پڑھے اللہ تعالیٰ اس کا تین چوتھائی حصہ آگ سے آزاد کر دے گا۔ اور جو شخص چار بار پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ اسے (کامل طور پر) آگ سے آزاد فرما دے گا۔ (سنن أبي داود:5069.)

⑫ جو شخص صبح کے وقت ایک مرتبہ یہ دعا پڑھے گا: 'اَللّٰهُمَّ إِنِّي أُشْهِدُكَ، وَأُشْهِدُ حَمَلَةَ عَرْشِكَ، وَمَلَائِكَتَكَ، وَجَمِيعَ خَلْقِكَ أَنَّكَ أَنْتَ اللّٰهُ، لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ

وَحْـدَكَ لَا شَرِيكَ لَكَ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ‘ ”اے اللہ! یقیناً میں نے ایسی حالت میں صبح کی کہ تجھے، تیرا عرش اٹھانے والے فرشتوں، تیرے (دیگر) فرشتوں اور تیری تمام مخلوق کو اس بات پر گواہ بناتا ہوں کہ تو ہی اللہ ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو اکیلا ہے، تیرا کوئی شریک نہیں اور بلاشبہ محمد ﷺ تیرے بندے اور تیرے رسول ہیں۔“ تو اللہ تعالیٰ اس دن اس کے چوتھائی بدن کو آگ سے آزاد کر دے گا۔ اور جو یہ دعا چار مرتبہ پڑھے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کے مکمل بدن کو آگ سے آزاد کر دے گا۔ (أخرجہ أبوداود في کتاب الأدب، باب مایقول إذا أصبح برقم: 5069.)

(13) سیدنا عبداللہ بن غنام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص صبح کے وقت یہ دعا پڑھے: ’اَللّٰهُمَّ مَا أَصْبَحَ بِي مِن نِعْمَةٍ فَمِنْكَ وَحْدَكَ لَا شَرِيكَ لَكَ، فَلَكَ الْحَمْدُ وَلَكَ الشُّكْرُ‘ ”اے اللہ! صبح کے وقت مجھ پر جو بھی انعام ہوا ہے، وہ تیری ہی طرف سے ہے، تیرا کوئی شریک نہیں، پس تیرے ہی لیے سب تعریف ہے اور تیرے ہی لیے شکر ہے۔“ اس نے اس دن کی نعمتوں کا شکر یہ ادا کر دیا۔ اور جس نے رات کے وقت یہ دعا پڑھی اس نے اس رات کی نعمتوں کا شکر ادا کر دیا۔ (رواه أبوداود والنسائي في عمل اليوم والليلة بإسناد حسن، وهذا لفظه، لكنه لم يذكر ’حِينَ يُمْسِي‘ وأخرجه ابن حبان بلفظ النسائي من حديث ابن عباس رضي الله عنهما) أخرجه النسائي في كتاب عمل اليوم والليلة: 1/138، وضمن السنن الکبری برقم: 9837و9838.)

(14) سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ ان دعاؤں کو نہیں چھوڑتے تھے۔ صبح شام پڑھا کرتے تھے: ’اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي دِينِي وَدُنْيَايَ وَأَهْلِي وَمَالِي، اَللّٰهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِي وَآمِنْ رَوْعَاتِي، اَللّٰهُمَّ احْفَظْنِي مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ وَمِنْ خَلْفِي وَعَنْ يَمِينِي وَعَنْ شِمَالِي وَمِنْ فَوْقِي، وَأَعُوذُ بِعَظَمَتِكَ أَنْ أُغْتَالَ مِنْ تَحْتِي‘ ”اے اللہ! بے شک

Ramadan Urdu.indd 131 7/10/2014 2:24:09 PM

میں تجھ سے دنیا اور آخرت میں عافیت کا سوال کرتا ہوں۔ اے اللہ! بے شک میں تجھ سے اپنے دین، اپنی دنیا اور اپنے اہل و مال میں معافی اور عافیت کا سوال کرتا ہوں۔ اے اللہ! میرے عیوبوں پر پردہ ڈال دے اور میری گھبراہٹوں میں امن دے۔ اے اللہ! تو میری حافظت فرما میرے سامنے سے، میرے پیچھے سے، میری دائیں طرف سے، میری بائیں طرف سے اور میرے اوپر سے۔ اور میں تیری عظمت کے ساتھ اس بات سے پناہ مانگتا ہوں کہ ناگہاں اپنے نیچے سے ہلاک کیا جاؤں۔''

(مسند أحمد:2/25، أبي داود:5074، سنن النسائي:5529، وفي الكبرٰى بتمامه:1902، ابن ماجه:4004، مستدرک للحاکم:1902، وافقه الذهبي:1/699.)

⑮ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص یہ دعا پڑھے: 'لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ' ''اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہت اور اسی کی تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر کامل قدرت رکھتا ہے۔''

جو شخص صبح کے وقت یہ دعا دس مرتبہ پڑھے گا۔ اس کے لیے سو نیکیاں لکھی جائیں گی سو گناہ معاف کر دیے جائیں گے۔ اور یہ دعا غلام آزاد کرنے کے برابر ہے۔ نیز اللہ تعالیٰ یہ دعا پڑھنے والے کو شیطان سے محفوظ رکھے گا۔ اور جو اسے شام کے وقت پڑھے گا اس کے لیے بھی یہی اجر ہے۔ (مسند أحمد2/360.)

⑯ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص شام کے وقت تین مرتبہ یہ دعا پڑھے گا: 'أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ' ''میں اللہ تعالیٰ کے مکمل کلمات کی پناہ میں آتا ہوں اس کی مخلوق کے شر سے۔'' اسے اس رات کوئی زہریلی چیز

Ramadan Urdu.indd 132 7/10/2014 2:24:09 PM

(سانپ، بچھو وغیرہ) نقصان نہیں پہنچائے گا۔ (مسند أحمد 290/2، سنن الترمذي: 3966.)

⑰ سیدہ خولہ بنت حکیم رضی اللہ عنہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں کہ جس شخص نے کسی جگہ پڑاؤ ڈالا، پھر یہ دعا پڑھی: 'أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّمَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ' ''میں اللہ تعالیٰ کے مکمل کلمات کی پناہ میں آتا ہوں اس کی مخلوق کے شر سے۔'' تو اسے وہاں سے کوچ کرنے تک کوئی چیز نقصان نہیں پہنچائے گی۔'' (صحیح مسلم: 2708.)

⑱ سیدنا عبداللہ بن عبدالرحمٰن اپنے والد سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ عمل نقل کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کے وقت یہ دعا پڑھا کرتے تھے: 'أَصْبَحْنَا عَلَى فِطْرَةِ الْإِسْلَامِ وَعَلَى كَلِمَةِ الْإِخْلَاصِ، وَعَلَى دِينِ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ ﷺ وَعَلَى مِلَّةِ أَبِينَا إِبْرَاهِيمَ حَنِيفًا مُسْلِمًا وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ' ''ہم نے فطرت اسلام، کلمۂ اخلاص، اپنے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دین، اور اپنے باپ حضرت ابراہیم علیہ السلام، جو یک رخ (اور) فرماں بردار تھے، کی ملت پر صبح کی اور وہ مشرکوں میں سے نہیں تھے۔'' (مسند أحمد 406/3.)

⑲ عبدالرحمٰن بن ابی بکرۃ نے اپنے والد سے کہا: ابا جان! میں ہر صبح آپ کو یہ دعا پڑھتے ہوئے سنتا ہوں: 'اَللّٰهُمَّ عَافِنِي فِي بَدَنِي، اَللّٰهُمَّ عَافِنِي فِي سَمْعِي، اَللّٰهُمَّ عَافِنِي فِي بَصَرِي لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ' ''اے اللہ! مجھے میرے بدن میں عافیت دے، اے اللہ! مجھے میرے کانوں میں عافیت دے، اے اللہ! مجھے میری آنکھوں میں عافیت دے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔'' آپ صبح و شام تین تین مرتبہ یہ دعا مانگتے ہیں۔ نیز آپ ان کے ساتھ یہ دعا بھی پڑھتے ہیں: 'اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُبِكَ مِنَ الْكُفْرِ، اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ' ''اے اللہ! یقیناً میں کفر اور غربت سے تیری پناہ میں آتا ہوں، اے

Ramadan Urdu.indd 133 7/10/2014 2:24:09 PM

اللہ! یقیناً میں عذاب قبر سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔ تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ اسے بھی آپ صبح وشام تین مرتبہ پڑھتے ہیں۔

ان کے والد نے جواب دیا: ہاں، بیٹے! میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ دعائیں پڑھتے ہوئے سنا ہے، لہٰذا میں رسول اللہ ﷺ کی سنت کی پیروی کرنے کو پسند کرتا ہوں۔

⑳ پریشان حال آدمی یہ دعا پڑھے: 'اَللّٰهُمَّ رَحْمَتَكَ أَرْجُو فَلَا تَكِلْنِي إِلَى نَفْسِي طَرْفَةَ عَيْنٍ، وَأَصْلِحْ لِي شَأْنِي كُلَّهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ' ''اے اللہ میں تیری رحمت ہی کی امید رکھتا ہوں، پس تو مجھے آنکھ جھپکنے کے برابر بھی مجھے میرے اپنے نفس کے سپرد نہ کرنا۔ اور میرے لیے سب کام سنوار دے۔'' (مسند أحمد: 42/5، سنن أبي داود: 5090، سنن النسائي کبریٰ: 10407,9850، صحيح البخاري: 16/3 رقم: 722.)

㉑ ہر مسلمان مرد اور عورت کو چاہیے کہ وہ روزانہ سو مرتبہ یہ دعا پڑھے: 'لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ' ''اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہت اور اسی کی تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر کامل قدرت رکھتا ہے۔''

تو اللہ تعالیٰ اسے اس دعا کی وجہ سے شام تک شیطان سے محفوظ رکھے گا، جیسا کہ صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں ہے کہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے (100) سو مرتبہ یہ دعا پڑھی: 'لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ' ''اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہت اور اسی کی تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر کامل قدرت رکھتا ہے۔''

Ramadan Urdu.indd 134 7/10/2014 2:24:10 PM

یہ دعا دس غلام آزاد کرنے کے برابر ہے۔ اس کے لیے سو نیکیاں لکھی جائیں گی، سو گناہ معاف کر دیے جائیں گے نیز اللہ تعالیٰ یہ دعا پڑھنے والے کو شیطان سے محفوظ رکھے گا۔ قیامت کے دن کوئی شخص اس کے عمل سے افضل عمل لے کر نہیں آئے گا۔ تاہم اگر کوئی شخص اس کے برابر یا اس سے زیادہ دفعہ کہے تو وہ اس سے بہتر ہو سکتا ہے۔

22 اور جس نے روزانہ سو مرتبہ یہ دعا پڑھی: 'سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ' ''میں اللہ کی پاکی بیان کرتا ہوں، اس کی تعریف کے ساتھ۔'' اس کے تمام گناہ معاف کر دیے جائیں گے۔ اگرچہ وہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہی ہوں۔ (صحیح البخاري: 5924، صحیح مسلم: 2691.)

Ramadan Urdu.indd 135 7/10/2014 2:24:10 PM

قرآن وحدیث کی منتخب دعائیں

نبی ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: اللہ تعالی کے محبوب کلمات چار ہیں۔ ① سبحان اللہ ② الحمدللہ ③ لا الہ الا اللہ ④ اللہ اکبر

مذکورہ کلمات کثرت کے ساتھ انتہائی خشوع وخضوع سے ادا کرنے چاہئیں ان کے علاوہ درج ذیل دعائیں بھی مسنون اور ماثور ہیں:

سُبُحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمُدِهِ سُبُحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيمِ

''پاک ہے اللہ اور اس کی حمد بیان کرتے ہیں۔ پاک ہے اللہ عظمت والا۔''

لا إِلَهَ إِلا أَنْتَ سُبُحَانَكَ إِنِّى كُنُتُ مِنَ الظَّالِمِين

''تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو پاک ہے' بے شک میں ہی ظالم ہوں۔''

لا إِلٰـهَ إِلا اللّٰهُ وَلا نَعُبُدُ إِلا اِيَّاهُ ' لَهُ النِّعُمَةُ وَلَهُ الْفَضُلُ ' وَلَهُ الثَّنَاءُ الْحَسَنُ لا إِلَهَ إِلا اللّٰهُ مُخُلِصِينَ لَهُ الدِّينَ وَلَوُ كَرِهَ الْكَافِرُون

''اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور ہم سب اسی کی بندگی کرتے ہیں' اسی کے لئے نعمت ہے اور فضل' اور اسی کے لئے اچھی تعریف ہے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہم خالص کرتے ہیں اسی کے لئے دین کو' خواہ کافر پسند نہ کریں۔''

لاحَوُلَ وَلا قُوَّةَ إِلا بِاللّٰهِ

''نہیں ہے کسی کو زور اور قوت اللہ کے سوا۔''

Ramadan Urdu.indd 136 7/10/2014 2:24:11 PM

رَبَّنَا آتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَفِی الآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ

''اے ہمارے رب! عطا کر ہمیں دنیا میں بھلائی اور آخرت میں بھلائی اور ہمیں جہنم کے عذاب سے بچا۔''

اللّٰھُمَّ أَصْلِحْ لِی دِینِی الَّذِی ھُوَ عِصْمَةُ أَمْرِی وَ أَصْلِحْ لِیْ دُنْیَايَ الَّتِی فِیْھَا مَعَاشِي، وَ أَصْلِح لِی آخِرَتِي الَّتِي فِیھَا مَعَادِی وَاجْعَلِ الْحَیَاۃَ زِیَادَۃً لِّي فِي كُلِّ خَیْرٍ، وَالْمَوْتَ رَاحَةً لِّي مِنْ كُلِّ شَرٍّ

''اور میرے لئے میری دنیا سدھار دے جس میں میری روزی ہے، اور میرے لئے میری آخرت سدھار دے جس میں مجھے لوٹ کر جانا ہے اور زندگی کو میرے لئے ہر بھلائی میں زیادتی کا باعث بنا دے اور موت کو میرے لئے ہر برائی سے راحت بنا دے۔''

أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ جَهْدِ الْبَلَاءِ وَدَرَكِ الشَّقَاءِ، وَ سُوءِ الْقَضَاءِ، وَ شَمَاتَةِ الْأَعْدَاءِ

''میں پناہ چاہتا ہوں اللہ کی، آزمائش کی سختی سے اور نحوست کے پانے سے اور برے فیصلے سے اور دشمنوں کے ہنسنے سے۔''

اللّٰھُمَّ إِنِّی أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَ الْحَزَنِ، وَمِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ، وَمِنَ الْجُبْنِ وَالْبُخْلِ، وَمِنَ الْمَأْثَمِ وَالْمَغْرَمِ وَمِنْ غَلَبَةِ الدَّيْنِ وَقَهْرِ الرِّجَالِ

''اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں فکر سے اور غم سے اور عاجزی و سستی و بزدلی، اور بخل و گناہ سے اور قرض خواہ اور قرض کے غلبہ سے، اور لوگوں کے دباؤ سے۔''

أَعُوذُ بِكَ اللّٰھُمَّ مِنَ الْبَرَصِ وَالْجُنُونِ، وَالْجُذَامِ، وَمِنْ سَيِّءِ الْأَسْقَامِ

''اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں برص سے، جنون سے، کوڑھ سے اور بری بیماریوں

Ramadan Urdu.indd 137 7/10/2014 2:24:11 PM

سے۔“

اللّٰهُمَّ إِنِّی أَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ

”اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں درگزر کا‘ اور دنیا و آخرت میں عافیت کا۔“

اللّٰهُمَّ إِنِّی أَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِی دِينِي وَ دُنْيَايَ وَأَهْلِي وَمَالِي

”اے اللہ! میں تجھ سے درگزر اور عافیت کا سوال کرتا ہوں اپنے دین اور دنیا اور اہل اور مال کے بارے میں۔“

اللّٰهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِي وَآمِنْ رَوْعَاتِي وَاحْفَظْنِي مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ وَمِنْ خَلْفِي وَعَنْ يَمِينِي، وَعَنْ شِمَالِي وَمِنْ فَوْقِي وَأَعُوذُ بِعَظَمَتِكَ اَنْ أُغْتَالَ مِنْ تَحْتِي

”اے اللہ! میرے عیوب کو چھپا دے‘ اور مجھے خوف سے محفوظ رکھ اور میری حفاظت کر میرے سامنے‘ پیچھے اور دائیں بائیں اور اوپر سے اور تیری عظمت کی پناہ چاہتا ہوں کہ میں نیچے سے بہکایا جاؤں۔“

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِي خَطِيئَتِي وَجَهْلِي وإِسْرَافِي فِیْ أَمْرِي وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي

”اے اللہ! میری خطا‘ نادانی‘ اور میرے کام میں میری زیادتی کو بخش دے! جو کچھ بھی تو میری طرف سے جانتا ہے۔“

اللّٰهُمَّ اغْفِرْلِي جِدِّي وَهَزْلِي وَ خَطَئِي وَعَمْدِي، وَكُلُّ ذٰلِكَ عِنْدِي

”اے اللہ! میری حقیقت‘ مذاق‘ خطا اور ارادے کو بخش دے‘ اور یہ سب میری ہی طرف سے ہے۔“

Ramadan Urdu.indd 138 7/10/2014 2:24:11 PM

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِی مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّی أَنْتَ الْمُقَدَّمُ وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ وَأَنْتَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ

''اے اللہ! معاف کردے جو کچھ میں نے پہلے کیا اور بعد میں کیا' اور جو کچھ خفیہ کیا اور جو کچھ اعلانیہ کیا اور جس کو تو مجھ سے بہتر جانتا ہے تو ہی آگے کرنے والا ہے اور تو ہی پیچھے کرنے والا ہے اور تو ہر چیز پر قادر ہے۔''

اَللّٰھُمَّ إِنِّی أَسْأَلُكَ الثَّبَاتَ فِي الْأَمْرِ وَ الْعَزِیْمَةَ عَلَی الرُّشْدِ وَأَسْأَلُكَ شُكْرَ نِعْمَتِكَ وَحُسْنَ عِبَادَتِكَ وَأَسْأَلُكَ قَلْبًا سَلِیْمًا وَلِسَانًا صَادِقًا وَأَسْأَلُكَ مِنْ خَیْرِ مَا تَعْلَمُ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّمَا تَعْلَمُ وَأَسْتَغْفِرُكَ لِمَا تَعْلَمُ إِنَّكَ عَلاَّمُ الْغُیُوْبِ

''اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کام میں ثابت قدمی کا اور ہدایت پر استقلال کا' اور تجھ سے سوال کرتا ہوں تیری نعمت پر شکر کا اور تیری عبادت اچھی طرح کرنے کا' تجھ سے سوال کرتا ہوں قلب سلیم کا اور سچی زبان کا' اور سوال کرتا ہوں اس بھلائی کا جس کو تو جانتا ہے اور تیری پناہ چاہتا ہوں اپنی اس برائی سے جس کو تو جانتا ہے اور مغفرت چاہتا ہوں تجھ سے اس برائی کی جس کو تو جانتا ہے بے شک تو ہی غیب کا جاننے والا ہے۔''

اَللّٰھُمَّ رَبَّ النَّبِیِّ مُحَمَّدٍ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ اغْفِرْلِی ذَنْبِی وَ أَذْهِبْ غَیْظَ قَلْبِی ' وَأَعِذْنِی مِنْ مُضِلَّاتِ الْفِتَنِ مَا أَبْقَیْتَنِی

''اے اللہ! نبی کریم محمد ﷺ کے رب! میرے گناہ بخش دے' اور میرے دل کے غصے کو دور کردے اور گمراہ کن فتنوں سے مجھے بچا جب تک تو مجھ کو زندہ رکھے۔''

Ramadan Urdu.indd 139 7/10/2014 2:24:12 PM

اللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ وَرَبَّ الْأَرْضِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ، وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ، فَالِقَ الْحَبِّ وَالنَّوَىٰ مُنْزِلَ التَّوْرَاةِ وَالْإِنْجِيلِ وَالْقُرْآنِ، أَعُوذُ مِنْ شَرِّ كُلِّ شَيْءٍ أَنْتَ آخِذٌ بِنَاصِيَتِهِ أَنْتَ الْأَوَّلُ فَلَيْسَ قَبْلَكَ شَيْءٌ وَأَنْتَ الْآخِرُ فَلَيْسَ بَعْدَكَ شَيْءٌ وَأَنْتَ الظَّاهِرُ فَلَيْسَ فَوْقَكَ شَيْءٌ وَأَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَيْسَ دُونَكَ شَيْءٌ، اقْضِ عَنِّي الدَّيْنَ وَأَغْنِنِي مِنَ الْفَقْرِ

''اے اللہ! آسمانوں اور زمینوں کے رب اور عرش عظیم کے رب! ہمارے اور ہر چیز کے رب! دانے اور گٹھلی کو پھاڑنے والے! تورات، انجیل اور قرآن کو اتارنے والے! میں ہر چیز کی برائی سے پناہ چاہتا ہوں، تو ہی اس کی پیشانی کو پکڑنے والا ہے تو اول ہے تجھ سے پہلے کوئی چیز نہیں اور تو آخر ہے تیرے بعد کوئی چیز نہیں ہے، اور تو ظاہر ہے تیرے اوپر کوئی چیز نہیں، اور تو باطن ہے تیرے سوا کوئی چیز نہیں، میری طرف سے قرض ادا کر دے اور مجھے فقر سے بے نیاز کر دے۔''

اللّٰهُمَّ أَعْطِ نَفْسِي تَقْوَاهَا وَزَكِّهَا أَنْتَ خَيْرُ مَنْ زَكَّاهَا أَنْتَ وَلِيُّهَا وَمَوْلَاهَا

''اے اللہ! عطا کر میرے نفس کو اس کی پرہیزگاری اور اس کو صاف کر دے، تو ہی سب سے اچھا اس کو صاف کرنے والا ہے تو ہی اس کا ولی اور مولیٰ ہے۔''

اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَالْهَرَمِ وَالْبُخْلِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ

''اے اللہ! تیری پناہ چاہتا ہوں مجبوری اور سستی سے اور تیری پناہ چاہتا ہوں بزدلی، بڑھاپے اور بخل سے اور تیری پناہ چاہتا ہوں عذاب قبر سے۔''

Ramadan Urdu.indd 140 7/10/2014 2:24:12 PM

اللّٰهُمَّ لَكَ أَسْلَمْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْكَ أَنبت وَبِكَ خَاصَمْتُ أَعُوذُ بِعِزَّتِكَ اَنْ تُضِلَّنِي لا إِلَهَ إِلا أَنْتَ ' أَنْتَ الْحَيُّ الَّذِي لا يَمُوتُ وَالْجِنُّ وَالإِنسُ يَمُوتُونَ

''اے اللہ! میں تیرے لئے فرمانبردار ہوا اور تیری ذات پر ایمان لایا اور تیرے اوپر بھروسہ کیا اور تیری طرف رجوع ہوا' اور تیرے سہارے لڑا۔ میں پناہ چاہتا ہوں تیری عزت کی کہ تو مجھے گمراہ کردے۔ تیرے سوا کوئی معبود نہیں' تو زندہ ہے مرے گا نہیں جبکہ جن وانسان مرجائیں گے۔''

اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُبِكَ مِنْ عِلْمٍ لا يَنْفَعُ' وَمِنْ قَلْبٍ لا يَخْشَعُ ' وَمِنْ نَفْسٍ لا تَشْبَعُ ' وَمِنْ دَعْوَةٍ لا يُسْتَجَابُ لَهَا

''اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں اس علم سے جو نفع نہ دے اور اس قلب سے جو خوف نہ کھائے اور اس نفس سے جو آسودہ نہ ہو اور اس دعا سے جو قبول نہ کی جائے۔''

اللّٰهُمَّ جَنِّبْنِي مُنْكَرَاتِ الأَخْلاقِ وَالأَعْمَالِ وَالأَهْوَاءِ وَالأَدْوَاءِ

''اے اللہ! مجھ کو برے اخلاق اور برے اعمال' اور بری خواہشات اور بیماریوں سے بچا۔''

اللّٰهُمَّ أَلْهِمْنِي رُشْدِي وَأَعِذْنِي مِنْ شَرِّ نَفْسِي

''اے اللہ! مجھے میری ہدایت کی خبر کر' اور مجھے میرے نفس کے شر سے بچا۔''

اللّٰهُمَّ اكْفِنِي بِحَلالِكَ عَنْ حَرَامِكَ ' وَأَغْنِنِي بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ

Ramadan Urdu.indd 141 7/10/2014 2:24:12 PM

”اے اللہ! میری کفایت کر اپنے حلال کے ذریعہ اپنے حرام سے اور اپنے فضل سے اپنے ماسوا سے مجھے بے نیاز کر دے۔“

اَللّٰھُمَّ إِنِّی أسْأَلُكَ الْھُدٰیٰ وَالتُّقٰیٰ وَ الْعَفَافَ وَالْغِنٰی

”اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں ہدایت کا' اور پارسائی اور پاکدامنی و بے نیازی کا۔“

اَللّٰھُمَّ إِنِّی أَسْأَلُكَ الْھُدٰیٰ وَالسَّدَادَ

”اے اللہ! میں سوال کرتا ہوں ہدایت و درستگی کا۔“

اَللّٰھُمَّ إِنِّی أَسْأَلُكَ مِنَ الْخَیْرِ کُلِّهِ عَاجِلِهِ وَآ جِلِهِ مَا عَلِمْتُ مِنْهُ، وَمَا لَمْ أَعْلَمْ، وأَعُوْذُ بِكَ مِنَ الشَّرِّ کُلِّه عَا جِلِه وَآجِلِهِ مَـا عَلِمْتُ مِنْه وَمَا لَمْ أَعْلَمْ وَ أَسْأَلُكَ مِنْ خَیْرِ مَا سَأَلَكَ مِنْه عَبْدُكَ وَ نَبِیُّكَ مُحَمَّدٌ صَلی اللّٰه عَلَیْهِ وَسَلَّم، وأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا اسْتَعَاذَكَ مِنْه عَبْدُكَ وَ نَبِیُّكَ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلّم

”اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں ہر بھلائی کا جلد آنے والی اور دیر میں آنے والی جس کو میں نے جانا اور جس کو نہیں جانا۔ تیری پناہ چاہتا ہوں ہر برائی سے جلد آنے والی اور دیر میں آنے والی' جس کو میں نے جانا اور جس کو نہیں جانا۔ تجھ سے سوال کرتا ہوں اس بھلائی کا جس کو تیرے بندے اور نبی محمد ﷺ نے مانگا' اور تیری پناہ چاہتا ہوں اس چیز کی برائی سے جس سے تیرے بندے اور نبی محمد ﷺ نے پناہ مانگی۔“

اَللّٰھُمَّ إِنِّی أَسْأَلُكَ الْجَنَّةَ وَمَا قَرَّبَ إِلَیْھَا مِنْ قَوْلٍ أَوْ عَمَلٍ، وأَعُوْذُ بِكَ مِنَ النَّارِ

Ramadan Urdu.indd 142 7/10/2014 2:24:13 PM

وَمَا قَرَّبَ إِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ أَوْ عَمَلٍ ، وَ أَسْأَلُكَ اَنْ تَجْعَلَ كُلَّ قَضَاءٍ قَضَيْتَهُ لِيُ خَيْراً

"اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں جنت کا، اور اس عمل یا قول کا جو جنت کی طرف قریب کرے اور تجھ سے سوال کرتا ہوں اس بات کا کہ ہر فیصلے کو جو تو نے میرے لئے مقرر کیا ہے اس کو بھلا و بہتر کر دے۔"

لا إِلَهَ إِلا اللَّهَ وَحدَهُ لا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحيِي وَ يُمِيتُ ، بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيءٍ قَدِيرٌ

"اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کے لئے ملک ہے اور اسی کے لئے سب تعریف وہی زندہ کرتا ہے وہی مارتا ہے اسی کے ہاتھ میں بھلائی ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔"

سُبحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّهِ وَلا إِلَهَ إِلا اللّهُ وَاللّهُ أَكْبَرُ وَلا حَوْلَ وَلا قُوَّةَ إِلا بِاللّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ

"پاک ہے اللہ اور سب تعریف اللہ کے لئے ہے اور اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ سب سے بڑا ہے اور نہ کوئی زور ہے نہ قوت مگر اللہ بلند عظمت والے کے پاس۔"

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ ، وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ

Ramadan Urdu.indd 143 7/10/2014 2:24:13 PM

''اے اللہ! درود بھیج محمد ﷺ پر اور آل محمد پر جس طرح تو نے درود بھیجا ابراہیم (علیہ السلام) اور آل ابراہیم پر، بے شک تو قابل تعریف بزرگی والا ہے۔ اور برکت نازل کر محمد (ﷺ) اور آل محمد پر، جس طرح تو نے برکت نازل کی ابراہیم اور آل ابراہیم پر۔ بے شک تو قابل تعریف اور بزرگی والا ہے۔''

رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ

''اے ہمارے رب! ہمیں عطا کر دنیا میں بھلائی اور آخرت میں بھلائی اور ہمیں جہنم کے عذاب سے بچا۔''